

یہ فقرہ مردِ مسلمان نے کھود یا جب سے ۛ رہی نہ دولتِ سلیمان و سیمانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دل توڑ گئی ان کا دو صدیوں کی غلامی ۛ دار و کوئی سوچ انکی پریشاں نظری کا
علم میں دولت بھی ہے قدر بھی ہے لذت بھی ہے ۛ ایک مشکل ہے کہ ہاتھ آتا نہیں اپنا سراغ



مُصَنَّفٌ وَمُؤَلَّفٌ :

ڈاکٹر نور محمد نور سرومی قادری جلالپوری

سلسلہ تصنیف نمبر (۵)

ہدیہ کتاب

اول گیارہ بار درود شریف۔ ایک بار الحمد شریف
۔ تین بار سورۃ اخلاص۔ آخر گیارہ بار درود شریف

برائے ایصال ثواب

مصنف تصنیف ہذا

ڈاکٹر نور محمد نور (سروری قادری، جلالپوری)

(دعا کا طالب) ریاض مسعود

riazmasud2k@gmail.com

netdokan@gmail.com

Cell# 03334215416

مشاہدِ ترے انتظار میں ہے اور تو کس انتظار میں ہے

سلسلہ تصنیف ۵ سبحان اللہ

مصنف تصنیف : ڈاکٹر نور محمد نور سروری قادری جلالپوری

تاریخ اشاعت : تعداد :

پیس : کتب : محمد شریف اختر خوش رقم چالیہ (منہ بول)
قیمت فی جلد : ۳ روپے (علامہ محمولہ)

انتباہ

اس تصنیف لطیف کا نام مصنف کا نام سر ورق کے نقوش، سر ورق اندرونی و بیرونی (ٹائٹل) نیز تصنیف ہذا کے لفظ لفظ کل مضامین، ترتیب، کلمہ تصوف و علم اعلیٰ کے مضامین و قوانین ان تمام امور میں کوئی تحریف تصریف کرنے کوئی کمی بیشی، کوئی اضافہ و کمیت یا تحریک کی باب کو تبدیل کرنے یا قانون تصوف و قانون علم اعلیٰ میں کوئی تحریف و تصریف کرنے کا ہرگز ہرگز نہ کسی کو اختیار ہے نہ حق حاصل ہے بلکہ میرے بعد میرے مستورات و تصانیف کے مالکان کو بھی اولاد در اولاد، نسل بعنسل تا قیامت ہرگز ہرگز کوئی حق نہ ہوگا۔ ورنہ عدالتی چارہ جوئی ہو سکتی ہے۔

احقر

ڈاکٹر نور محمد نور سروری قادری جلالپوری

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب میرے رازِ دال اور بھی ہیں

پیش لفظ

قارئینِ کرام! قبل ازیں تصنیف (۱) سیف الرحمن (۲) اللہ جل شانہ (۳) حق سبحان (۴) زارِ زعفران آپ کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔ اب زیرِ نظر تصنیف (۵) سبحان اللہ آپ کے صرفِ نظر کر رہا ہوں اور اس کے بعد (۶) تصنیف ماشاء اللہ آپ کی خدمت میں پیش ہوگی۔ میں شاید پیش لفظ میں کچھ اور لکھتا لیکن جب سے پہلی تینوں تصانیف سارے پاکستان میں پھیلی ہیں تو لوگ خطوط کے ذریعے بھی اور سرداً فرداً خود تشریف لا کر بھی مجھ سے بیان کر رہے ہیں کہ جو جو اسرار و رموز، قانونِ تصوف، قواعدِ نظر و نگاہ، استغراقِ اسمِ اللہ، معبلی، باطنی پرواز، تجلیات کا نزول، بزرگوں کی زیارت، تغیرِ قلوب، زادیہ نگاہ، علمِ نعم البدل، ناظرِ نگاہ حاضرِ آگاہ، کشفِ البتلوب، توجہاتِ ان تصنیفات میں آپ نے بیان فرمائے ہیں ان میں سے مذکورہ بالا امور پر ہم نے اپنے تجربات، تحقیق مکمل کر لی ہے۔ اور ان کو ہم نے درست پایا ہے۔ چونکہ ان تصانیف کا مقصد آپ سے کچھ لینا نہیں بلکہ آپ کو

کچھ دینا تھا نیز ان تمام کتب کو بمعہ اس کی تمام قیمت کے میں اللہ تعالیٰ کی ملک قرار دے چکا ہوں اس لئے دُنیا کے تمام لالچ دُور کر کے ان کو آپ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ماشاء اللہ ان کا نتیجہ خاطر خواہ آپ پہ ظاہر فرما رہا ہے۔

مثلاً

استغراق . تجلیات . باطنی پرواز : بزرگوں کی زیارت ، اکثر مدارج نگاہ پر نصیر احمد صاحب سدھواں تارڑ ضلع گوجرانوالہ نے مکمل کنٹرول حاصل کر لیا ہے . دیگر : اسم اللہ متبلی . مراقبہ بزرگوں کی زیارت . تجلیات . ارواح سے رابطہ . زاویہ نگاہ پر محمد اعجاز حسین طالب علم ایف ایس سی ماڈل ٹاؤن لاہور نے کنٹرول حاصل کر لیا ہے . دیگر : محمد وارث گوجرانوالہ تو پہلے ہی روز باقاعدہ دیکھ کر پھر میرے پاس آیا تھا . دیگر : محمد شریف اختر صاحب کاتب تصنیفات ہذا کی باطنی آنکھ کھل چکی ہے . دیگر : محمد یوسف عننی غریب پورہ روڈ گجرات نے علم نعم البدل زبرد درجہ زاویہ نگاہ ، ناظر نگاہ حاضر آگاہ . توجہ سے ۶ آدمیوں کے قلوب پر اسم اللہ روشن کرنا . کشف القلوب میں خاطر خواہ بلکہ پیدا کر لیا ہے اور بہت سی ہستیوں کے نام جگہ کی تنگی کی وجہ سے چھوڑ رہا ہوں . غرض اب بات کہنے کی نہیں بلکہ دیکھنے کی ہے پس یہ نعمت محض نہیں بلکہ سب کے لئے ہے . آپ بھی تہہ دل سے کوشش کیجئے اگر شوق ہو تو آپ تبادلہ خیال کے لئے مذکورہ دوستوں سے مل سکتے ہو .

میں چین میں کیا گیا گویا دبستاں کھل گیا

بمبلیں سُن کر میسے نالے غزنواں ہو گئیں

احقر ڈاکٹر نور محمد نور سردری

فہرست مضامین

موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ
۱	۱	سرورق اندر دنیٰ سبحان اللہ	۱
۲	۲	نام تصنیف مصنف - انبیاء	۲
۳	۳	پیش لفظ	۳
۴	۵	فہرست مضامین	۵
۵	۱۰	ایک ملاقات	۱۰
۱۵	۱۲	از محمد منور شاد ریونیو آن لائن	۱۲
۱۶	۱۱	گوچر انوال	۱۱
۱۷	۱۳	میری باطنی نظر کیونکر کھلی	۱۳
۱۸	۱۴	از محمد وارث اسلامیہ کالج روڈ	۱۴
۱۹	۱۵	گوچر انوال	۱۵
۲۰	۱۶	زاویہ نگاہ اور آنکھ کی پتلی	۱۶
۲۱	۱۷	از محمد بخش کیف عرفانی ایسے بی ایڈ	۱۷
۲۲	۱۸	پھیالیہ ضلع گجرات	۱۸
۲۳	۱۹	تصنیفات ہذا کی باطنی تائید	۱۹
۲۴	۲۰	از نصیر احمد کاتب و خوشنویس	۲۰
۲۵	۲۱	تاثیر تصنیفات ہذا	۲۱
۲۶	۲۲	از محمد اعجاز حسین F.S.C	۲۲
۲۷	۲۳	ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۳
۲۸	۲۴	ابتدائی تصور اسم اللہ ذات	۲۴
۲۹	۲۵		۲۵
۳۰	۲۶		۲۶
۳۱	۲۷		۲۷
۳۲	۲۸		۲۸
۳۳	۲۹		۲۹
۳۴	۳۰		۳۰
۳۵	۳۱		۳۱
۳۶	۳۲		۳۲
۳۷	۳۳		۳۳
۳۸	۳۴		۳۴
۳۹	۳۵		۳۵
۴۰	۳۶		۳۶
۴۱	۳۷		۳۷
۴۲	۳۸		۳۸
۴۳	۳۹		۳۹
۴۴	۴۰		۴۰
۴۵	۴۱		۴۱
۴۶	۴۲		۴۲
۴۷	۴۳		۴۳
۴۸	۴۴		۴۴
۴۹	۴۵		۴۵
۵۰	۴۶		۴۶
۵۱	۴۷		۴۷
۵۲	۴۸		۴۸
۵۳	۴۹		۴۹
۵۴	۵۰		۵۰
۵۵	۵۱		۵۱
۵۶	۵۲		۵۲
۵۷	۵۳		۵۳
۵۸	۵۴		۵۴
۵۹	۵۵		۵۵
۶۰	۵۶		۵۶
۶۱	۵۷		۵۷
۶۲	۵۸		۵۸
۶۳	۵۹		۵۹
۶۴	۶۰		۶۰
۶۵	۶۱		۶۱
۶۶	۶۲		۶۲
۶۷	۶۳		۶۳
۶۸	۶۴		۶۴
۶۹	۶۵		۶۵
۷۰	۶۶		۶۶
۷۱	۶۷		۶۷
۷۲	۶۸		۶۸
۷۳	۶۹		۶۹
۷۴	۷۰		۷۰
۷۵	۷۱		۷۱
۷۶	۷۲		۷۲
۷۷	۷۳		۷۳
۷۸	۷۴		۷۴
۷۹	۷۵		۷۵
۸۰	۷۶		۷۶
۸۱	۷۷		۷۷
۸۲	۷۸		۷۸
۸۳	۷۹		۷۹
۸۴	۸۰		۸۰
۸۵	۸۱		۸۱
۸۶	۸۲		۸۲
۸۷	۸۳		۸۳
۸۸	۸۴		۸۴
۸۹	۸۵		۸۵
۹۰	۸۶		۸۶
۹۱	۸۷		۸۷
۹۲	۸۸		۸۸
۹۳	۸۹		۸۹
۹۴	۹۰		۹۰
۹۵	۹۱		۹۱
۹۶	۹۲		۹۲
۹۷	۹۳		۹۳
۹۸	۹۴		۹۴
۹۹	۹۵		۹۵
۱۰۰	۹۶		۹۶

صفحہ	مضامین	نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۲۲	سرمایہ الہی	۳۸	۲۲	میری نوائے پریشاں کو شاعری نہ سمجھ	۲۰
۲۳	ایک رکوع کا ترجمہ ہر روز پڑھیے	۳۹	۲۵	زاویہ نگاہ	۲۱
۲۵	تاثیرِ شہرِ آن	۴۰	۲۶	زاویہ نگاہ اور نماز میں خیالات	۲۲
۲۶	قرآن میری زندگی بن گیا	۴۱	۲۶	تصورِ مشاہدہ کے لئے کچھ اور بھی مانگتا ہے	۲۳
۲۷	فیضانِ شہرِ آن	۴۲	۲۸	آخری کلیدِ مشاہدہ	۲۴
۲۸	قرآن خود بخود اندر جاری ہو گیا	۴۳	۲۸	استغراق کا دونوں جہان سے رابطہ	۲۵
۲۸	قرآن سے تمام جسم متور ہو گیا	۴۴	۲۹	باطنی مخلوق اچھی بھی ہے بُری بھی	۲۶
۲۸	قرآنی آیات روشن ہو گئیں	۴۵	۲۹	استغراق کو بھی چوکیدار چاہیے	۲۷
۲۹	انتباہ برائے خلوط	۴۶	۳۰	جتنی دُور منزل اُسی قدر ایندھن	۲۸
۵۰	انتباہ برائے خواہشات	۴۷	۳۱	ہزاروں نکتوں کا ایک نکتہ	۲۹
۵۱	استعدادِ طالب	۴۸	۳۱	زاویہ نگاہِ مشاہدہ کی آخری کلید ہے	۳۰
۵۲	تشریح لفظِ استعداد	۴۹	۳۲	ناویہ نگاہِ خیال سے قائم کریں	۳۱
۵۲	استعداد نہیں تو طالبِ عالی	۵۰	۳۳	فوائدِ تصنیفِ ہذا	۳۲
۵۲	استعداد نہیں تو فیضان نہیں	۵۱	۳۳	قانونِ مشاہدات	۳۳
۵۳	میری اپنی مثال	۵۲	۳۶	انتباہ	۳۴
۵۳	پیر کی کُشش، مُرید کی کُشش	۵۳	۳۷	میرے پاس کوئی تشریف نہ لائے	۳۵
۵۵	پیر کا تصرف، مُرید کا تفکر	۵۴	۳۹	اتفاقِ مابین مسلمانانِ عالم	۳۶
۵۶	پیر کی توجہ، مُرید کا تصور	۵۵	۴۱	ایک ہولِ مسلمِ حرم کی پاسبانی کیلئے	۳۷
۵۶	کُشش	۵۶			
۵۷	مشاہدہ کیلئے نگاہِ دِ آنکھ درکار ہے	۵۷			

نمبر شمار	مضامین	صفحہ	نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۵۸	استعداد و علم العین لازم د	۵۷	۴۷	استغراق و تصور میں امتیاز	۷۵
۵۹	مزدوم تشکیل استعداد	۵۸	۴۸	استعداد ہے تو تو خود کفیل ہے	۷۶
۶۰	استعداد ہو تو ناقص بھی کامل	۵۹	۴۹	عابل دعوت	۷۷
۶۱	استعداد نہ ہو تو کامل بھی ناقص	۵۹	۵۰	کابل دعوت	۷۸
۶۲	استعداد ہو تو رُکے ہوئے راستے بھی چالو	۶۰	۵۱	کابل ارواح	۷۹
۶۳	استعداد ہو تو پیر کامل	۶۱	۵۲	گھر بیٹھے دعوت پڑھیے	۸۰
۶۴	استعداد نہیں تو پیر ناقص	۶۱	۵۳	ارواح اور صلاحیت	۸۰
۶۵	استعداد کی واضح مثال	۶۲	۵۴	استعداد نہیں تو تو آخر کا ضالی	۸۲
۶۶	حضرت نظام الدین اولیاء کی آمد	۶۳	۵۵	علم العین	۸۳
۶۷	استعداد کے موضوع پر حرف آخر	۶۴	۵۶	کھلی آنکھوں سے مشاہدات	۸۳
۶۸	ناقص پیر، کامل مُرید	۶۵	۵۷	ورد و وظائف آنکھ کیلئے کارآمد نہیں	۸۵
۶۹	ایک لطیفہ	۶۶	۵۸	مشاہدہ جاری کرنے کے اصول	۸۶
۷۰	مُلا نصیر الدین	۶۶	۵۹	نکتہ ۱ استغراق	۸۶
۷۱	استغراق	۶۹	۶۰	نکتہ ۲ با معنی استغراق	۸۷
۷۲	کیفیت استغراق	۷۰	۶۱	بچشم باز مشاہدہ کا اصول	۸۸
۷۳	استغراق و حواس خمسہ ظاہری	۷۲	۶۲	نکتہ نمبر ۴ استغراق بچشم باز	۸۸
۷۴	استغراق	۷۲	۶۳	کھلی آنکھ کی مشق	۸۸
۷۵	استغراق کنٹرولر	۷۳	۶۴	تشکیل	۹۰
۷۶	استعداد چشمہ فیضان	۷۴	۶۵	فائدہ	۹۱
			۶۶	کھلی آنکھ کے لئے دیگر قواعد	۹۲
			۶۷	امثال	۹۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ	نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۹۸	ہماری بچپن کی شد رتی	۹۴	۱۱۳	بخار + زحیر + کھانسی + طیریا + قے	۱۰۸
۹۹	کھلی آنکھ سے تجلیات جاری	۹۵	۱۱۴	بخار + ہڈیاں	۱۰۹
	ہو گئیں		۱۱۵	بخار + درد + گھٹیا	۱۰۹
۱۰۰	ماہصل پچشم باز	۹۶	۱۱۶	تپدق + بلغم میں خون	۱۱۰
۱۰۱	طب رُوحانی و جسمانی	۹۹	۱۱۷	زخم پھیپھڑہ - کینسر	۱۱۰
۱۰۲	اپنا علاج خود کیجئے	۹۹	۱۱۸	بخار کہنے	۱۱۱
۱۰۳	نشہ گرمی - دست - تپش	۱۰۰	۱۱۹	درد کمر - اسہال - بیکوریا - زحیر	۱۱۳
۱۰۴	کھانسی، نزلہ، درد بخار، ضعف	۱۰۱	۱۲۰	درد دل و گردہ - وجع الفواذ	۱۱۴
	جگر		۱۲۱	ضعف جگر و بدن و شوگر	۱۱۵
۱۰۵	مفاصلین - اسہالین - بواسیر	۱۰۲	۱۲۲	لقوہ، فالج، استرخاء، حشر	۱۱۵
	درد سر		۱۲۳	ہیضہ	۱۱۵
۱۰۶	بچوں کا ٹانگ - خارش - دھڑ	۱۰۳	۱۲۴	بچوں کا نمونہ - بلغم	۱۱۶
	مرہم			بخار	
۱۰۷	ماہش درد - شربت صدر - کینسر	۱۰۴	۱۲۵	درد معدہ و جگر و گردہ	۱۱۷
	شوگر - بخار			و قلب	
۱۰۸	آمل البقیان - فالج - اسگند	۱۰۵	۱۲۶	طب رُوحانی	۱۱۸
	سپرٹ ایمونیا		۱۲۷	باطنی نگہ مشاہدہ والہام	۱۲۰
۱۰۹	العلاج	۱۰۶	۱۲۸	ضرورت حال و استغراق	۱۲۱
۱۱۰	میعادی بخار	۱۰۷	۱۲۹	نکتہ ۱ و نکتہ ۲	۱۲۲
۱۱۱	بخار + اسہال	۱۰۸	۱۳۰	دیکھنے کے لئے آنکھ درکار	۱۲۴
۱۱۲	بخار + طیریا + کھانسی	۱۰۸		ہے	

نمبر شمار	مضامین	صفحہ	نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۳۱	حواس خمسہ ظاہری و باطنی	۱۲۶	۱۳۱	موجہ ہو کر بیٹھنے کی متعلق ہدایات	۱۳۰
۱۳۲	حسن متخیلہ، حافظہ و دواہمہ	۱۲۷	۱۳۲	مناجات بدرگاہ رب العالمین	۱۳۱
۱۳۳	حسن مدرکہ و متصرفہ	۱۲۹	۱۳۳	تصنیف ۱۱ ماشاء اللہ	۱۳۳
۱۳۴	رُومانیّت کا ایک مسئلہ اُصول	۱۳۰		کے ضمن میں	
۱۳۵	نکتہ ۲ متعلقہ حواس	۱۳۰	۱۳۴	تفصیل تصنیفات	۱۳۴
۱۳۶	جن کی انکھیں کھل چکی ہیں	۱۳۲		(۱) "سیف الرحمن"	
۱۳۷	زاویہ نگاہ	۱۳۳		(۲) "اللہ جل شانہ"	
۱۳۸	استغراق میں کامیابی	۱۳۵		(۳) "حق سبحان"	
۱۳۹	الہامی کیفیات	۱۳۶		(۴) "زار زعفران"	
۱۴۰	خیالات کا علاج	۱۳۸		(۵) "سبحان اللہ"	
				(۶) "ما شاء اللہ"	

- زاویہ نگاہ بلا واسطہ استغراق کی کلید ہے۔
- آپ کی نظر جلد یا بدیر کھلنا استغراق کی گہرائی پر منحصر ہے۔
- استغراق کا مکمل طور پر طاری ہونا زاویہ نگاہ پر منحصر ہے۔



صحبت پیر روم سے مجھ پہ ہوا یہ راز فاش لاکھ حکیم سرنجیب، ایک حکیم سر بکف

ایک سوال:

ابھی چند روز کی بات ہے کہ میں نے آپ کی
تصنیف "سیف الرحمن" کا مطالعہ کیا تو مجھے آپ کے
کہنے کے مطابق یہ خیال دامن گیر ہو گیا کہ آپ

کہیں جلد ہی اس جہان کو نہ چھوڑ جائیں۔ چنانچہ میں جاگم جاگم جلاپوٹیاں
گیا تو دیکھا کہ آپ ماشاء اللہ صحت مند ہیں۔ عمر بھی اتنی نہیں لگتی۔

آپ نے فرمایا کہ میری شکل و صورت تو مرتے دم تک انشاء اللہ ایسی ہی
رہے گی۔ آپ نمود و نمائش نیز ادب و آداب غیر ضروری سے پاک زندگی
گزار رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ بندہ نے ساری عمر گزار دی ہے
لیکن روحانیت کو کہاں سے اور کدھر سے پکڑوں یہ ابھی نہ آیا۔

آپ نے فرمایا کیوں پریشان ہوتے ہو۔ اگر جانو تو ہر شخص ہر روز
اسی مراقبہ کرتا ہے۔ مستغرق بھی ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا وہ کیسے۔ آپ
نے فرمایا کہ کیا تم اور ہر شخص رات کو سوتے نہیں۔ سونے سے پہلے کھین

بند۔ پھر غنودگی پھر نیم بیداری پھر کچھ جاگتے کچھ سوتے (حالت استغراق) پھر
مکمل نیند (مکمل استغراق)۔ واہ جی واہ اسی کو استغراق کہتے ہیں۔ اب فرق کسی چیز
کا رہ گیا تو وہ نگاہ قائم کرنا (زادۂ نگاہ) رہ گیا۔ پس اگر سوتے وقت
بھی صرف زادۂ نگاہ قائم کر کے نظر کو اپنے سامنے کی فضا میں گاڑ لیا کرو تو بہت جلد شاہدہ

از محمد منور شاد۔ ریونیو آفیسر (ایکٹرک) گوجرانوالہ ۲۰۰۶

ہو سکتا ہے۔

تو اے اسیرِ مکاں، لامکاں سے دُور نہیں

میری باطنی نظر کیونکر کھلی

میں اتفاق سے دربارِ مقدس پہ گیا
ہوا تھا کہ کسی کے پاس موجود ڈاکٹر
صاحب موصوف کی کتب پر میری

نظر پڑی۔ یاد رہے کہ میں ایک لمبے عرصے سے باطنی نظر کا مطالعہ تھا
لیکن نہ ملی نہ کھلی۔ اب جو ان کتب پر میری نظر پڑی تو مجھے ایسا معلوم
ہوا کہ یہ کتابی علم تو نہیں۔ یہ تو آپ بیتی اور تجربہ شدہ طریقہ معلوم دیتا
ہے۔ میں نے سوچا اتفاق سے دربارِ مقدس بھی سامنے موجود ہے اور طریقہ
باطنی نظر بھی سامنے ہے کیوں نہ ہیں پر آج ہی کوشش کر کے دیکھوں۔
پس بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق متوجہ ہو کر بیٹھ گیا۔ یقین جانیے پہلی
نشست میں ہی میری باطنی نظر کھل گئی۔ پھر دوسرے روز بیٹھا تو
پھر مشاہدہ ہو گیا۔ اور پھر ڈھونڈتا ڈھونڈتا سیدھا جلا پور بھٹیال
ڈاکٹر صاحب کے پاس پہنچا اور سب کتب خرید لیں اور اب تو دن بدن
باطنی نظر پر مجھ کو کنٹرول حاصل ہو رہا ہے۔ جب تک یہ زیرِ نظر
تصنیف پچھے گی خدا معلوم کتنے اور لوگوں کی نظر کھل چکی ہوگی۔ ڈاکٹر
صاحب اپنے پیچھے یہ صدقہ جاریہ پھوڑ چلے ہیں اور قیامت تک انشاء اللہ
بیشمار بھولے بھٹکے لوگ ان سے راہ پائیں گے۔
ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ

پختہ افکار کہاں ڈھونڈھنے جائے کوئی اس زمانے کی ہوا رکھتی ہے ہر چیز کو خام

زاویہ نگاہ اور آنکھ کی پتلی : آپ سے پچالیہ میں تنہائی میں مجلس کا موقع ملا تو آپ نے زاویہ نگاہ بدرجہ آنکھ کی پتلی کو ہر زاویہ پر اٹھانے

جانے کے متعلق فرمایا کہ عوام کے لیے یہی بہتر ہے کہ زاویہ نگاہ خیال سے قائم کیا کریں اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کی آنکھوں، ابروؤں اور پیشانی پر بوجھ نہیں پڑے گا۔ اور کافی دیر تک متوجہ بھی رہ سکتے ہیں۔ استغراق کے متعلق آپ نے فرمایا کہ عالم غیب اور عالم ظاہر کے درمیان حواس خمسہ ظاہری اور حواس خمسہ باطنی کے درمیان خودی و کیفیت بخود کے درمیان استغراق ایک پُل کا کام دیتا ہے جس پر سے گزے بغیر آپ دوسرے جہان میں داخل نہیں ہو سکتے اور زاویہ نگاہ اس پُل پر سے آپ کو بہ امن و امان گزار دے گا۔ زاویہ نگاہ آپ کے مرکب استغراق کی لگام ہے اور آپ کی کار کا سٹیرنگ ہے اور آپ کے ہوائی جہاز کا کنٹرولر ہے۔

علم العین کے متعلق آپ نے فرمایا کہ علم العین تو مشاہدہ کی کلید ہے چلنے کے لیے پاؤں۔ پکڑنے کے لیے ہاتھ لیکن دیکھنے کے لیے تو آپ کو آنکھ و نظر و نگاہ ہی درکار ہوگی پس علم العین کے بغیر مشاہدہ نہیں ہوتا۔ بظاہر آپ شگفتہ مزاج بیاطن کا فی سخیہ ہیں۔ سربراہ ملے تو فرمایا کہ

ہر روز حسینوں کا دیدار نہیں ہوتا پڑ ہوتا ہے مگر یوں سر بازار نہیں ہوتا

از محمد بخش کیف عرفانی ایم اے بی ایڈ پچالیہ۔ ضلع گجرات ۸۶-۸۷-۸۸

تصنیفِ ہذا کی باطنی تائید

یہ بندہ تقریباً ۳۰ سال سے متواتر مسلسل ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں حاضری دیتا رہا ہے۔ اور حصولِ روحانیت کا تقاضا کرتا رہا لیکن میری فسادِ طبع سمجھے یا شومی قسمت کہ آپ ہر دفعہ مجھے اپنے پاس سے اٹھا دیتے۔ میں بھی ڈھیٹ نکلا کہ ۳۰ سال تک آنا جانا نہ چھوڑا۔ آخر تھک کر میں نے استغاثہ کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری فیضیابی کی جگہ کی نشاندہی کر دے۔ چنانچہ خواب میں مجھے بتایا گیا کہ تمہاری فیضیابی ڈاکٹر نور محمد نور بلا پوری کے پاس ہے وہاں جاؤ۔ پس میں دوبارہ آپ کے پاس آیا تو آپ نے پھر مجھے اٹھا دیا۔ خدایا اب کیا کریں اس کے پورے ۱۰ سال بعد ڈاکٹر صاحب نے روحانیت پر کتب لکھیں لیکن مجھے معلوم نہ تھا۔ ایک دفعہ پھر میں آپ کے پاس گیا۔ آپ نے فرمایا بھولنا صاحب! اب آپ کی قسمت کھل گئی۔ لویہ کتب۔ ان پر دل و جان سے عمل کرو پس میں ۳۰ برس کا پیاسا۔ دل و جان سے عمل پیرا ہو گیا۔ چند روز کے اندر اندر میری باطنی نظر کھل گئی۔ تجلیات بھی جاری ہو گئیں۔ بزرگوں کی زیارتیں بھی بیٹھے بیٹھے ہونے لگیں۔ ابھی چند روز کی بات ہے کہ میرے مرشد پاک مراقبہ میں آئے فرمانے لگے نصیر احمد یہ راستہ بالکل درست ہے۔ اسے نہ چھوڑنا۔

پرسوں کی بات ہے کہ حضرت محبوبِ سبحانی حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ (فداء امی دینی) اس عاجز کے پاس مراقبہ میں تشریف لائے۔ فرمانے لگے اب تمہیں درست راستہ ملا ہے۔ اس پر خوب تہہ دل سے عمل کرتے جاؤ۔ منزلِ مقصود تک پہنچ جاؤ گے۔ اب تو ہر روز نقدِ محنت نقدِ مزدوری لیکر سوتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کے پاس میں صرف ایک بات عرض ہے۔ بسیارِ خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگر
از نصیر احمد کاتبِ خوشنویس امام مسجد صدواں تارڑ بسملع گوہر النوالہ

جنہوں نے ڈوبنا ہو ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں

تائثر تصنیفات ہذا

عرض یہ ہے کہ مجھے ایک کتب فروش کے ہاں
تصنیف سیف الرحمن نظر آئی۔ دیکھتے ہی وہ میرے
دل میں اتر گئی۔ اس پر قیمت ۲۰ روپے درج

تھی۔ لیکن دکاندار نے مجھ سے ۲۸ روپے لئے۔ پڑھا۔ تو سب سے پہلے میں نے
۹۰ درجہ زاویہ پر نظر جمانا شروع کی۔ صرف چند روز اہم اللہ نوری حروف میں مجھے
اپنی پیشانی پر نظر آیا جو چمکدار تھا اور ساتھ ہی تجلیات شروع ہو گئیں۔ اور اب تو
باطن میں آنا جانا میرے اختیار میں ہو گیا۔ روز بروز اہم اللہ زیادہ متجلی روشن تر ہوتا
گیا۔ اور تجلیات میں شدت ہو رہی ہے۔ یہ سب کچھ کنٹرول میں آ جانے کے بعد
میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں شام کو حاضر ہوا۔ آپ کے گھر میں جب میں
نے عشاء کی نماز پڑھی تو بعد میں کچھ مستغرق بازوئیہ نگاہ ۹۰ درجہ ہو گیا۔ ایک
بزرگ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا تمہارا مسئلہ یہاں حل ہو جائے گا میں نے
عرض کیا آپ ہی حل کر دو۔ مگر می بزرگوار نے فرمایا۔ اعجاز تم میرا سلام ڈاکٹر موصوف
کو دیدو اور فکر مت کرو تمہارا مسئلہ یہاں پر بالکل حل ہو جائے گا۔ اس کیساتھ
ہی وہ بزرگ غائب ہو گئے۔

اور میں نے باطن میں یہ بھی دیکھا کہ آپ کی تمام تصانیف بارگاہ میں قبول
ہو چکی ہیں۔ اور واللہ میں نے یکشم خود ان تصانیف کو قبولیت کے حال میں دیکھا۔
اس کے بعد مجھ پر باطن میں اور بہت سے واقعات گزرے جن کو میں لگی ملاقات
پر اٹھائے رکھتا ہوں۔ والسلام

از محمد اعجاز حسین مدرس قادری طالب علم ایف ایس سی ماڈل ٹاؤن لاہور

ابتدائی تصور اسم اللہ ذات | اگر کوئی سمجھے، اگر کوئی جانے تو ڈاکٹر صاحب کی کتب مبتدیوں

کیسے علم و عرفان کا خزانہ ہیں ابھی چند روز ہوئے میں اور ایک دوسرا آدمی ایک ہی کمرہ میں تھے کہ دوسرا سو گیا اور میں متوجہ الی اللہ ہو گیا کہ یکایک ہو بہو عین عین اندھا کمرہ تجلیات سے بالکل ظاہر میں روشن ہو گیا۔ دوسرے آدمی کو روشنی کا احساں ہو گیا تو اس نے کہا بشیر صاحب یہ روشنی کیسی ہے۔ میں نے کہا یا ربیب بھانا بھول گیا تھا۔ آپ سو جائیں۔ وہ سو گیا دوبارہ پھر کمرہ اسم اللہ کی روشنی سے چمک اٹھا۔ وہ پھر جاگا تو کہا یہ روشنی کیسی ہے۔ میں نے پھر کہا ربیب بھانا بھول گیا آپ سو جاؤ۔ شاہد میرا پھر شروع ہو گیا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف باطن میں تشریف لائے۔ میں نے پوچھا کہ اسم اللہ کا تصور سفید رنگ میں کروں کہ سرخ رنگ میں۔ انہوں نے فرمایا ابتدائی طور پر سرخ رنگ میں کرو۔ یہ کہنا تھا کہ میری ایک آنکھ پر اسم اللہ تحریر ہو گیا اور دوسری آنکھ میں اسم حور قوم ہو گیا جو کہ خیالی نہ تھا بلکہ عین عین تھا۔ باطنی مشاہدات۔ اشار میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

پہلے روز ہی مشاہدہ جاری | میرے دوست منیر احمد نے ڈاکٹر صاحب کے فرمان کیطابق

پہلے روز تصور اسم بعد استغراق کیا تو میری چارپائی زمین سے ۵ فٹ اونچی فضا میں بلند ہو گئی اور میرے جسم سے ایک باطنی نوری جُستہ برآمد ہو کر طیر سیر میں مصروف ہو گیا۔ یہ باطنی جُستہ مجھے حضور کی باطنی محاسن میں لے گیا جہاں مجھے ایک حوض کے آبِ رحمت میں غسل دیا گیا۔ پھر مجھے باطنی طیر سیر کرائی گئی۔

ایک بہت بڑی چیز کا بالکل ظاہری کاغذ پر تحریری عطیہ | ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک دعوت مجھے

تین فرمائی (محمد بشیر) میری دعوت جاری ہو گئی اور حاضر ہو کر سولے باطنی بزرگ سے ایک بہت بڑی چیز میں نے طلب کی۔ آپ نے مجھے وہ یاد کروائی لیکن بھول گیا۔ میں نے دوبارہ باطن میں غوطہ زن ہو کر پوچھی انہوں نے دوبارہ سکھائی لیکن پھر بھول گیا۔ تیسری دفعہ میں پھر غوطہ زن ہوا۔ بزرگ تشریف لائے میں نے عرض کیا نہیں حضور مجھے تو بالکل ظاہری کاغذ پر ظاہری طور پر لکھ کر دیجئے چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ لو کہہ دو کاغذ تمہاری چیز ظاہری کاغذ پر لکھ دی گئی۔ چنانچہ وہ عطا ہوا ظاہری کاغذ اور چیز آجک میرے پاس موجود ہے لیکن عرض ہے کہ وہ چیز مجھ سے طلب نہ فرمائیے۔ وہ بہت بڑی چیز ہے۔ والسلام

● محمد بشیر علی پوری تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ● منیر احمد حافظ آبادی ضلع گوجرانوالہ

میں مضطرب زمیں پر بیتاب تو فلک پر
تجھ کو بھی جستجو ہے مجھ کو بھی جستجو ہے

سبب تالیف تصنیفات ہذا

مکرمی قارئین! میں اسلام آباد قائد اعظم یونیورسٹی سے بول رہا ہوں۔ عرض یہ ہے کہ میں نے جس وقت پہلی مرتبہ پہلی تین تصنیفات کو دیکھا تو بڑی جدوجہد کے ساتھ ان کو خرید کر پایا۔ گھر پہنچ کر ان کا مکمل طور پر مطالعہ کیا۔ پھر میں نے ڈاکٹر صاحب موصوف سے بذریعہ خط و کتابت رابطہ قائم کیا۔ لیکن یوں کہ ایک ایک نامہ میں بیسیوں سوال پوچھ ڈالتا۔ چنانچہ آپ نے زار زعفران میں جو خطوط عشق اور اکتساب انوار کے عنوان سے پڑھے ہیں وہ میرے ہی لکھے ہوئے ناموں کے جوابات ہیں۔

پہلی تینوں تصانیف کے بعد مزید لکھنے کا آپ کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ لیکن بندہ کے خطوط نے تحریک پیدا کی اور آپ کو خوب خوب نامے لکھے تا آنکہ یہ زیر نظر باقی کی تینوں تصانیف آپ نے تحریر کیں۔ ہم کو دعائیں دیجئے جنہوں نے کہ آپ کے دل کی تار کو بار بار مضرب کر کے آخر خامہ نرسائی پر دوبارہ مجبور کر ہی دیا۔ اور جن کو آج آپ زار زعفران، سبحان اللہ اور ماشاء اللہ کی صورت میں دیکھ رہے ہو۔ ذکر نہ آپ کے مزید لکھنے کا ارادہ ہرگز نہ تھا۔ پھر ہم کو دعائیں کی تحریک ہم نے پیدا کی۔ جی۔

از محمد افضل قائد اعظم یونیورسٹی۔ اسلام آباد

چشم کو چاہیئے ہر رنگ میں وا ہو جانا

ایک حقیقت

میں ڈاکٹر صاحب موصوف کا واقف کار نہ تھا میرے پاس صرف آپ کی کتب کتابت کے لئے آئیں تو پہلی ملاقات ہوئی دوران کتابت آپ کی حقیقت افروز تحریر لکھ کر اور پڑھ کر میرا دل خود بخود اثر پذیر ہوتا چلا گیا۔ میں نے آپ کی تحریر کی سادگی میں تحقیق و جستجو کا عنصر غالب پایا جو دوسری کتب میں اکثر نہیں ملتا۔ آپ کی تحریر کی تاثیر سے میں بچتا بھی تو نہ بچ سکتا تھا آخر وہی ہوا کہ:

دام ہر رنگ ز میں بود و مگر فگار شدم

سچ جانئے جب پختہ عزم و عزم راسخ کے ساتھ میں پہلی رات متوجہ الی اللہ ہوا تو اسی وقت میری باطنی بینائی کھل گئی پھر دوسرے روز بھی تیسرے روز بھی اور چوتھے روز بھی مشاہدہ کھلتا چلا گیا حتیٰ کہ چوتھے روز تو ایک شدید تجلی میرے قلب و نظر پر پڑی۔ اس کے بعد اب بھی جب پختہ ارادہ سے متوجہ ہوتا ہوں تو دیکھ لیتا ہوں۔ سو یہ ہے آپ کی تحریر کی تاثیر۔ ایک اور بات میں تو بیٹھتا بھی نہیں جب سونے کے لئے لیٹتا ہوں تو صرف ۱۵ منٹ زانوئے نگاہ قائم کر کے مستغرق ہو جاتا ہوں اور بس۔ ہمارا تو یہ حال ہوا کہ آگ لینے کو گئے اور بل گئی پیغمبری۔ کے مصداق صرف کتابت کرنے لگے تھے اور باطنی آنکھیں مفت میں کھل گئیں۔ سو میں نے آپ کی خدمت میں حقیقت بیان کی ہے اب اس حقیقت کے بعد کیا انتظار ہے۔

از محمد شریف اختر کاتب و خوشنویس تصنیفات ہذا پھالیہ ضلع گجرات

علم کا موجود اور، فقر کا موجود اور
اشہدان لا الہ، اشہدان لا الہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محَمَّد

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين،
والصلاة والسلام على رسوله المرسلين
والتسليم واهل بيته واصحابه وخدامه
وحجابه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين
اقابعد اس تصنيف لطيف کا مصنف یہ فقیر
حقیر مستی بہ ڈاکٹر نور محمد نور سروری تادری
بقام جلاپور بھٹیاں، تحصیل حافظ آباد، ضلع گوجرانوالہ
پاکستان کا ساکن آج بتاریخ اٹھائیس مئی ۱۹۸۶ء بروز
بدھ بمطابق ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ یوں رقمطراز ہے
کہ بندہ نے اس تصنيف لطيف کا اسم "سبحان الله"
مجوز کیا اور تجلیات پچشم باز کا اس کو خطاب دیا اور
مشاہدات بے تکلف کا اس کو لقب دیا۔ یاد رہے کہ

اک نکتہ میسرِ باپس ہے شمشیر کی مانند بُرنده و صیقل زدہ و روشن و براق

یہ تصنیف لطیف بند آنکھوں کی بینائی کو کھولنے والی مشاہدات بہت آسانی سے جاری کرنے والی۔ ایک عام آدمی کو صاحب استعداد بنانے والی اور فیضانِ مُرشد کو جاری کرنے والی پیر و مرید کے مابین برسوں کے ٹوٹے ہوئے رابطہ کو جوڑنے والی فیضانِ آیات و قرآن کو جاری کرنے والی ہے جو کوئی خلوص دل سے کماحقہ اس پر عمل کرے گا اور اس کے مندرجات کو اپنے اوپر صدق دل سے لاگو کر لے گا تو انشاء اللہ بلاشبہ اسے عقدہ کشا پائیگا۔

نیز قبل ازیں یہ بندہ آپ کی خدمت میں (۱) سیف الرحمن (۲) اللہ جل شانہ (۳) حق سبحان (۴) زارِ زعفران (۵) اور یہ زیر تذکرہ پانچویں تصنیف سبحان اللہ پیش کر رہا ہے۔ اس کے بعد (۶) چھٹی تصنیف ماشاء اللہ پیش کی جا رہی ہے۔ پس جو کوئی ان تصانیف کو خلوص نیت سے پڑھیکا پھر تہہ دل سے ان پر عمل کرے گا خواہ اس کا کوئی بھی مسک خاندان طریقت ہو۔ خواہ مُرشد رکھتا ہو خواہ نہ رکھتا ہو انشاء اللہ واقف اسرار ہو جائے گا۔

ہم ایسے جہان سے گزر رہے ہیں جیسے کوئی ہوا کا جھونکا تپتے ہوئے ریگستان سے گزر رہا ہو۔ دیکھئے ہم اس جہان میں آنے میں

تو میری بات کو سمجھ گیا تو تیرا بھلا ہو۔ اگر نہ سمجھا تو میرا بھلا ہو

تبھی تو آپ سے مخاطب ہو رہے ہیں۔ سو ہماری تھوڑی سی زندگی کو غنیمت جان۔ اس لئے کہ میں آپ سے وہ باتیں کر رہا ہوں جن کو لوگ کم ہی کرتے ہیں۔ بلکہ نہ ہونے کے برابر کرتے ہیں اور میں آپ سے وہ باتیں کر رہا ہوں جن کو نہ پیر کرتے ہیں نہ مرید۔ نہ راہنما کرتے ہیں نہ راہرو۔ نہ صاحب منزل کرتے ہیں نہ منزل کے راہی۔ اگر یہ باتیں عام ہوتیں اور ترے کان انہیں ہر روز سنستے یا یہ باتیں آپ تک پہنچ جاتیں تو پھر مجھے قلم اٹھانے کی کیا ضرورت تھی۔

دیکھئے رُوحانیت کسی پیر کی پرستش کا نام نہیں ہے۔ اور نہ ہی رُوحانیت کسی سے عقیدت کا نام ہے۔ بے شک عقیدت بھی ہونی چاہیئے۔ یہ بھی بہت اچھی چیز ہے۔ لیکن اگر منزل مقصود کو۔ رُوحانیت کو۔ اللہ تعالیٰ کی لغت کو اور اُس کے رسول مقبول کی حضوری کو عقیدت سے نکال دیا جائے تو پھر عقیدت سوائے اندھی تقلید کے اور کچھ نہیں رہتی۔ بمصدق ط
مُدا ہودی سیاست تو رہ جاتی ہے چگیزی

نہیں نہیں! اگر تو سمجھ گیا تب بھی تیرا ہی بھلا ہوا
اور اگر نہ سمجھا تو بھی تیرا ہی بھلا ہوا!

چاہیئے خانہ دل کی کوئی منزل خالی
شاید آجائے کہیں سے کوئی مہمان عزیز

سو اپنی حقیقت کی تلاش، توحید، وہ ذات پاک اور حضور علیہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باطنی مجلس و حضوری تیری منزل مقصود
ہے تو پھر تیری عقیدت کے پاؤں مضبوط اور تو خوش قسمت۔
پھر تجھ پر سلام۔ اور تیری ہمت کے قربان۔ پھر تو خاطر جمع رکھ تو
سیدے راستے پر ہے۔ پھر تو بیشک تو خوشی سے یہ کبھی کبھی زیر لب
کہہ لیا کرے۔

خواہش کو احمقوں نے پرستش دیا تدار
کیا پوچھتا ہوں اس بت بیدار کو نہیں
میرے کہنے کا صرف اور صرف یہ مقصد ہے کہ ہر کام کو ہر چیز
کو بامقصد، بامعنی ہونا چاہیئے۔ اور فی سبیل اللہ ہونا چاہیئے ط
کام اچھا ہے وہ جس کا مال اچھا ہے
یہ بھی یاد رہے کہ یہ تمام تصانیف صرف اور صرف تیرے لئے
تصنیف کی گئی ہیں۔ تاکہ تجھے تیری بھولی ہوئی منزل تجھ کو دوبارہ یاد
آجائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ زمانہ اصل منزل مقصود کو بھول کر کسی اور ہی راستہ پر

کبھی بھولی ہوئی منزل بھی یاد آتی ہے ایسی کو

گامزن ہو گیا ہے ۔

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے

مزا تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساتی

سو یہ تصانیف گرتوں کو تھامنے والی ہیں ۔ تصوف کی وہ راہیں جن کو عوام الناس فراموش کر چکے ہیں ۔ رُوحانیت کے وہ قانون و قواعد جو رُوحانیت کی بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ باطنی پرداز کے وہ قاعدے جن سے انسان باطنی جہان میں داخل ہوتا ہے ۔ رُوحانیت کے وہ نمونے جن سے باطنی آنکھ کھلتی ہے ۔ باطنی ایسکڑان کے وہ مثبت و منفی برتینے کہ جن سے باطنی بجلی پیدا ہوتی ہے ۔ باطنی پرداز کے لئے وہ طاقت ور ایندھن جس سے آپ کی باطنی سواری لامکان و لاہوت بلکہ اس سے بھی آگے جاسکتی ہے یہ آپ کو کون مہیا کرے گا ۔

اگر مذکورہ بالا سب کچھ آپ کو مُرید ہونے سے پہلے پہلے آتا ہوتا تو آپ کی باطنی منزل بھی کھوٹی نہ ہوتی ۔ ظاہری مرشد ہوتا یا نہ ہوتا ۔ (کامل مل جاتا تو بہت ہی اچھا ہوتا) لیکن اگر ناقص سے واسطہ پڑ جاتا تو بھی آپ کا باطنی سفر جاری رہتا ۔ میں سچ کہتا ہوں ۔ میں ٹھہرا نہیں ۔ میں نے انتظار نہیں کیا ۔ میں نے منتظر بیٹھ کر عمر کا کوئی حصہ بھی نہیں گنوا یا ۔ میں ہر حال میں چلتا رہا اور ہر چیز پر کڑی نظر رکھی باطنی تحقیقات کو الگ جاری رکھا ۔ قدرت و کائنات کے عملی مطالعہ کو دوسری طرف جاری رکھا ۔ تصوف و نظر باطنی کے الگ قانون و

کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند کس کی حاجت روا کرے کوئی

قواعد وضع کیے۔

آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر کتب تصنیف کر رہا ہوں۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ یہ تو صرف اور صرف گزرے ہوئے دنوں کی یاد ہے۔ یہ تو محض آپ بیٹی ہے جو آپ کو مٹا رہا ہوں۔ آپ کو اس لئے مٹا رہا ہوں کہ یہ آپ کی آپ بیٹی بن جائے۔ آپ کو اپنی راستوں پر چلنا ہوگا۔ آپ کو تمام باطنی منزلیں طے کرنا ہوں گی۔ آپ کو باطنی جہان میں از خود جانا ہوگا۔ آپ کو اپنی باطنی آنکھیں بیدار کرنا ہوں گی۔ تو اس وقت آپ کو میری تصانیف اور میری آپ بیٹی یاد آئے گی۔ چونکہ یہ تصانیف آپ کے حال سے ملتی جلتی ہوں گی۔ اس لئے یہ آپ کی رازداں بھی ہو جائیں گی اور آپ کی مونس و غمخوار بھی ہوں گی۔ اس لئے یہ نا اُمید اور ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا ہیں۔ اسی لئے تو میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ تصانیف نہیں ہیں یہ تو آپ بیٹی ہے اور وہ آپ بیٹی ہے جو کتابوں میں نہیں ملتی ط

کہ کس نکشود و نہ کشاید حکمت ایں معنی را

اس لئے میرے بھائی تو اسے غنیمت سمجھ۔ دگر نہ عمر کے اس آخری جھٹے میں مجھے یوں تصنیف و تالیف کی کیا ضرورت تھی۔ جس طرح

میری نوائے پریشاں کو شاعری نہ سمجھ!
کہ میں ہوں محرمِ رازِ درونِ میحِ نہ

خاموشی سے دُنیا میں آیا تھا۔ پھر جس طرح خاموشی سے عُمر کاٹی
تو آج بھی خاموشی سے اِس دُنیا سے چلا جاتا۔ لیکن ایک
مُسلماں کا کردار ایسا نہیں ہوتا۔

اک دلولہ تازہ دیا میں نے دلوں کو
لاہور سے تا خاکِ بخارا و سمرقند
لیکن مجھے اُس دیں میں پیدا کیا تو نے
جس دیں کے بندے ہیں غلامی پہ رضامند

ایک مُسلماں اپنے دل میں تمام مسلمانوں کا درد رکھتا ہے۔ اور
تمام مسلمانوں کے ساتھ اُس کا دل دھڑکتا ہے۔ وہ مسلمانوں کیلئے
جیتا ہے اور مسلمانوں کے لئے مرتا ہے۔ پس آپ بھی اُن میں
شامل ہیں۔ اُس لئے دن رات آپ کے لئے لکھتا ہوں کہ شاید
اِس سے کسی کا یا تیرا بھلا ہو جائے۔ خدا خبر تو ہی آخرت میں
میسرے لئے باعثِ رحمت بن جائے۔ ریگستانوں میں گل دگزار یونہی
تو بنا کرتے ہیں اور خشک کھیتی تو اِسی طرح تو سیراب ہوتی
ہے۔

فطرتِ کائنات میری کامل و مکمل اُستاد و مرشد ہے

نگاہ مردِ مومن بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوقِ "نگہ" پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

”زاویہ نگاہ“

جب آپ آنکھیں کھول کر یا بند کر کے کسی طرف دیکھتے ہیں یہ ہماری نظر لازماً کسی نہ کسی زاویے پہ ضرور ہوتی ہے۔ اور نظر کے تمام زاویوں کے نقشے میں تصنیف ”سیف الرحمن“ و تصنیف ”اللہ جل شان“ و ”حق سبحان“ میں دے آئے ہوں وہاں سے ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ اکثر لوگ آنکھیں بند کر کے کسی نہ کسی خیال میں مستغرق ہوتے ہیں تو ان کی نظر متعین نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ خلاؤں میں بھٹکتی پھرتی ہے۔ البتہ خیالات کا تسلسل جاری رہتا ہے نظر کا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی خواہ ساری عمر خیالات میں گم رہے لیکن وہ باطنی طور پر دیکھ کچھ نہیں سکتا۔

اسی طرح وظائف میں ہے کہ خواہ آپ ساری عمر وظائف کرتے چلے جائیں لیکن جب تک آپ کو نظر قائم کرنا نہ آئے گی تو اس وقت تک باطن میں کچھ نہ دیکھ سکو گے خواہ انس میں آپ اپنی ساری عمر ہی کیوں نہ گزار دیں۔ کچھ نہ دیکھ سکو گے۔

ہنگامہ پیدا کر اے غافل کہ بہر زندگانی ہے

اسی طرح جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہماری نظر مقید نہیں ہوتی بلکہ کسی جگہ متعین نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ نماز میں بھی بغیر ایک خاص نکتہ محل کئے بغیر ساری عمر نظر نہیں آ سکتا۔ حالانکہ نماز جیسی پاکیزہ عبادت میں ہمیں ضرور مشاہدہ ہو جانا چاہیئے۔ بلکہ آیا ہے الصلوٰۃ معراج المؤمنین یعنی نماز مومنوں کی معراج ہے۔ معراج کے معنی عروج کرنا۔ بلند ہونا ہے۔ لیکن ظاہر ہے عوام الناس کو تو کوئی عروج روحانی طور پر پڑھتے وقت محل نہیں۔ ہاں البتہ خواب میں عروج ہو سکتا ہے۔ جاگتے جاگتے اور پڑھتے پڑھتے نہیں۔ سو نماز پڑھتے پڑھتے عروج ہو سکتا ہے چونکہ ہم مشاہدہ کے نکتہ سے ناواقف ہیں اس لئے نہیں ہوتا۔ تصور کرنے والوں کو بھی مشاہدہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس میں ایک دو اور چیزوں کو شامل نہ کر لیا جائے اُس وقت تک تصور سے بھی مشاہدہ جاری نہیں ہوتا۔

قارئین کرام! ذرا چُست ہو کر بیٹھ جائیے اور نظر میری طرف رکھیے۔ اور میری طرف خوب متوجہ رہیئے کہ میں مشاہدہ کھینچنے کا سب سے بڑا نکتہ بیان کر رہا ہوں۔ میں ایک ایسا نکتہ بیان کر رہا ہوں کہ جس کے بغیر روحانیت پر چلنے والوں کی آنکھیں بھی بے مشاہدہ دیران پڑی ہیں اور اہل دُغالت کے دنیفے مشاہدات سے خالی پڑے ہیں اور چلہ کشی کر خیرالوں

فقط نگاہ سے ہوتا ہے فیصلہ دل کا

کے حجرے بے نور پڑے ہیں۔ پس جس ایک نکتہ کے بغیر ایک دُنیا، جہان پردے میں ہے اور بے مشاہدہ ہے بے جلوہ ہے تو پھر اُس نکتہ کو کھولنا کتنا اہم اور ضروری ہوگا۔

مشاہدہ کی آخری کلید استغراق ہوا کرتا ہے کہ استغراق باطنی جہان اور ظاہری جہان کے مابین ایک پُل کی حیثیت رکھتا ہے۔ میسر پاس اگر استغراق کی آخری کلید نہ ہوتی تو استغراق کو ہی میں آخری کلید قرار دے دیتا۔ لیکن نہیں استغراق مشاہدہ کی بہت بڑی کلید تو ہے مگر آخری کلید نہیں۔ حواس خمسہ ظاہری بھی مشاہدات سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اس لئے حواس خمسہ ظاہری کی بھی وہاں تک رسائی نہیں ہے۔ یہ تو وہی کچھ کرتے ہیں کہ جو حکم انہیں اندر سے ملتا ہے اُسے بجا لاتے ہیں۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ کچھ یہ کرتے ہیں

بیشک استغراق مشاہدہ کی آخری

کلید ہے لیکن استغراق کی بھی کوئی آخری

کلید ہے۔ سو وہ کلید کونسی ہے یہی اس مضمون

کا ماحصل ہے اور یہی مشاہدہ کرنے کی آخری کلید

ہے اور یہی ہر مقام و منزل تک لے جانے کی

میری سنو جو گوش نصیحت نپوش ہے

آخری کلید ہے۔

اگر استغراق کی اور کوئی کلید ہوتی اور اگر استغراق ہر منزل و مقام تک لے جانے والا واحد مرکب ہوتا تو استغراق ہی آخری کلید کہلانے کا مستحق ہوتا۔ لیکن درحقیقت استغراق کی بھی کوئی آخری کلید ہے۔

نکستہ جس طرح ظاہر میں حق و باطل موجود ہے۔ نیک و بد اچھا بُرا موجود ہے۔ بالکل اسی طرح لامکان سے نیچے نیچے یا مقامات الہیہ سے نیچے نیچے بھی حق و باطل باطن میں موجود ہے۔ مثلاً باطن میں ارواح خبیثہ بھی ہوتی ہیں اور ارواح لطیفہ و طیبہ بھی، باطن میں شیاطین بھی ہوتے ہیں اور جنائس و خرطوم بھی۔ باطن میں مسلمان جنات بھی ہوتے ہیں اور کافر جنات بھی۔

سو جس طرح ہم نماز پڑھتے وقت، تلاوت کلام پاک کرتے وقت، ہر کام و کلام کی ابتداء میں، ہر وظیفہ و ورد کے شروع میں اَعُوْذ پڑھتے ہیں گویا کہ ہم ان باطنی غیر حق مخلوق سے اپنا دفاع کرتے ہیں یہ تو ظاہری احتیاط تک محدود ہوا۔ لیکن جب ہم بذریعہ استغراق باطن کی طرف رجوع کرتے ہیں تو استغراق کا بھی کوئی پاسبان، کوئی محافظ، کوئی چوکیدار چاہیئے۔ سو استغراق کا بھی کوئی چوکیدار و پاسبان ہے۔ جو باطن و امان استغراق کی

سمجھ میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے لیکن:

باطنی سواری کو اپنی منزل مقصود تک لے جاتا ہے۔ اور ارواحِ نجیشہ و شیاطین و کائنات سے انسان کا مکمل دفاع کرتا ہے۔

اسے کہتے ہیں سُلجھا ہوا، جہاں دیدہ،
دانا و بیسنا استغراق۔

کیا خیال ہے آپ کا بیچ اس مسئلے کے۔ بے خبری کا نام استغراق نہیں ہے۔ بلکہ استغراق کے بعد انسان کا باطنی تجت نہایت باخبر ہوشیار و بیدار ہوتا ہے۔

ایک اور قدرتی اور فطرتی بات یہ ہے کہ جتنی دور جتنی بلندی پر آپ کو پہنچنا مقصود ہو اسی قدر پُر دل اور ایندھن آپ کی سواری کو درکار ہوگا لیکن اگر بہت ہی زیادہ بلندی پر پہنچنا ہے تو پھر آپ کو ایسا ایندھن درکار ہوگا جو طاقت میں بہت زیادہ ہو اور حجم میں بہت کم ہو۔ اس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔

سو کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے استغراق کی سواری کو کونسا ایندھن درکار ہے۔ اور ایندھن آپ مہیا کہاں سے کر دے گے۔ سو اس کا ایندھن ہر منزل و مقام کے لئے موجود ہے جس کی خبر عارفوں کو ہے۔ اور میں ابھی آگے چل کر آپ کو بتاؤں گا۔ پہلے آپ ضروریات کا جائزہ لے لیں کہ اپنی منزل مقصود

آپ کا استغراق باطنی بیداری کیسے ہونا چاہئے

تک پرواز کے لئے آپ کو کون کون سی چیز کی ضرورت ہے

آگہی دام شنیدن جس قدر چاہے بچائے

مُدعا عفا ہے اپنی عالم تحریر کا!

پس اپنی باطنی سواری کا ہر طرح جائزہ لے لیجئے۔ اور
اسے ہر ضرورت کی چیز سے یس کر لیجئے۔ تاکہ دوران سفر پھر
آپ کو کسی چیز کی ضرورت باقی نہ رہے

● حواسِ خمسہ باطنی کو کھولنا ایک معمہ ہے فہم من فہم

● باطنی پرواز بھی ایک معمہ ہے جس کے کھول لیا سو

کھول لیا

● باطنی مشاہدہ بھی ایک معمہ ہے جس نے جان لیا سو

جان لیا۔

ہزاروں نکتوں کا ایک نکتہ

مشاہدات کی آخری کلید

زاویہ نگاہ

قارئین کرام! اس بات کو نہایت غور سے متوجہ ہو کر سن لیں کہ مشاہدہ کھٹنے کی آخری کلید زاویہ نگاہ ہے۔ یہ وہ نکتہ ہے جو آپ کو ڈھونڈنے سے بھی کہیں نہیں ملے گا۔

(۲)۔ استغراق کی بھی آخری کلید زاویہ نگاہ ہے کہ اس کے بغیر استغراق و بیخودی بننا نہیں ہوا کرتی ہے۔

(۳)۔ ہر نزدیک و دور کے مقام تک پہنچنے کے لئے زاویہ نگاہ آپ کی باطنی سواری کو ایندھن کی وہ مقدار فراہم کر دے گا جو آپ کو اُس مقام تک پہنچانے کے لئے درکار ہوگا۔ پس زاویہ نگاہ ایندھن کی فراہمی کا سب سے بڑا اور آخری ذریعہ ہے۔ اور اس بات کو وہی سمجھے گا جو راہروہے یا جس کی قسمت اچھی ہے۔

(۴)۔ زاویہ نگاہ حق و باطل میں پوری تمیز رکھتا ہے۔

(۵)۔ اگر آپ زاویہ نگاہ کو اچھی طرح سمجھ لیں اور پھر اس پر دل و جان سے عمل بھی کر لیں تو آپ کی باطنی آنکھ آج ہی نیٹے نیٹے

پہلی نشست میں ہی کھل جائے گی اور یہ بہت بڑی بات ہے۔ پس ہے کوئی لینے والا۔

(۶)۔ زاویہ نگاہ، نماز میں تملوت میں، درد و وظائف میں بھی مشاہدہ جاری کر دیتا ہے۔

(۷)۔ زاویہ نگاہ آپ کی نظر کو خداؤں میں بھٹکنے سے بچائے گا۔

(۸)۔ زاویہ نگاہ کے بغیر استغراق میں یا کھوجاؤ گے یا سو جاؤ گے۔

(۹)۔ نماز میں خیالات کو بند کرنے کا زاویہ نگاہ آخری ذریعہ ہے

(۱۰)۔ زاویہ نگاہ تجلیات کے نزول کا مشاہدات کا پورا پورا ضامن ہے۔

(۱۱)۔ بہت لوگ میری بات کو سمجھ کر اپنا مشاہدہ جاری کر چکے ہیں۔

”ایک ضروری عرضداشت“

وہ یہ کہ جب آپ کسی بھی زاویہ کو قائم کرنا چاہیں تو بجائے اس کے کہ آنکھ کی پُستلی کو اوپر سے اوپر لے جائیں بلکہ زاویہ نگاہ خیال سے قائم کر لیا کریں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کی پیشانی پر آنکھوں پر۔ ابروؤں پر گرانی اور بوجھ نہیں پڑے گا۔ اور آپ جتنی دیر چاہو متوجہ ہو کر بیٹھ سکو گے۔ آپ کے خیال کی تیغ میں آنکھ کی پُستلی خود بخود اپنا مطلوبہ مقام پیدا کر لیتی ہے۔ پس آپ صرف خیال سے زاویہ نگاہ قائم کر لیا کریں۔

فوائد تصنیف ہذا

- قارئین کرام! ہر کلام کی کوئی تفسیر ہوتی ہے اور ہر تفسیر میں کوئی تاثیر ہوتی ہے۔ سو اس تصنیف کی تاثیر یہ ہے کہ:
- ۱۔ جو کوئی اس تصنیف کو صدقِ دل، ارادت اور حق جوئی کے لئے پڑھے گا تو وہ صاحبِ بینائی باطنی ہو جائے گا۔
 - ۲۔ خواہ آپ کوئی راہنما رکھتے ہیں یا نہیں یہ دونوں کا مشاہدہ جاری کر دے گی اور وہ صاحبِ نگاہ ہو جائیں گے۔
 - ۳۔ اگر اہل ظاہر اس کو صدقِ دل سے پڑھے گا تو صاحبِ باطن ہو جائے گا۔
 - ۴۔ یہ تصنیف بیٹھے بیٹھے جاگتے جاگتے بذریعہ استغراق و زاویہ نگاہ باطنی پر دراز جاری کر دیتی ہے۔
 - ۵۔ کیا آپ مشاہدات جاری کرنے کے علم سے واقف ہونا چاہتے ہیں
 - ۶۔ کیا آپ نماز میں غیر خیالات کو بند کرنا چاہتے ہیں۔
 - ۷۔ کیا آپ ایک قدم میں اس جہان سے اُس جہان میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔
 - ۸۔ کیا آپ اپنے ارادہ و اختیار سے باطن میں آنا جانا چاہتے ہیں۔
 - ۹۔ کیا آپ باطنی جہان بین کا علم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
 - ۱۰۔ کیا آپ باطنی مجالسِ انبیاء و اولیاء کرام میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔
 - ۱۱۔ کیا آپ باطنی مدرسوں میں تعلیم باطنی پڑھنا چاہتے ہیں۔
 - ۱۲۔ کیا آپ اپنے باطنی لطائف کو کھولنا چاہتے ہیں۔

اے طاہر لاہوتی اُس رزق سے متواپھی جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

- ۱۳۔ کیا آپ علم دعوت کو جاری کرنا چاہتے ہیں۔
- ۱۴۔ کیا آپ رُوحانیوں سے ہمکلام ہونا چاہتے ہیں۔
- ۱۵۔ کیا آپ رُوحانیوں سے فیضان حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
- ۱۶۔ کیا آپ باطنی عوالم کو طے کرنا چاہتے ہیں۔
- ۱۷۔ کیا آپ اپنے باطنی لطائف کھولنا چاہتے ہیں۔
- ۱۸۔ کیا آپ باطنی لطائف کی تجلیات سے واقف ہیں۔
- ۱۹۔ کیا آپ استعداد باطنی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
- ۲۰۔ کیا آپ علم الیقین سے واقف ہونا چاہتے ہیں۔
- ۲۱۔ کیا آپ فیضانِ تدرّان چاہتے ہیں۔
- ۲۲۔ کیا آپ تاثیرِ تدرّان دیکھنا چاہتے ہیں۔
- ۲۳۔ کیا آپ قرآن کے حروف کو متحرک دیکھنا پسند کرتے ہیں۔
- ۲۴۔ کیا آپ کھلی آنکھوں سے مشاہدہ جاری کرنا چاہتے ہیں۔
- ۲۵۔ کیا آپ کو پچشم باز کے قوانین سے آگاہی حاصل ہے۔
- ۲۶۔ کیا آپ غیبی باتیں سُنا چاہتے ہیں۔
- ۲۷۔ کیا آپ رموزِ نگاہ سے واقف ہیں۔
- ۲۸۔ پس کیا آپ نگہ کو کار آمد بنانا چاہتے ہیں۔
- ۲۹۔ پس اُسے چاہیے کہ پہلے تصنیفِ ہذا کا بغور مطالعہ کرے۔ پھر اس پر تہہ دل سے عمل کرے۔

آئین جو امر دال حق گوئی و سببا کی اللہ اس شیروں کو آتی نہیں روباہی

۳۰۔ جس کسی کو مشاہدہ جاری ہونے یا تجلیات کے نزول یا باطنی پرواز کا شوق ہو تو اُسے چاہیے کہ پہلے ظاہری حواس بند کرنا سکھے پھر باطنی حواس کھولنا جانے پھر استغراق کے تمام مراحل طے کرے پھر ساتھ ہی زاویہ نگاہ کی پابندی کرے اگر اُس نے قابل قدر کوشش کی تو پہلے روز ہی نظر آ سکتا ہے لیکن اگر عام سی کوشش کی تو ہفتہ یا ایک ماہ میں نظر آ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ حنا طر خواہ ان تمام قواعد کی پابندی نہ کرتے ہوئے چلا تو پھر ساری عمر میں بھی نظر نہیں آ سکتا۔

۳۱۔ پس تو کوشش کر کہ تمام قوانین کو ذہن نشین کر کے ایسا بیٹھے کہ دیکھ کر اُٹھے۔ سچ جانئے یہ تو صرف ایک میٹھک کا کام ہے۔ اور بہت ہی انجان ہوئے تو ایک ہفتہ کافی ہے۔ قوانین پروازِ باطنی میری ہر تصنیف میں موجود ہیں دیاں ملاحظہ فرماویں۔

چشم کو چاہئے ہر رنگ میں وا ہو جانا

کوئی دم کا مہماں ہوں اے اہل محفل!
چراغِ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں

”انتباہ“

قاریضے کرام! عرض یہ ہے کہ میں نہ پیر ہوں نہ فقیر، نہ درویش
ہوں نہ رہنما۔ نہ متقی ہوں نہ پرہیزگار، نہ قائم الیل ہوں نہ صائم الدہر
یہ اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ میں ایک نہایت ہی عام سا بندہ
ہوں ایسا نہ ہو کہ میری تحسیر پڑھ کر آپ کچھ اور قیاس کر
بیٹھیں۔ اس لئے پُر زور التماس ہے کہ کوئی صاحب میرے پاس
تشریف نہ لائے۔ تنہائی میرا شیوہ ہے اور گمنامی میرا شعار۔ میں
مجھے میرے حال میں رہنے دیجئے آپ کی بڑی مہربانی۔ نیز یہ نہ کوئی
فخر ہے نہ غرور، نہ تکبر ہے نہ افتخار جب میں اپنے دل پہ نظر
کرتا ہوں تو حاشا کوئی ایسی چیز جو تکبر پہ مبنی ہو اپنے آپ میں
نہیں پاتا۔

لیکن یہ انتباہ تو میں نے ہر تصنیف میں لکھا ہے۔ اور ہر
کسی کو اس بات سے متنبہ کرنا چاہا ہے۔ لیکن اس کا اثر کیا
ہوا۔ اس کی تاثیر کیا ہوئی۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا اس کی میں کچھ
حقیقت عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میں خیال کرتا ہوں
اگر میں یہ انتباہ نہ لکھتا تو اچھا تھا۔ پھر شاید کم صاحبان میرے

ہمیں اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہمزباں کوئی نہ ہو

پاس تشریف لاتے۔ لیکن اس انتباہ نے تو بالکل الٹا اثر کیا ہے۔ بصدق :-

خدایا جذبہ دل میں مگر تاثیر الٹی ہے !!

کہ جتنا کھینچتا ہوں اور کھینچتا جائے ہے مجھے

یعنی جتنا میں نے نہ آنے کا انتباہ کیا۔ اتنے ہی زیادہ محترم تشریف لائے۔ اب کیا تدبیر کروں کہ میرا مطلب حل ہو جائے ؟

کہے سے کچھ نہ ہوا پھر کہو تو کیونکر ہو

ہماری بات ہی مانیں نہ وہ تو کیونکر ہو

میرا خیال ہے ایک نئی چال نہ چلوں۔ اگر اس انتباہ کی تاثیر

الٹی ہی مرتب ہوئی ہے تو پھر یوں کیوں نہ کہوں کہ جو کوئی اس

تصنیف کو پڑھے وہ ضرور میرے پاس آئے۔ پھر شاید کوئی نہ

آئے۔ کیا خیال ہے آپ کا۔ ایسا کر دیکھوں سہ

زہے کمرستہ کہ یوں دے رکھا ہے بھوکو فریب

کہ بن کہے ہی انہیں سب خبر ہے کیا کیئے !

دیکھو میرے بھائی ! جو کچھ مجھ کو آپ کو دینا مطلوب تھا

اور جو کچھ کہ آپ کے ذہن نشین کرنا مجھے چاہیئے تھا وہ تو

سب کچھ کر دیا۔ اور ہر چیز آپ کے گھر میں بیج دی۔

خدا کے بندے اب کوئی دعوتِ ولیمہ باقی نہیں رہی جس پر

پڑ گئے گر بیمار تو کوئی نہ ہو تیماردار
اور اگر مر جائے تو لوحِ خواں کوئی نہ ہو

آپ کا آنا بہت ہی ضروری ہو گیا ہو۔ اب آپ آرام سے گھر بیٹھ کر کھائیے جو کچھ کہ میں نے بھیجا ہے۔ اور اسے ہضم کر کے جزو بدن بنائیے یہی حقیقی معنوں میں اب آپ کی ذمہ داری ہے۔ یہ ہے کرنے والا کام یعنی آم کے آم گھٹیوں کے دام اگر سمجھو تو یہ ہے انعام۔

سمجھ کے کرتے ہیں بازار میں وہ پریش حال
کہ یہ کہے کہ سہرہ گزر ہے کیا کیئے!

دیکھو میرے ہمسفر! اگر آپ نے ان سب باتوں پر جو کہ میں نے تحریر کی ہیں جو کہ میری پچاس برس کی بار بار آزمودہ ہیں عمل کریا اور پھر یہ آپ کے کنٹرول میں آگئیں تو مجھے سب کچھ مل گیا۔ دیے الحمد للہ بہت سے لوگ ان تصانیف سے اپنی باطنی آنکھیں کھول چکے ہیں اور یہ راستہ بھی اُن کے کنٹرول میں آ گیا ہے۔ اس پر میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور آپ کو سلام کرتا ہوں۔ اور بس۔

خودی نہ نیچ غریبی میں نام پیشہ دار

اہل دانش عام ہیں، کیا اب میں اہل نظر
کیا تعجب ہے کہ خالی رہ گیا تیرا ایام

”اتفاق مابین مسلمانانِ عالم“

اے میرے بھائی! اس بات کو نہایت ہی غور سے سن کہ
تمام مسلمانانِ عالم میں اتفاق و یک جہتی کی جتنی آج ضرورت ہے
پہلے کبھی نہ تھی۔ آج تمام دنیا مسلمانوں کے درپے ہے اور
میں دیکھتا ہوں کہ تم چھوٹے چھوٹے گروہ بنا کر ایک دوسرے
کے درپے ہو۔ خدا کے لئے ان چھوٹے چھوٹے فردی اختلافات
کو چھوڑ۔ یہ قابلِ درگزر ہیں۔ سو تو ان سے درگزر کر۔

دل توڑ گئی ان کا دودھیوں کی غلامی

دارو کوئی سوچ ان کی پریشاں نظری کا

نہیں کہتا کہ تو اپنا مسک چھوڑ۔ بے شک آپ اپنے اپنے
مسک پہ قائم رہیے۔ لیکن اپنے دل میں ایک خانہ تمام مسلمانوں
کے اتفاق کے لئے ضرور خالی رکھیے۔ تم ایسا کرو گے تو تمہارا
بھلا ہوگا اور مسلمانوں کا بھلا ہوگا۔ تم اپنے اپنے معاملے میں اتفاق
کے لئے ضرور گنجائش رکھو۔ ورنہ تمہاری ہوا جاتی رہے گی اور تم بڑے
ہو جاؤ گے۔

گو اب بھی فرداً فرداً حالات اس سے مختلف نہیں تاہم آپ کو معلوم

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے اہل جہاں والا!
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستاںوں میں

ہے کہ چنگیز خاں اور ہلاکو خاں کی یلغار کے وقت بغداد کے مسلمان کن باتوں میں مصروف تھے۔ وہ ایک دوسرے کے سامنے شیج لگا کر بحث مباحثوں میں مدہوش تھے۔ تو جس وقت حملہ آور بغداد میں داخل ہوئے تو مسلمانوں کے کٹے ہوئے سروں کو قطار قطار راستے کے دونوں طرف لگا کر ان کے سپہ سالار شہر میں داخل ہوئے یہ حال تھا۔

فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے
لیکن کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف!

ٹھیک ہے سردی اختلافات جایا نہیں کرتے لیکن تو ان پر
ڈٹ نہ جا۔ لنگوٹ باندھ کر ان کے پیچھے نہ لگ جا۔ اختلافات
کو سرسری نگاہ سے دیکھ لینا ہی کافی ہے
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

سچ مانئے۔ خواہ کوئی اہل ظاہر سے ہو خواہ اہل باطن سے
میرا کسی سے کبھی کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ دیکھئے ایم۔ اے پاس کو
چاہیئے کہ جب پرائمری پاس سے بات کرے تو پرائمری کی سطح
پر اتر کر اس سے بات کرے۔ ظاہر ہے پرائمری پاس تو پھیلاؤ
لگا کر تجھ تک نہیں پہنچ سکتا۔ تو پھر تجھے ہی نیچے اترنا چاہیئے۔
خدا تجھے کسی طوفان سے آشنا کرے کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

شیرازہ ہوا ملت مرحوم کا ابرا
اب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے

ہے زندہ فقط وحدت افکار سے ملت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد

اس لئے میرے بھائی تو ان فسردہ اختلافت میں الجھ کر نہ
رہ جا۔ تیرے ذمہ ملت ابراہیمی کے اور بہت سے کام ہیں ان
میں مصروف ہو کر تو بحث مباحثوں کو بھول جا۔

رہے گا راوی دنیل و فرات میں کبتک

ترا سفینہ کہ ہے بحر بیکراں کھیلے

پس کیا میں اُمید کروں کہ تو اپنی زندگی کی اسس کو از سر نو
استوار کر کے ملت اسلامیہ میں یک جہتی کا خیال رکھے گا۔ اگر
تو نے ایسا کیا تو روح محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کو تو نے
راضی کر لیا۔ ملت بچ گئی تو تو بھی زندہ رہے گا۔ شجرِ ملت بچ رہا
تو تجھ پر بھی پھل پھول لگیں گے۔ بہارِ پھر تجھ پر بھی آئے گی۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے

نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاک کا شعبر

اے لا الہ کے وارث باقی نہیں ہے تجھ میں
گھنٹا دلبرانہ، کردارِ تہرانہ

فرمان الہی

واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں انسان کو بھیجا۔ بالقرآن
اگر وہ اپنا کلام اور نبی دُنیا میں نہ بھیجتا تو ایسی حالت میں کیا ہم
راہ یافتہ ہو سکتے تھے۔ یا ہمیں اُس خالق و مالک کا کچھ پتہ چل
سکتا تھا۔ سو یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر اور تمام اہل جہان پر احسان
عظیم ہے کہ اُس نے اپنا کلام، اپنی پاک کتابیں اپنے برگزیدہ
پیغمبر دُنیا میں بھیجے جنہوں نے بطریق احسن ہماری رہنمائی،
فرمائی اور ہمیں اُس خالق یکتا کا اتہ پتہ بتایا۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ بخود ہر روز
قرآن پاک پڑھ لیا کریں، بشرطیکہ با ترجمہ پڑھا کریں تو کیا ہی
بات ہے۔ خاص طور پر اپنی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ
پڑھتے وقت آپ یہ محسوس کیا کریں کہ یہ قرآن میرے لئے
اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور اسکے ایک ایک لفظ کو میرے
لئے بھیجا گیا ہے۔ اور اس میں جتنے بھی قصے دُوسری
اُمّتوں کے لکھے گئے ہیں وہ بھی سب کے سب میرے لئے

خرد نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہی بیچھے گئے بلکہ اُن کے کردار جو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بستے ہیں وہ بھی سب کے سب ہمیں احساس دلانے کے لئے لکھے گئے ہیں۔ پس ان تمام قصوں کے ایک ایک لفظ کا اطلاق بھی ہم پر ہوتا ہے۔ اگر ان کا اطلاق ہم پر نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے ان کو قرآن پاک میں شامل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ لہذا یہ بھی اور باقی جو کچھ بھی قرآن پاک میں ہے اُس سب کا اطلاق ہم پر ہوتا ہے۔

پس ٹھہر ٹھہر کر۔ صرف ایک رکوع۔ ترجمہ کے ساتھ آپ ہر روز پڑھنا اپنے اُپر متدبر کر لو گے اور قرآن پاک کے ایک ایک لفظ کا اطلاق اپنے اُپر لاگو کر لو گے تو آپ قرآن پاک کو آخر دم تک اپنا رہنما پاؤ گے۔ اور بدیاں آپ کی دُور ہو جائیں گی اور ہزاروں بدیوں سے مزید بچ جاؤ گے نیز آپ کے عقائد صاف سُقڑے ہو جائیں گے۔ خواہ آپ اہل ظاہر سے ہوں خواہ اہل باطن سے۔ توحید باری تعالیٰ کے راستے پر گامزن ہو جاؤ گے آج کل دُنیا پیری مُردی میں افراط و تفریط کی شکار ہے۔ یعنی سہ

تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا
ہو کھیل مُردی کا تو ہر تہا ہے بہت جلد

اگر اصولوں کو آپ اپنی عملی زندگی میں داخل نہیں کرتے تو ان اصولوں کا کیا فائدہ

مذہب میں بہت تازہ پسند اس کی طبیعت
 کر لے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد
 سو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کے ہر ہر لفظ کو اپنے پر لاگو
 جانے اور اس کا اطلاق اپنی رُوح اور دل کی گہرائیوں تک لے جائے۔
 عاجزی کو اپنا شیوہ بنائے اور تواضع کو اپنا طریق۔ لیکن اندھا
 دھند پیروی بھی کچھ نہیں ہر چیز بامعنی ہو تبھی اچھی لگتی ہے۔ یعنی
 تاویل کا پسند کوئی صیاد لگا دے
 یہ شاخ نشین سے اُترتا ہے بہت جلد
 عاجزی کے متعلق فقیر صاحب فرماتے ہیں کہ عاجزی بہتر ہے۔
 لیکن عاجزی میں مبالغہ بھی درست نہیں۔ ایسی عاجزی بھی نہیں
 چاہیئے جو انسان کو بے غیرت بنا دے۔ افراط و تفریط سے بچے۔ درانی
 راہ تلاش کرے۔ پس اگر ایک رکوع روز ترجمہ کے ساتھ پڑھنا اپنا
 شیوہ بنا لو گے۔ تو درجہ بدرجہ روز بروز آپ کے اندر اچھی تبدیلیاں
 کرتا جائے گا اور ایک دن مرتبہ بلند پر فائز ہو جائیں گے۔
 اور اس کا اجر آپ کو دُنیا میں بھی ملے گا اور عقیقے میں بھی۔
 قیامت کے روز آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ کتنی بڑی نعمت
 کما لائے ہو۔

اُصول آپ کے لیے بنے ہیں کتابوں میں بند کرنے
کے لیے نہیں

”تاثر و تثران“

ایک دفعہ میں ایک بس سٹینڈ پر بس میں بیٹھا تھا۔ یہ ایک
بے عرصہ کی بات ہے کہ ایک کتب فروش آیا۔ پہلے اُس نے
میری طرف ایک اخبار بڑھایا۔ میں نے نفی میں سر ہلا دیا۔ پھر
اُس نے ایک رسالہ دکھایا۔ میں نے نفی میں سر ہلا دیا۔ پھر کوئی
ناول آگے بڑھایا میں نے پھر نفی میں سر ہلا دیا۔ پھر کوئی ادبی
کتاب آگے کی میں نے پھر نفی میں سر ہلا دیا۔ پھر اُس نے قرآن
پاک کا اُردو ترجمہ روشن چراغ آگے کیا میں نے پھر نفی میں
سر ہلا دیا۔ پھر سب سے آخر میں اُس نے ایک رسالہ میرے آگے
کیا جس میں بالکل برہنہ تصاویر تھیں۔ اس پر میں نے خشمگین
آنکھیں کر کے نہایت ہی نفرت سے نفی میں سر ہلا دیا۔ معاً میرے
اندر ایک طوفان سا اٹھا اور نہایت تیزی سے ایک فلم سی میس
ذہن میں چل گئی کہ پہلے اُس نے اخبار دیا تو نے نہ لیا۔ پھر
رسالہ دیا نہ لیا۔ پھر ناول دیا نہ لیا۔ پھر تثران دیا نہ لیا۔ پھر
سب سے آخر میں اُس نے تجھے اس قابل سمجھا کہ برہنہ تصاویر آگے
کر دیں۔

نیکی تیر اندر سے اٹھسگی تب کام چلے گا ورنہ کتاب تو نیکٹ کرداری کا سبق ہی دیتی ہے

پس میں نے اُسے جلدی سے آواز دی جو تھوڑا آگے ہو
گیا تھا اور قرآن پاک لے لیا۔ گھر آکر میں نے اُسے پڑھنا شروع
کر دیا۔ پہلے پہلے تو عام سے طریقے سے پڑھ لیا کرتا تو اب سمجھ
لیکن پھر میری جستجو پسند طبیعت نے اس پر قرار نہ کیا۔ اور ایک
اور زاویہ نگاہ سے پڑھنا شروع کیا۔ یاد رہے اگر میں صرف عربی
میں قرآن پاک پڑھتا تو پھر یہ تغیرات نصیب نہ ہونے تھے جو
اب ہو گئے۔ چُونکہ

وہ نیشتر ہی تھی پر دل میں جب اُتر جاوے
نگاہِ ناز کو پھر کیوں نہ آشنا کیسے!

سو ہر چیز کے دل میں اُترنے سے ہی بات بنتی ہے۔ سو یہ آہستہ آہستہ دل میں
اُترتا چلا گیا۔ قرآن پاک کے آخری پارہ میں ایک چھوٹی سورۃ آتی
ہے جس میں ایک بات پر ۳:۲ بار تکرار کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔
(تو) نے نماز نہ پڑھی خوابی تیری۔ پھر نہ نماز پڑھی حسرابی تیری
پھر نہ نماز پڑھی حسرابی تیری۔ پھر نہ نماز پڑھی حسرابی تیری۔ سو
اک، دو سال تو دل کو دبا کر یہاں سے گزر جاتا لیکن تیسرے سال
اس آیت نے اور ان احکام نے مجھے پکڑ لیا اور بالکل آگے نہ جانے دیا۔
پس وہ دن گئے اور یہ دن آئے میری نماز کی استقامت میں کبھی لغزش نہ آئی۔

اگر اصول تیری عادت بن گئے تو پھر کام چلے گا

”فیضانِ شران“

اور اب تو ایسی کوئی آیت نہیں گزرتی کہ جس میں اُس کے راہ میں کچھ دینے کو کہا گیا ہو اور فوراً نہ دیا گیا ہو۔ بہت عرصہ سے عمر بھر کی قضا بھی ہر نماز کے ساتھ ہو رہی ہے۔ پہلے اُس کے راستے میں کچھ دیا۔ پھر کچھ زیادہ دیا۔ پھر بہت کچھ دیا اور اب سب کچھ اُسی کا ہے اور وہی اُس کا مالک ہے۔ اور اپنے آپ کو درمیان سے نکال لیا۔ باقی رہ گئی جان یہ تو ہے ہی اُسی کی۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ دیکھئے کہاں سے چلے اور کہاں پہنچ گئے۔ آہستہ آہستہ درجہ بدرجہ سب کچھ ہوتا چلا گیا۔

ایک دن ایک لڑکا جعفر نامی میرے پاس آیا۔ رات اسی قصبہ میں رہا۔ صبح دوبارہ آیا۔ کہنے لگا ڈاکٹر صاحب آج رات ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ کہ میں قرآن پاک کا حافظ نہیں ہوں لیکن آج رات واقعہ میں یوں ہوا کہ شران پاک الحمد للہ لے کر وائٹس تک میرے اندر خود بخود پڑھا جانے لگا۔ سو یوں بھی ہوتا ہے کہ جب فیضان جاری ہو جاتا ہے تو پھر ناممکن بھی ممکنات سے ہو جاتا ہے

کسی چیز کی ابتدا اور ہوتی ہے اور انتہا اور
چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مقام فکر ہے پیمائشِ زمان و مکان مقام ذکر ہے سبحان ربی الاعلیٰ

لیکن جب فیضان جاری ہو جاتا ہے تو پھر اسی خاک میں انوار و تجلیات کی جھڑی لگ جاتی ہے۔

ایک دفعہ یہ بندہ ناتواں ایک حالتِ خاص میں مستغرق ہو گیا اسقدر شدت سے محسوسات کے عالم میں محو ہو گیا کہ ہر چیز متحرک ہو گئی۔ اسی عالم میں ایک نوری جُتہ جو بالکل بعینہ میری شکل و صورت کا تھا میرے جسم سے نکل کر میرے سامنے آ گیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ جُتہ سرتاپا نورِ علیٰ نور ہے اور شیشے کی طرح صاف شفاف اس جُتہ کی لطافت اس قدر لطیف ہے کہ اُس کے آر پار دیکھا جاسکتا ہے۔ اسی عالم میں میں دیکھتا ہوں کہ سارا آسمان پاک نوری الفاظ و آیات میں اس جُتہ لطیف کے چاروں طرف قطار در قطار چمکتے کاٹ رہا ہے۔ تاریک کرام اس وقت مجھے معاف کیجئے گا کہ :-

از روئے شش جہت در آئینہ باز ہے
عرض نیاز کہنے کے قابل نہیں رہا!



کس قیامت کے یہ نامے مے نام آتے ہیں!

انتباہ:

قارئین کرام! میں یہ نامہ بطور شکوہ نہیں لکھ رہا۔ بلکہ آپ کی دل چسپی اور تفریق طبع کے طور پر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے نام کیسے کیسے نامے آتے ہیں۔ نامے ہی نہیں بلکہ بنفس نفیس نامہ بر کی بجائے خود تشریف لاتے ہیں اور پھر ساتھ ہزاروں کیسے کیسے مطالبات ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آگے میرا پتہ پانی پانی ہو جاتا ہے۔ دیکھئے ماشاء اللہ میں نے آج تک اللہ تعالیٰ سے کبھی بھی پیسہ کی دولت کی دعا نہیں مانگی۔

اسی طرح غیر اللہ خواہشات کی میں نے آج تک اللہ تعالیٰ سے کبھی بھی دعا نہیں مانگی۔ مگر آج سبحان اللہ کیسی کیسی فرمائش ہو رہی ہیں۔ سناؤں ان میں سے کچھ۔ سن لو گے۔ لیجئے سنیئے!

مثلاً ایک صاحب تشریف لائے۔ فرمانے لگے مجھے دولت چاہیئے۔ براہ کرم ڈاکٹر صاحب آپ میرے لئے دولت کی دعوت پڑھ دیجئے۔ ایک صاحب آئے فرمانے لگے کہ میری شادی کے لئے آپ خدا را دعوت پڑھ دیں۔ ایک صاحب آئے کہ میرے لڑکے سے ایک قتل ہو گیا ہے۔ خدا کے لئے وہ بری ہو جائے۔ کسی کے سسرال دودھ گئے۔ کسی کی بیوی ناراض ہو گئی۔ کسی کا بیٹا بھاگ گیا۔ کسی کی بھینس دودھ کم گئی۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے۔ بہت نکلے مے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند کس کی حاجت روا کرے کوئی !

درحقیقت آپ نے ناقص پیروں کی دکانیں چکا دی ہیں اور ناقص پیروں نے اسی کو معرفت سمجھ کر بڑے بڑے دارالماجمتہد کھول رکھے ہیں۔ آپ نے کبھی بھی اُن سے اللہ کی توحید۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت۔ اللہ تعالیٰ کا قرب طلب نہیں کیا۔ اور پیروں نے بھی غنیمت جانا۔ کہ جان چھوٹی۔ تعویذ رکھتے جاؤ۔ دم کرتے جاؤ اور پیسے وصول کرتے جاؤ۔ کرتا سب کچھ اللہ تعالیٰ ہے۔ نام پیروں کا ہو جاتا ہے۔ یوں دونوں گروہوں کا کام چل رہا ہے۔ سو آپ کو اگر ان چیزوں کی ضرورت ہے تو پھر ان دکانوں کی تو دنیا میں کوئی کی نہیں۔ آپ اُن کے پاس جایا کیجئے۔ میرا خیال ہے آپ بھول گئے کہ میں نے یہ ساری تصانیف آپکو اپنے پاؤں پہ کھڑا کرنے کے لئے لکھی ہیں۔

میں صدقے جاؤں۔ اسے میرا غرور و تکبر نہ سمجھ لینا۔ سچ جانیے میں نے ساری زندگی میں اللہ تعالیٰ سے اللہ کے سوا کچھ طلب نہیں کیا۔ اور اُس کی رضا جوئی کے علاوہ آج تک اُس سے کبھی کچھ طلب نہیں کیا۔ سو میرے لئے یہ بڑی غیرت کی بات ہے کہ آج اس آخری عمر میں میں اُس سے دولت۔ شادیوں اور قاتلوں کے لئے دعوتیں پڑھوں یا دعائیں مانگوں ہاں البتہ میں نے آپ کی ہر جائز حاجت کیلئے ہر تصنیف میں بہت کچھ بتا دیا ہے اس پر عمل کیجئے۔ خدا آپ کی انشاء اللہ جائز آرزو پوری کرے گا۔ اور مجھ سے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت۔ معرفت۔ قرب طلب کیجئے میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ

نہ چھین لذتِ آہِ سحر گہی مجھ سے
نہ کر نگہ سے تغافل کو التفاتِ آمیز

اللہ تعالیٰ کے لئے جیتا ہوں اور اُسی کے لئے مردوں گا۔ اور میرا سب کچھ
اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور بس۔ اور اس بات کی قدر کوئی قدر داں ہی کریگا۔

استعدادِ طالب

- (۱) طالب، مرید، مُبتدی کیلئے لفظ استعداد کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
- (۲) نیز استعدادِ طالب سے کیا مراد ہے۔
- (۳) استعداد کا ہونا کیوں ناگزیر اور ضروری ہے۔
- (۴) استعداد کا بلکہ کیونکر پیدا ہوتا ہے۔
- (۵) چونکہ کوئی مرید، طالب، مُبتدی استعداد کو چھوڑ کر، استعداد سے
چشم پوشی کر کے 'استعداد کو نظر انداز کر کے رُوحانیت میں ایک قدم
بھی آگے نہیں جاسکتا۔ نہ اس کے بغیر پیر اور مرید میں باطنی رابطہ
پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ مبتدی کسی سے خاطر خواہ فیضان حاصل کر سکتا
ہے۔ اور نہ بذاتِ خود اپنی فہم سے کام لے کر خود بخود نئی نئی باطنی راہیں
تلاش کر سکتا ہے۔ اس لئے اس مضمون پر قلم زن ہونا نہایت
ضروری ہے اور مبتدیوں کے لئے نہایت ضروری ہے اور اُن کیلئے
بھی بہت ضروری ہے جن کو زندگی بھر کا شبکوہ ہے کہ ہم زندگی بھر
خالی رہے یا ہمیں زندگی بھر کہیں سے کوئی فیض حاصل نہیں ہو سکا۔

مبتدی استعداد کے بغیر فیضانِ حاصل نہیں کر سکتا !

یا ہمیں صاحبِ نظر یا صاحبِ توجہ کوئی بزرگ نہیں ملا۔
یہاں لفظ استعداد قابلیت و وسیع نظری
تشریح لفظ استعداد وسیع حوصلہ۔ دقیق نظری۔ باخبری۔ نظرد
نگہبہ باطنی سے آگاہی۔ اور باطنی نظر کے
پیدا کرنے کی صلاحیت۔ اور نگاہ کو قائم کرنے کی آپ کی صلاحیت
کے بارے میں استعمال ہو رہا ہے۔

نوٹ ۱ اور آپ اپنی استعداد کو اُس وقت بروئے کار
لا سکیں گے جبکہ آپ کو علمِ اعمین، استغراقِ نظر و
نگاہ۔ زاویہ نگاہ کے قوانین و قواعد سے مکمل
واقفیت ہوگی۔ ظاہر ہے واقف کار کو کشش سے آخر بہت کچھ پا
ہی لیتا ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اُوپر لفظ استعداد کی تشریح
میں بیان کئے گئے اوصاف نہ پیدا کرنے والے مبتدی آخر کار
خالی کے خالی ہی رہ جاتے ہیں ماسوا چند خوابوں کے اُن کے
دامن میں اور کچھ باقی نہیں رہ جاتا یا پھر زندگی بھر کا کفِ انوس ملتا
اُن کے گلے کا بار بن جاتا ہے۔

فیضان کے حصول کیلئے پیر اور مُرید کا ایک نکتہ پر متفق ہونا ضروری ہے

”میری اپنی مثال“

مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مُرغ اسیر
کوئے قفس میں فراہم، خس آشاں کیلئے
دیکھو میرے بھائی! میں نے ۲۰ سال تک کابل مُرشد کی تلاش
کی ہے۔ ان ۲۰ سالوں میں بیکار بیٹھ رہنا، یا انتظار میں بیٹھ رہنا
میری عادت میں شامل نہ تھا۔ ان گزرے وقتوں میں میں سوچا
کرتا تھا کہ خدا معلوم تجھے کوئی کال ملے یا نہ ملے۔ تجھے کوئی
خُدارسیدہ مکمل انسان ملے یا نہ ملے۔ پھر اسے دل کیا تو اتنی قیمتی
زندگی کو بیکار بیٹھ کر یا انتظار میں بیٹھ کر ضائع کر دے گا۔
ہرگز نہیں۔ میری زندگی کے یہ لمحات طوفان ہوتے تھے۔ میں
زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع کرنا نہیں چاہتا تھا۔ تلاش، جستجو
تحقیق، طلب، شوق، وسیع النظری، کوشش، کامنات کا بہت
ہی گہرا مطالعہ، نظری۔ فطرت کے اُصول و قوانین ان سب پر
میری کڑی نظر ہوتی تھی۔ اور جستجو اور تحقیقات کرنا میری عادت
میں داخل تھا۔ اگر وہ ہمیں نہ ملتا تھا تو نہ سہی لیکن ہمیں اپنے
آپ کو تو کھونا ضرور آنا چاہیے تھا اور تحقیقات کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ

پیر کیلئے کوشش، مرید کے لئے کوشش لازم و ملزوم ہیں

نے ہمیں ہر چیز سے آراستہ و پیراستہ کیا ہے۔ اور ہر چیز کے ادراک کیلئے ہمیں مکمل طور پر حواس و قوای عطا کئے ہیں۔ اور ہمیں ہر چیز سے مسلح کر کے اور ہمارے اندر ہر چیز و دیعت کر کے ہمیں دُنیا میں بھیجا گیا ہے۔ پھر آپ نے کیسے سمجھ لیا کہ ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا یا ہم محتاج کے محتاج رہیں گے۔ یا ہماری کوشش کوئی نتیجہ نکال ہی نہیں سکتی۔ مجھے آپ کی بے بسی پہ رونا آتا ہے اور ہنسی بھی۔

ہاں اہل طلب کون مئے طعنے نایانت

دیکھا کہ وہ ملتا نہیں اپنے ہی کو کھو آئے

یہاں اپنے آپ کو کھونے سے مطلب پالینا ہے کیونکہ

عاشق دل کے ٹٹ جانے کو دل آجانا کہتے ہیں

لیکن یہاں "کھو آئے" کا مطلب اس کے اُلٹ ہے۔ یعنی کھوجانے

مطلب استغراق ہے اور استغراق کے بعد انسان اس ظاہری

جہان کی طرف سے ہمیشہ کے جہان کی طرف باطنی پرواز کرتا ہے۔

پس پھر کھونے کا مطلب پانا ہوا نہ کہ داتنی کھونا۔

سو میرے بھائی! میں ازراہ ہمدردی آپ کو بتا بھی رہا ہوں

جتا بھی رہا ہوں۔ خبردار بھی کر رہا ہوں کہ تو اپنی کوشش، تحقیق

جب تو سے کنارہ کش ہو کر کسی کے آئینے پر مست بیٹھ۔ اچھا رہیگا۔

پیر کے لئے تصرف اور مُرید کیلئے تفکر بھی لازم و ملزوم ہیں

اگر تو نے میری بات نہ مانی تو ایک دن تیرا دل چاہے گا کہ اپنی
ناکامی کی داستان مجھے سنائے۔ لیکن اُس وقت میں اس جہان
میں آپ کو شاید نہ مل سکوں۔ ہم تو:

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دُعا کر چلے

سنو میرے بھائی میں آپ کو ایک نہایت ہی
کام کی بات بیان کر رہا ہوں۔ سن لو گے تو
اچھے رہو گے۔ مان لو گے تو اللہ تعالیٰ اُسکا

منکرت ۲

اجر انشاء اللہ آپ کو دے گا۔ نہیں مانو گے تو میری بات پھر بہت
دیر کے بعد آپ کو احساسِ ناکامی کی یاد دلائے گی۔ پھر اُس وقت وقت
گزر چکا ہوگا۔

اور وہ اہم ترین بات یہ ہے کہ خواہ آپ کوئی مُرشد رکھتے
ہیں یا نہیں۔ خواہ آپ مُبتدعی ہیں یا نو آموز۔ خواہ آپ کے ساتھ
رہ نما ہے یا کہ نہیں۔ خواہ آپ اکیلے ہیں یا جم غفیر آپ کو ہر
حال میں ہر مقام پر اپنی کوشش جاری رکھنا ہو گی۔ اور اس کے
بغیر آپ کسی مرتبہ پر فائز نہ ہو سکو گے۔

پیر کے لئے توجہ اور مرید کے لئے تصور بھی لازم و ملزوم ہیں

”کوشش“

(۱)۔ میں یہاں ذرا کوشش کی تشریح بھی کر دوں حالانکہ باعتبار معنی تو سب لوگ لفظ کوشش کے معنوں سے واقف ہیں۔ لیکن باعتبار انجام۔ نتیجہ۔ تاثیر کے کوشش کے بہت سے معنی ہیں۔ باطن میں تسخیر کے لئے تلاوت، درد و وظائف یعنی زبان اور الفاظ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

(۲)۔ لیکن اگر آپ نے درد و وظائف سے استغراق کو جدا کر دیا تو اس میں بھی تاثیر سے خالی ہی رہو گے، ماسوا کسی اچھے خواب کے اور کچھ جاگتے جاگتے نہ دیکھ پاؤ گے۔

(۳)۔ ہاں اگر خالی ثواب چاہتے ہو تو پھر تلاوت و وظائف کافی ہیں

(۴)۔ لیکن اگر کچھ دیکھنا مطلوب ہے تو آپ کو علم العین، استغراق زاویہ نگاہ، تینوں سے کام لینا ہو گا۔ اور ان سے کام لینے کا طریقہ آپ کو آنا چاہیے یا جاننا چاہیے۔ اور میں نے سبق نمبر ۲ سے کام لینے کے تمام طریقے اپنی تمام تصانیف میں کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں ان پر عمل کیجئے اور اس کے لئے آپ اپنی فہم و فراست سے بھی کام لے سکتے ہیں

پس مشاہدہ کے لئے نگاہ اور آنکھ لازم و ملزوم ہیں !!

گوشش کے بارے میں ایک اور بات بہت ہی قابل غور ہے اور وہ یہ کہ جیسے پڑھنے کے لئے زبان درکار ہے اور سننے کے لئے کان درکار ہیں بالکل اسی طرح دیکھنے کے لئے آنکھ درکار ہے۔ پس آنکھ کے بغیر اور آنکھ علم کے بغیر اور نگاہ کے تمام طریقوں کو بڑے کار لائے بغیر آپ مشاہدہ نہیں کر سکتے۔ دیکھ نہیں سکتے۔

نکتہ ۳ آپ کے وظائف اسی لئے نتیجہ خیز نہیں ہوتے کہ آپ نے ان سے آنکھ اور نگاہ کے علم کو جدا کر دیا ہے۔ اگر ان دونوں کو آپس میں مربوط و منسلک رکھتے تو پھر وظائف بھی نتیجہ خیز ہوتے۔ حتیٰ کہ تلاوت و نماز میں بھی آپ کو بردقت آگاہی ہو جایا کرتی کہ یہ نتیجہ خیز ہو چکی یا نہیں۔ قبول ہو گئی کہ نہیں۔ دیکھنے میں ثواب کی بات نہیں کر رہا ثواب تو آپ کو ہر نیک کام کا ملے گا۔ البتہ مشاہدہ کرنا اور بردقت آگاہی پانا اور بات ہے۔ اس لئے آپ سمجھ گئے نا کہ گوشش میں نگاہ اور آنکھ کا علم بھی شامل ہے کہ جس کے بغیر آپ کی گوشش بھی بار آور ثابت نہیں ہو سکتی اور نتیجہ کے طور پر آپ کا عمل بھی نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔

میں نے بات استعداد ہونے یا نہ ہونے سے شروع کی تھی اسلئے اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ استعداد کا مفہوم کتنا وسیع ہے۔

پس استعداد اور علم العین لازم ملزوم ہیں

اور کتنا ضروری ہے۔ اور خاص طور پر ہر شخص کے لئے خواہ وہ رہنما رکھتا ہو استعداد کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔

میں آپ کو استعداد ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں ایک مثال دیتا ہوں۔ میرے ایک قریبی محترم

تمثیل استعداد

میں ۱۰ اور ۲۵-۳۰ سال سے باقاعدہ پیر رکھتے ہیں لیکن اس اتنے لمبے عرصہ میں اپنے رہنما سے کوئی فیضان حاصل نہ کر سکے۔ اُن کی طبیعت کافی زود پریشاں ہے۔ مزاج ہر حال میں یکساں نہیں رہتا۔ لیکن بایں ہمہ وہ کافی عقلمند اور روشن خیال رکھتے ہیں۔ ایک ممتاز صفت اُن کی یہ بھی ہے کہ طبیعت میں بڑی استقامت موجود ہے۔ اسی بنا پر وہ برابر ۳۰ سال میرے پاس آتے رہے۔ اور مجھ سے روحانیت کے حصول کے لئے تقاضا کرتے رہے۔ لیکن ہر بار گفتگو میں وہ کوئی نہ کوئی غلطی کر بیٹھتے اس لئے میں اُن کو واپس کر دیتا۔ انہوں نے برابر ۳۰ سال آنا نہیں چھوڑا۔ اور میں ۳۰ سال انہیں ہر بار واپس کرنا نہیں بھولا۔ آخر آج سے تقریباً ۱۰ سال پہلے کی بات ہے کہ انہوں نے استخارہ کیا کہ میں حصولِ نظر کے لئے کس طرف رجوع کروں۔ رات کو استخارہ کر کے سوئے تو ان کو خواب میں بتایا گیا کہ تم ڈاکٹر نور محمد سروری جلاپور بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ کے پاس جاؤ۔ وہیں سے تمہیں حصولِ فیض ہوگا۔

پس استعداد ہو تو آپ ناقص پیر کے ہوتے ہوئے بھی باطنی راستہ طے کر سکتے ہیں

پس وہ صبح اُٹھتے ہی میرے پاس پھر تشریف لائے لیکن پھر گفتگو میں ہماری یکسانیت پیدا نہ ہو سکی۔ میں نے پھر واپس بھیج دیا۔ الغرض زندگی میں بہت دفعہ میرا ارادہ ہوا کہ ان کو درست راستہ تلقین کروں۔ لیکن نہ کر سکا۔ اس کے دس سال بعد میں نے روحانیت کے قوانین و قواعد اور حصولِ مشاہدہ و نگاہِ باطنی پر جو کتب تصنیف کیں تو پھر وہ ایک دن تشریف لائے۔ میں نے اُن سے عرض کیا کہ

”لو مولانا صاحب اب آپ کی قیمت جاگ اُٹھی۔“

فرمانے لگے۔ کیا بات ہوئی۔ جو میسری قیمت بھی جاگ اُٹھی۔

قارئین کرام! اس وقت اچانک اندھیری چل پڑی ہے اور کافی اندھیرا سا ہو گیا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں مولانا صاحب جنات کی جماعت لے کر مجھ پر نہ چڑھ دوڑیں۔ چونکہ آخر اُنہی کا ذکر خیر ہو رہا ہے۔ آپ بھی اُن سے ڈریئے کہ اب وہ پہلے والے خالی مولانا صاحب تو نہیں ہیں۔

بہر حال میں نے اُن سے عرض کیا کہ لو مولانا صاحب اب آپ کے بھی دن پھرنے کو ہیں۔ چنانچہ جو میں آپ کو ۲۰ سال میں نہ دے سکا اب وہ سب کچھ آپ کو یکدم مل جائیگا۔ لیجئے یہ

استعداد ہو تو آپ اکیلے بھی باطنی راستہ طے کر سکتے ہیں

یہ تینوں کتب ان کا بڑے غور سے مطالعہ کیجئے اور پھر ان پر
تہہ دل سے عمل کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی انشاء اللہ تعالیٰ
مدد فرمائے گا۔

چنانچہ وہ خوشی خوشی مجھ سے کتب لے کر تشریف لے گئے
پڑھیں پھر عمل شروع کر دیا۔ دیے ماشاء اللہ شب بیدار
ہیں۔ دس روز کے بعد تشریف لائے تو خوش تھے۔ فرمانے لگے
ڈاکٹر صاحب اب میں ۹۰ درجہ زاویہ پر نگاہ قائم کر کے پہلے
چند منٹ تصورِ اہم اللہ ذات کرتا ہوں۔ پھر اسی زاویہ پر نگاہ
قائم کر کے حالتِ استغراق میں چلا جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہے
پہلے ہلکا استغراق حاصل ہوگا۔ پھر اس سے گہرا استغراق حاصل ہوگا
پھر ”استغراق در استغراق“ طاری ہوگا تو فضا جو آپ کی آنکھ کے
سامنے بنے گی وہ صبح صادق جیسا سماں پیدا کر دے تو سمجھ لیجئے
کہ آپ مشاہدہ جاری ہونے کے بالکل قریب پہنچ گئے ہیں۔

سو ڈاکٹر صاحب یہاں تک تو میں پہنچ گیا ہوں۔ یعنی اب میری
نگاہ وہاں تک پہنچ گئی ہے کہ آنکھوں کے سامنے کنی فضا صبح صادق
جیسی ہو جاتی ہے۔ پس مولانا صاحب سے میں نے عرض کیا کہ ٹھیک
ہے۔ آپ درست سمت جارہے ہیں۔ کوشش جاری رکھیے چنانچہ

استعداد کے بغیر حاصل کیا ہوا فیضان بھی آخر کار ضائع ہو جاتا ہے!

واپس جا کر انہوں نے پھر اس سے آگے کوشش شروع کر دی
مزید دس روز کے بعد وہ دوبارہ تشریف لائے تو بے انتہا
خوش تھے۔ میں نے کہا یا اللہ خیر۔ آج تو مولینا صاحب آپ
بہت خوش ہیں۔ خیر تو ہے۔ آپ کو کونسا خزانہ مل گیا ہے
ذرا مجھے بھی تو بتاؤ۔

فرمانے لگے لو ڈاکٹر صاحب میری باطنی آنکھ کھل گئی ہے
اور تجلیات کا نزول بھی شروع ہو چکا ہے۔ اور نظارے بھی
بیٹھے بیٹھے ہونے لگے ہیں۔ آج میرا دل بے انتہا خوش
ہے۔

میں نے عرض کیا ٹھیک ہے مولنا صاحب۔ اب اللہ تعالیٰ
کا شکر ادا کیجئے۔ یہ سب فضل و کرم کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے
فرمانے لگے مجھے بیس پچیس سال ہو گئے ہیں کہ میں مرید
ہوا تھا مگر آج تک کوئی فیضان قابل ذکر نہیں ہوا تھا۔ یہ
زندگی میں پہلا موقع ہے کہ مجھے کچھ نظر آنے لگا ہے چونکہ
آپ کے کہنے کے مطابق میں ارادہ سے بیٹھتا ہوں اور اپنے
ہی ارادہ سے حواس باطنی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور پھر اپنی
نگاہ کو استغراق کے اُن تمام مدارج میں سے گزارتا ہوں جن کے
معلق آپ نے تاکید فرمائی ہے۔

استعداد آپکے ہر عمل کو نتیجہ خیز کئے بغیر ہرگز نہ چھوڑے گی

پس جب میسر حواس استغراق کی اُس گہرائی تک پہنچتے ہیں جتنی گہرائی مشاہدہ کے لئے ضروری ہے تو بس مشاہدہ ہو جاتا ہے۔
میں حیران ہوں کہ میں نے ساری عمر یوہنی گزار دی جو طریقہ آپ نے بتایا ہے۔ یہ طریقہ اگر پہلے ہی مجھے آتا ہوتا تو پھر ساری زندگی ضائع نہ جاتی۔ سبحان اللہ! آپ نے کتنا مختصر، آسان، سہل اور بلا مشقت طریقہ ہمیں دیا ہے کہ جس کی تعریف نہیں ہو سکتی۔
میں نے کہا مولانا صاحب! بس خدا کا ہی شکر ادا کرو۔
وہی سب کا کارساز ہے اور ہم اُسی کی طرف سے ہیں۔ اور اُسی کی جانب لوٹ جانے والے ہیں۔ پس زندگی زندگی میں آپ کو وہ تمام منازل طے کر لینی چاہئیں۔ جن جن منازل سے گزر کر ہم یہاں تک پہنچے ہیں۔

اس کے بعد مولانا صاحب تشریف لے گئے۔ گاہے بگاہے پھر بھی آتے رہے اور نئے نئے مکاشفات بتاتے رہے۔ ابھی چند روز ہوئے کہ پھر تشریف لائے۔

قارئین کرام! یہاں مجھے کسی کی داستان سنانے سے غرض نہیں

استعداد کی ایک واضح مثال:

تحقیق و جستجو انسان کی بہت بڑی رہنما ہے!

ہے۔ اور نہ ہی کتب کی تعریف مقصود ہے بلکہ درحقیقت میں آپ کو تحقیق، جستجو، استعداد کے بارے میں مثالیں دے دے کر سمجھا رہا ہوں کہ دیکھئے کیونکر جستجو کے بعد انسان میں بتدریج استعداد پیدا ہوتی ہے اور ایک عام انسان باطنی طور پر دانا اور بینا ہو سکتا ہے۔ مٹینے۔ مولانا صاحب فرمانے لگے کہ میرے مرشد مراقبہ میں تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ بیٹا یہ جو نیک شغل اب تم نے شروع کیا ہے یہ بہت اچھا ہے اسے کرتے جاؤ۔ ذرا غور فرمائیے کہ پیر اور مرید کا جو رابطہ ۳۰ سال سے قائم نہ ہو سکا وہ اب ہو گیا۔ میرا خیال ہے بتانے کی ضرورت نہیں۔ آپ اب خوب سمجھ رہے ہیں کہ اب کیونکر باطنی رابطہ قائم ہو گیا۔

ابھی ۴/۵ روز کی بات ہے کہ مولانا صاحب پھر تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ آج رات جب میں متوجہ ہوا۔ اور زاویہ نگاہ قائم کیا اور جب میرے باطنی حواس استغراق در استغراق حاصل کر چکے تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت محبوب سبحانی جناب خواجہ نظام الدین قدس سرہ (فدائہ امی دانی) تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ بیٹا اب جو شغل تم نے شروع کیا ہے یہ بہت ارفع و اعلیٰ ہے، ساری زندگی اسے ترک نہ کرنا بلکہ مستعدی سے اس پر کار بند رہ کر اسے زندگی بھر جاری رکھنا۔ یہ شغل

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پہ اسرارِ شہنشاہی

تمہاری تمام باطنی منزلیں طے کروا دیگا۔
میں آپ کو درجہ بدرجہ مثالیں دے کر سمجھا رہا ہوں کہ
کس طرح تحقیق و جستجو کے بعد استعداد پیدا ہوتی ہے۔
اور پھر کس طرح درجہ بدرجہ استعداد کا دائرہ کار وسیع
ہوتا چلا جاتا ہے۔ جو کچھ نہ تھے وہ کچھ ہو گئے اور جو کچھ
تھے وہ بہت کچھ ہو گئے۔ پس انسان کی زندگی کوشش
عمل پیہم۔ جدوجہد سے عبارت ہے۔ جنہوں نے ان پر عمل
کیا وہ آج تک زندہ ہیں۔ اور جو کنارہ کش رہے ناپید
ہو گئے۔ سو زندگی درحقیقت عمل پیہم کا دوسرا نام ہے۔

”استعداد کے موضوع پر حرفِ آخر“

(۱) اس بندہ نے ایک دفعہ مُرشدی و مولائی جناب حضرت
فقیر نور محمد قدس سرہ کی جناب میں ایک سوال کیا
مغل منعقد تھی۔ میں نے عرض کیا حضور جب کوئی کابل
مُرشد کسی پر توجہ ڈالتا ہے تو جس پر توجہ ڈالی
جائے کیا اُس کو فی الفور پتہ چل جاتا ہے کہ مجھ پر

زباں پہ بارِ حُدیایا یہ کس کا نام آیا کہ میکے نطق نے بوسے مری زباں کیلئے

توجہ ڈالی گئی ہے۔ اُس کو فوراً توجہ ڈالنے کا پتہ چل جائے گا۔
لیکن اگر وہ صاحب استعداد نہیں تو اُس کو توجہ ڈالے جانے
کا کچھ پتہ نہ چل سکے گا۔

سو آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہمارے لئے صاحب استعداد
ہونا نہ صرف ضروری ہے بلکہ اس کی اشد ضرورت بھی ہے۔ میں نے
اسی لئے اس موضوع پر شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے
کہ آپ کو اس کا احساس ہو جائے کہ استعداد کیا ہوتی ہے
کیونکہ استعداد کی قابلیت آپ پیدا کر سکتے ہیں۔ اور استعداد
کس کس کام آتی ہے۔ پچھلی حکایت میں مولنا صاحب استعداد
نہ ہونے کی وجہ سے برسہا برس بیٹھے رہے۔ لیکن جب استعداد
پیدا کر لی گئی تو پھر ہر طرف سے فیضان کے چشمے بھی پھوٹ
نکلے۔

ناقص پیرِ کامل مُرید یعنی صاحبِ استعداد مُرید

فرض کیجئے کوئی پیرِ ناقص ہے۔ لیکن اگر مرید صاحب
استعداد ہے۔ تو بھی وہ باطن میں از خود اپنی منزل مقصود کی
طرف گامزن رہتا ہے۔ اور میں نے ہزاروں ناقص پیروں کو دیکھا

لے تو آپ نے فرمایا اگر وہ صاحب استعداد ہے تو اس کو.....؟

استعداد ہے تو تو کبھی بھی محرومی ناکامی کامنہ نہ دیکھے گا

ہے۔ اور صاحب استعداد طالبوں کو بھی دیکھا ہے۔ پس ایسے حال میں مُرید آگے نکل جاتا ہے اور ناقص پیر پیچھے رہ جاتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات ایسے بھی ہو جاتا ہے کہ صاحب استعداد مُرید ناقص پیر کو بھی فیضیاب کر دیتا ہے۔ اور یہ تصنیف بھی ہر کس و ناکس کے لئے تازیانے کا کام دے گی۔ جو کوئی ناقص ہے اپر عمل کرے گا تو کامل ہو جائے گا جو بندہ یا بندہ یعنی ڈھونڈنے والا ضرور پالیتا ہے۔ تحقیق و جستجو انسان کو عارف المعارف بنا دیتی ہے۔

(۲)۔ جناب حضرت سلطان العارفین حضرت سلطان بابو قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ۳۰ سال کامل مرشد کو تلاش کیا لیکن نہ ملا۔ اور اب ۳۰ سال سے کامل مُرید صاحب استعداد، حوصلہ وسیع کو ڈھونڈ رہا ہوں لیکن وہ بھی نہ ملا۔ یہاں آپ مقام ذات و مقام ہو، مقام فتر کے لئے کامل مُرید ہونے کا ذکر فرما رہے ہیں۔

کامل پیر بھی کامل مُرید کی تلاش میں رہتا ہے

کہے سے کچھ نہ ہو! پھر کہو تو کیوں کر ہوا!

”ایک لطیفہ“

لوجی! مولنا صاحب پھر آٹپکے۔ ان سے پوچھیے کیا فرماتے ہیں نیچ اس مسئلہ کے۔ ان کو شاید پھر کوئی مسئلہ درپیش آ گیا ہے یعنی استغراق کی تمام حالتوں کو دیکھ کر۔ استغراق کے تمام مرحلوں کو عبور کر کے۔ مشاہدات کر کے۔ نظارے دیکھ کر تجلیات دیکھ کر اب یہ پوچھ رہے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب استغراق کسے کہتے ہیں۔ اور استغراق کے متعلق اب ہی نہیں بلکہ پورے ایک سال سے پوچھ رہے ہیں۔ جب بھی تشریف لاتے ہیں تو استغراق کے متعلق ضرور پوچھتے ہیں کہ یہ کیا ہوتا ہے۔ حالانکہ صبح معنوں میں یہ استغراق کے تمام مرحلے عبور کر کے سب کچھ دیکھ چکے ہیں اور اب بھی برابر دیکھ رہے ہیں مگر

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا

میں ذرا ان کا تعارف کروا دوں۔ یہ صاحب دیکھنے میں بھولے بھالے سیدھے سادے ہیں لیکن کاتب بھی ہیں خوشنویس بھی۔ عربی دان بھی اور عربی کی صرف نحو سے واقف بھی۔ صاحب علم بھی ہیں اور امام مسجد بھی۔ مخاطب بھی ہیں اور صاحب خطابت بھی۔ اور اب تو ان صاحب کا نام تو ہے نصیر احمد لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ ان کو شیخ سعدی والا

کہوں جو حال تو کہتے ہو مدعا کہیے !
 تمہیں کہو کہ جو تم یوں کہو تو کیا کہیے !

یا گلستان بوستان والا ملا نصیر الدین کہوں ۔

ایک روز لوگوں نے دیکھا کہ ملا نصیر الدین آٹا پیسنے کی چکی پر گیا اور لوگوں کی بوریوں سے گندم نکال نکال کر اپنی بوری میں ڈال رہا ہے ۔ لوگوں نے کہا ملا صاحب یہ لوگوں کی بوریوں سے گندم نکال کر اپنی بوری میں کیوں بھر رہے ہو ۔ تو ملا صاحب نے جواب دیا ۔ بھائی میں دیوانہ ہوں اس لئے ایسا کر رہا ہوں ۔ لوگوں نے کہا اگر دیوانے ہو تو اپنی بوری کی گندم دوسروں کی بوریوں میں کیوں نہیں ڈال دیتے تو ملا صاحب نے کہا بھائی میری دیوانگی کا یہ پہلا روز ہے ۔ جب دوبارہ دیوانہ ہوں گا تو پھر ایسا کر لوں گا ۔

مرا از قصہ مجنوں ہمیں یک نکتہ یا آمد

کہ دیوانہ بکار خویش ہشیا راں چنیں باید

اب جب کہ مولانا صاحب کو استغراق کے متعلق ایک سال گزر

چکا ہے ۔ بتائیے اب اُن کو آپ کے پاس بیچ دوں ۔ یا خود جواب دوں ۔ میں تو ایک سال سے استغراق کے معنی اور کیفیت بتا رہا ہوں ۔ ایک دن میں نے تنگ آ کر مولانا صاحب سے کہا کہ کیا آپ کو کبھی زندگی میں مجازی بے خودی کا دورہ بھی نہیں پڑا تو اس پر وہ شرما کے رہ گئے ۔

ادب ہے اور یہی کشمکش ہے کیا کیجے
حیا ہے اور یہی گو مگو تو کیوں کر ہو

”استغراق“

مولنا صاحب از روئے صرف و نحو خوب جانتے ہیں کہ لفظ
استغراق باب استفعال سے تعلق رکھتا ہے۔ نیز یہ لفظ عِزَق سے
مشق ہے۔ سو عِزَق کے معنی ہیں ڈوب جانا۔ ظاہر ہے کہ مولنا
صاحب ڈوب مرنے کو ہرگز تیار نہ ہوں گے۔ چونکہ ابھی
انہوں نے زندگی کی بہت بہاریں دیکھنا ہیں۔ دیسے
ظ جنہوں نے ڈوبنا ہو ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں
توبہ توبہ مولنا صاحب کو یہ اوپر والا مشورہ ہم نہیں دے
سکتے۔ کوئی رقیب دے تو دے۔ دیسے مولنا صاحب فرما سکتے
ہیں کہ :-

ہمیں پھر اُن سے اُمید اور اُنہیں ہماری قدر
ہماری بات ہی پوچھیں نہ وہ تو کیوں کر ہو!
خُدا نہ کرے۔ خُدا نہ کرے۔ بتائیے صاحب ہم آپ کی کیا خدمت کر
سکتے ہیں۔ آپ تو ہمارے پُرانے ملنے والے ہیں۔ ہم آپ کو یوں
پالوس نہیں دیکھ سکتے لیکن :-
کسی کو دھکے دِل کوئی نواسجِ فغاں کیوں ہو؟ نہ ہو جب دِل ہی سینے میں تو پھر منہ میں نہاں کیوں ہو

یہ کہہ سکتے ہو تم دل میں نہیں پر یہ تو بتلاؤ!
کہ جب دل میں تمہیں تم ہو تو آنکھوں سے نہاں کیوں ہو

۵ اک پھیر ہے دگر نہ ترا امتحاں نہیں!
لیجئے ہم آپ کو زیادہ نہیں ستاتے۔ استغراق کے معنی سُنیے استغراق
کے معنی ہیں کسی خیال میں مستغرق ہونا۔ کسی خیال میں غرق ہونا۔ کسی
یاد میں غم ہونا۔ کسی دُصن میں بے خود ہونا۔ کسی جستجو، خیال، یاد
میں بہت گہرائی تک ڈوب جانا۔

دیکھئے صاحبِ معنی تو بیان کیے جا
سکتے ہیں۔ مطلب بھی واضح کیا جا
سکتا ہے۔ لیکن کیفیت بیان نہیں ہو

کیفیتِ استغراق:

سکتی کیفیت کو تو غالب بھی بیان نہیں کر سکا۔ سینے سے
مجھ سے کہا جو یار نے جاتے ہیں ہوشِ کس طرح
دیکھ کے میری بخودی چلنے لگی ہو کہ یوں
تاہم میں مثالیں دے کر بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ شاید آپ کی
سمجھ میں کچھ آجائے۔ ویسے سمجھ میں آجانی چاہیئے۔ چونکہ آپ
استغراق۔ محویت اور بے خود ہو جانے کی کیفیت سے ہر روز بلاناغہ
دو چار ہوتے ہو۔ اور دُنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو اس کیفیت
سے دو چار نہ ہوتا ہو۔ یہ بات اور ہے کہ کبھی آپ نے اس پر غور
نہیں فرمایا۔

استغراق حواسِ خمسہ ظاہری کے بند کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ

آپ اس لئے ہر روز حالتِ استغراق میں جاتے ہیں کہ آپ ہر روز رات کو سوتے ہیں۔ مثلاً آپ رات کو سونے کی غرض سے لیٹتے ہیں تو سب سے پہلے آپ آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ آنکھیں بند کرنے کے چند منٹ بعد پھر آپ پر غنودگی سی چھانے لگتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ حالتِ استغراق کی طرف مائل ہو رہے ہیں پھر اس کے بعد آپ پر غنودگی اور زیادہ گہری ہوتی جا رہی ہے۔ یوں کہ آپ کچھ کچھ باہر کی آوازیں بھی سن سکتے ہیں اور کچھ نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ حالتِ استغراق کے قریب پہنچ گئے ہیں بعد ازاں آپ پر نیند کا اور زیادہ غلبہ ہو جاتا ہے اور آپ کافی حد تک باہر کی دنیا سے بے خود و بے خبر ہو جاتے ہیں اور غنودگی بے حد گہری ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ہم ۳ حصہ استغراق کو پایا ہے۔ صرف ہم حصہ باقی رہ گیا۔ اس کے بعد آپ مکمل طور پر سو گئے۔ اور بیرونی دنیا سے بالکل بے خبر ہو گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ مکمل طور پر حالتِ استغراق میں چلے گئے۔ اسی کا نام استغراق ہے۔

استغراق حواسِ خمسہ باطنی کے کھولنے
کا سب سے بڑا ذریعہ ہے !

روحانیت میں ظاہری دُنیا سے باطنی دُنیا
میں داخل ہونے کا ایک مسلمہ اصول

مدارج روحانیت میں ظاہری دُنیا سے باطنی دُنیا میں داخل
ہونے کا ایک مُسلمہ و مصدقہ اصول یہ ہے کہ جب تک آپ کے ظاہری
حواس بند نہ ہوں باطنی حواس نہیں کھُل سکتے۔ اور باطنی حواس اُس وقت
تک نہیں کھُل سکتے جب تک کہ آپ کے ظاہری حواس بند
نہ ہوں۔ اور ظاہری حواس اُس وقت تک بند نہیں ہو سکتے جب تک
آپ پر مکمل طور پر استغراق طاری نہ ہو جائے۔

(۱)۔ پس استغراق ظاہری حواس کو بند کرنے اور باطنی

حواس کو کھولنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

(۲)۔ پس استغراق ظاہری جہان سے باطنی جہان میں داخل

ہونے کی سب سے بڑی کلید ہے۔

(۳)۔ پس استغراق کو کنٹرول کرنے کی سب سے بڑی کلید

زاویہٴ نگاہ ہے

استغراق کو کنٹرول کرنے کی سب سے بڑی کلید زاویہ نگاہ ہے!

قارئین کرام! آپ نے دیکھا کہ یہ سلسلہ کس طرح آپس میں مربوط و منسلک ہے۔ اب آپ ان کڑیوں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکیں گے۔ اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ استغراق دونوں جہان کے درمیان ایک پل کی حیثیت رکھتا ہے کہ اس پر سے گزرے بغیر آپ باطنی جہان میں داخل نہیں ہو سکتے۔ گویا استغراق دونوں جہان کے درمیان رابطے کا نام ہے۔ اور زاویہ نگاہ آپ کے علم العین کے مرکب کی لگام ہے کہ اس سے آپ جدھر چاہو اپنی سواری کو موڑ سکتے ہیں۔

نیز استغراق آپ کی باطنی استعداد بڑھانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اور استغراق اپنا کردار ہر جگہ بڑبڑجاری رکھتا ہے۔ اس کے بغیر آپ باطنی دنیا میں ایک قدم بھی نہیں چل سکتے۔ اور استغراق پیر اور مرید دونوں کے لئے یکساں اہمیت کا حامل ہے۔ میرا خیال ہے کہ آئیے جلد جلد یہاں سے بھاگ چلیں ورنہ مولانا صاحب دوبارہ سوال کر دیں گے کہ ڈاکٹر صاحب ذرا استغراق کے متعلق بتانا کہ کیا ہوتا ہے۔

استعداد فیضان حاصل کرنے کا سرچشمہ ہے!

”استغراق اور نیند میں اختیار“

نیند میں انسان بے اختیار ہوتا ہے لیکن استغراق میں ایک ماہر انسان با اختیار ہوتا ہے۔ نیند میں آپ اپنی مرضی نہیں کر سکتے لیکن استغراق میں اپنی مرضی کا دخل ہو سکتا ہے۔ سوتے وقت ہمارے حواس بلا کنٹرول ہوتے ہیں لیکن استغراق حاصل کرتے وقت اپنے حواس پر کنٹرول ہوتا ہے۔ سوتے وقت ہماری نگاہ بے ارادہ خلاؤں میں گھومتی ہے۔ لیکن استغراق میں زاویہ نگاہ کی وجہ سے ہماری نگاہ ہمارے کنٹرول میں ہوتی ہے۔

استغراق میں انسان جب چاہے جس وقت چاہے اپنے ارادہ و اختیار سے باطنی دنیا میں داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن نیند میں یہ ارادہ و اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ سوتے وقت استغراق و نیند میں صرف ایک فرق ہوتا ہے۔ اور وہ ہے زاویہ نگاہ۔ پس اگر آپ سوتے وقت زاویہ نگاہ قائم کر کے لیں تو بھی آپ حالت استغراق حاصل کر سکتے ہیں اور مشاہدات بھی جاری ہو سکتے ہیں۔ نیز تجلیات کا نزول بھی شروع ہو سکتا ہے۔ پس یہ محبوب بے محنت ہے۔

خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں
ترا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

استغراق اور تصویر میں امتیاز

تصویر خیال، ہوش و بیداری کا نام ہے۔ جب کہ استغراق سراسر محویت، بیخودی اور بے ہوشی کا نام ہے۔ تصویر میں انسان چوکس ہو کر بیٹھتا ہے اور خیال سے تصور کرتا ہے۔ لیکن استغراق میں چونکہ انسان نے ظاہری ماحول سے آزاد ہو کر باطنی دنیا میں داخل ہونا ہوتا ہے اس لئے اُسے ظاہری حواس بھی بند کرنے پڑتے ہیں۔ جب کہ تصور اور خیال میں ایسا نہیں کیا جاتا۔

لیکن ایک نہایت ضروری بات یہ ہے کہ اگر آپ نے تصور کو کامیاب بنانا ہے تو پھر ہر روز تصور کرنے کے بعد استغراق میں ضرور جایا کرو۔ تاکہ آپ کا مشاہدہ بھی کھلے اور جس اہم کا تصور کر رہے ہو وہ بھی متجلی ہو سکے۔ لیکن اگر آپ ایسا نہ کر دے گے تو تصور کو نتیجہ خیز نہ بنا سکو گے اس لئے کہ مشاہدہ کی کلید استغراق ہے۔ پس آپ استغراق کو تصور کے ساتھ ملا لیا کر دے گے تو تصور یا مشاہدہ ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ یہ نہایت ہی باریک نکتے کی باتیں ہیں۔ سمجھ لو گے

استعداد ہے تو تیری باطنی رہبری
گھر بیٹھے ہوتی رہے گی

تو آپ کا بھلا ہو گا

موضوع ہذا کا یہاں تک کا حاصل

استعداد کے موضوع پر آپ نے یہاں تک جو کچھ پڑھا ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرید ہونے سے پہلے پہلے تیری باطنی آنکھ کھلی ہونی چاہیے۔ تجھے باطنی دُنیا میں آنے جانے کا راستہ آنا چاہیے۔ تو اپنے ظاہری حواس بند کرنا جانتا ہو۔ اور تجھے باطنی حواس کھولنے آتے ہوں۔ استغراق پر تجھے کنٹرول حاصل ہونا چاہیے۔ زاویہ نگاہ کا استعمال تجھے بخوبی آتا ہو۔ علم العین و ذکر العین سے تو کما حقہ واقف ہو۔ تجلیات و مشاہدات کی قدرت رکھتا ہو۔ اگر یہ سب کچھ تیرے علم میں آچکا ہے تو تو صاحب استعداد ہے۔ ورنہ نہیں۔ اور یہ مذکورہ بالا تمام علوم انسان کو مرید ہونے سے پہلے پہلے آجاتے ہیں یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ اگر یہ آپ کے لئے مشکل ہوتی تو میں بھی آپ پر اس بات کے لئے زور نہ دیتا۔ یہ سب کچھ آپ کے لئے عین قابل عمل ہے۔ اور اسے آپ کو ہر حال میں آنا چاہیے اور بس

بہت دیکھے ہیں میں نے مشرق و مغرب کے میخانے
یہاں ساتی نہیں پیدا وہاں بے ذوق ہے صہبا

مکرمی محمد اعجاز حسین طالب علم ایف ایس سی ماڈل ٹاؤن لاہور
السلام علیکم! گو آپ کے سوالات تو بہت ہیں تاہم میں ایک دو
کا جواب دیتا ہوں۔ آپ نے دعوت پڑھنے کے متعلق دریافت کیا ہے
سو عرض ہے کہ دعوت واقعی ایک نادر و نایاب علم ہے۔ ایسے شکل معنی
جو بظاہر حل پذیر نہیں ہو سکتے۔ دعوت سے حل ہو جاتے ہیں۔
بشرطیکہ پڑھنے والا عامل ہو۔

جناب حضرت سلطان العارفين و فقير صاحب ایک مجملہ بار بار
دہراتے اور فرماتے ہیں۔ وہ مجملہ یہ ہے۔ کہ صاحب عامل
دعوت پڑھنے میں کامل اور دعوت میں عامل ہونا چاہیئے۔ سو
پڑھنے میں کامل وہ ہوتا ہے جس کی پڑھائی اور کلام سے نور پیدا
ہو۔ اور وہ اپنے اختیار اپنے ارادے سے باطن میں آجا سکتا
ہو۔ چونکہ اس نور پر ارواح پروانہ دار گرتی ہیں۔ اور وہ نور
ارواح کی غذا ہوتا ہے۔ اس لئے پڑھنے والا ارواح کو محبوب
ہو جاتا ہے اور ارواح اہل دعوت کی مددگار و معاون
ہو جاتی ہیں اور جو فیض و فضل وہ اپنی محنت سے ساری
عمر میں بھی حاصل نہیں کر سکتا وہ ایک دن میں ارواح کاملہ
سے حاصل کر لیتا ہے۔

مذہب میں بہت تازہ پسند اسکی طبیعت،
کر لے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد

اور عامل وہ ہوتا ہے جو پڑھنے میں بھی کامل ہو اور ارواح کے ساتھ باطنی رابطہ قائم کرنے کا اہل ہو۔ نیز صاحب استعداد اور حوصلہ وسیع رکھتا ہو۔ اور زبان باتا شیر ہو۔ اور ارواح کے ساتھ باطنی معاملات کو نبھا سکتا ہو۔ نیز ارواح کے باطنی برزخ میں داخل ہونے کی اہلیت رکھتا ہو۔ پس مذکورہ عامل و کامل والی دونوں صفات اگر کسی میں ہیں تو وہ بے شک دعوت پڑھ سکتا ہے۔

پس مبتدی حضرات بطور مشق کے دعوت پڑھ سکتے ہیں اور دعوت پڑھتے وقت نہ اذان کہیں۔ نہ ہی قسم باذن اللہ یا عبد اللہ کہیں۔ وہ سادہ طسریٰ پر پڑھیں اور بطور مشق کے اور بطور ثواب کے پڑھیں۔

بیشک دعوت کے فوائد بہت عظیم ہیں۔ اور دعوت پڑھنے والا بھی عظیم ہی چاہیے۔ پھر کام جلد ہو جاتا ہے۔ بلکہ ایک رات میں ہی ہو جاتا ہے۔ پھر دیر نہیں لگتی۔ اُس وقت یہ نقد کا سودا ہو جاتا ہے۔ یعنی نقد محنت نقد مزدوری۔

دل و نظر کا سفینہ سنبھال کر لے جا مہ و ستارہ میں بحیرہ جود میں گرداب

کامل ارواح: جس طرح دعوت پڑھنے کے لئے ہمارے
دعا کی ضرورت ہے اسی طرح کامل
و ناقص ارواح بھی ہوتی ہے۔ جو لوگ
دنیا میں جیتے جیتے تمام باطنی منازل طے کر لیتے ہیں اور جیتے جی اپنی باطنی
صلاحیت کو مکمل کر لیتے ہیں تو وفات کے بعد ایسی ارواح کامل
ارواح کہلاتی ہیں پس ایسے کامل لوگوں کی قبور پر جب دعوت
پڑھی جاتی ہے تو پڑھنے والے کو بے انتہاء فائدہ پہنچتا ہے
اور فیضان اس قدر بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے کہ پڑھنے والا
باطنی طور پر مالا مال ہو جاتا ہے۔ اور وہ راستہ جو برسوں میں طے
نہیں ہو سکتا وہ ایک رات میں طے کر دیتا ہے۔ در ناقص
ارواح جنہوں نے دنیا میں کوئی باطنی ترقی نہیں کر سکی
وہ وفات کے بعد بھی کسی کو کوئی فیضان پہنچانے کی بات
نہیں ہوتی۔ پس نتیجہ کے طور پر ایسی قبور پر دعوت
پڑھنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اور اگر کوئی
کی مدد کر سکتی ہیں۔ ہاں البتہ اگر کوئی کامل انسان
پر کچھ پڑھے تو وہ ایسی نافرمانی یا منت ارواح کو فائدہ پہنچا
سکتا ہے۔

آنکھ والا تیرے جو بن کا تماشا دیکھے
دیدہ گور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

ارواح اپنی اپنی صلاحیت کے مطابق کام کرتی ہیں

مثلاً اگر آپ کو کپڑا سلوانے کی ضرورت ہے تو آپ درزی کے پاس جائیں گے۔ اگر کوئی لوہے کا اوزار بنوانا ہے تو لوہار کے پاس جائیں گے۔ اگر دوا کی ضرورت ہو تو کسی معالج کے پاس جائیں گے۔ بالکل اسی طرح ارواح بھی اپنی اپنی مخصوص صلاحیتیں رکھتی ہیں۔ اور ہر روح اپنی صلاحیت کے مطابق کام کرتی ہے۔ پس جو صلاحیت جس روح سے منسوب ہوگی آپ اُسی روح کی قبر پر دعوت پڑھیں گے۔

تاہم اس بندہ نے تو دعوت کا کام بھی آسان کر دیا ہے۔ چند اولیاء کرام کے اسماء مبارک الگ الگ بڑے کاغذ پر لکھے۔ اور اپنے گھر ہی میں بیٹھ کر دعوت پڑھ لیجئے۔ دعوت پڑھنے کے تمام طریقے اس بندہ نے تصنیف سیف الرحمن تصنیف اللہ جل شانہ اور تصنیف حق سبحان میں مکمل و مفصل طور پر بیان کر دیئے ہیں وہاں ملاحظہ فرما کر ان پر عمل کیجئے۔ اور یہ طریقہ بھی ہرگز ہرگز رائج نہیں جاتا۔ بلکہ مکمل طور پر کارآمد ہے۔ اور اصلی حقیقی

فضالتی مہ و پرویں سے ذرا آگے قدم اٹھایہ مقام آسمان سے دور نہیں

معنوں میں باتا شیر ہے۔
آپ نے دیکھا نہیں کہ ایک دفعہ ابھی پاکستان بنے تھوڑی دیر
ہی ہوئی تھی کہ میں نے حق سبحان میں مندرج نقشہ ایک بڑے
چارٹ کے کاغذ پر بنایا۔ درمیان میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بڑی تقطیع میں لکھا اور ارد گرد تمام صحابہ کبار۔ پیغمبر پاک
اور تمام ادیبانے کرام کے اسم گرامی لکھے۔ پس میں نے
اس نقشہ پر اپنی نظر جما کر کچھ پڑھنا شروع
کیا۔ ابھی چند ہی روز ہوئے تھے کہ فجہ پر کھلی آنکھوں
سے تجلیات کا نزول جاری ہو گیا جو کہ ساری عمر جاری
رہا۔ اور اب بھی جاری ہے۔

نکستہ: جو صفت، جو صلاحیت آپ کی اپنی محنت
سے جاری اور پیدا ہوگی وہ انشاء اللہ ضرور
عمر بھر جاری رہے گی۔ فیضان رہنا
سوفیہ درست ہے لیکن اپنی تربیت استعداد آپ کو
خود پیدا کرنا ہوگی۔ پس تم میں سے جو بھی اپنی
صلاحیت فیضان مرشد کے ساتھ جاری رکھے گا۔ وہ
انشاء اللہ ضرور منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ اور
جو اپنی صلاحیت اور استعداد کو بروئے کار نہیں لائے گا

کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی تھکنے فقیہہ و صوفی و شاعر کی ناخوش اندیشی

وہ آخر کار خالی رہ جائے گا۔ میں اگر ایسے لوگوں کی
فہرست مرتب کر دوں تو سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں
بلکہ لاکھوں تک پہنچتی ہے۔

پس تو کابل مرید اور کابل پیر والی بات پر کڑی
نظر رکھ اور اپنی نگاہ خواہ مخواہ مت بند کر۔ تو اپنی
نظر کو کام کرنے دے۔

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

اسی طرح ایک اور نقش پر آج سے ۲۵،۲۰ سال
پہلے میں نے دعوت پڑھی تو اہم اللہ اور اہم محمد صلی اللہ
علیہ وسلم بالکل کھلی آنکھوں سے مقبلی ہو گئے۔ اور یہ
بڑی بات ہے۔

پس اسے اعجاز حسین صاحب چونکہ تم ابھی نیم پختہ ہو
اس لیے بغیر اذان کے اور بغیر قم باذن اللہ کہے بطور
مشق کے نقش سامنے رکھ کر پڑھ سکتے ہو۔ تاثیر
آپ کو چاہیے سو تاثیر یوں بھی جاری ہو جائے گی اور
نتیجہ خیر ہوگی اور بس۔ والسلام

احقر ڈاکٹر نور محمد درسی

”عِلْمُ الْعَيْنِ“

پچشم باز یعنی بالکل آنکھوں کھلی سے
مشاہدات کرنے کے اُصول و قواعد اور
اُن کی کلیدات

فتارشین کرام! ہرچند کہ بالکل کھلی اور عیاں
آنکھوں سے دیکھنے کے چند اُصول اس بندہ نے اپنی
تصنیف ۳ ”حق سبحان“ میں مندرج کر دیئے ہیں۔ تاہم بہت
کچھ تصنیف ہذا سلسلہ تصنیف نمبرہ بنام ”سبحان اللہ“
میں مرقوم کر رہا ہوں۔ شاید کسی تشنہ لب یا مشتاق دید
طالب کا بھلا ہو۔ اور اُسے اُس آبِ حیات (آبِ حیات)
کا راہ مل سکے جس کی تلاش میں اُنکا نے اپنی ساری
عمر گنوائی ہو اور ابھی تک راہ نہ پا سکا ہو۔

اے میرے بھائی! یہ قحط الرحال کا زمانہ ہے۔
ناقص رہنا اپنی پیری، عزت و القابات میں مست
ہیں۔ اور باقی دولت اکٹھا کرنے میں مصروف ہیں۔
عارفانہ کلام کرنے والا آپ کو کوئی شاذ ہی ملے گا
اور مرید صرف اور صرف اسی بات پر تکیہ کیئے بیٹھے ہیں کہ

پُختہ افکار کہاں ڈھونڈنے جائے کوئی
اس زمانے کی ہوا رکھتی ہے ہر چیز کو خام

کوئی پیر اُن پر منظر کرے اور سارا معاملہ بغیر محنت و مشقت
و شوق اُن پر آسن کی آسن میں کھل جائے۔ پس پیر اور
مُرید دونوں ہی نے اسرار و معارف، جذب و شوق اور
نگاہ باطنی پیدا کرنے سے گریز کا راستہ اختیار کیا ہوا
ہے۔ ایسے میں طالبانِ صادق اور اصلی معنوں میں حقیقت
کو پانے والوں کا کیا بنے گا؟ یہ خدا ہی بہتر جانتا
ہے۔

کیا کیا خضرِ سکر سے
اب کے رہنا کرے کوئی

یعنی سکندرِ اعظم، خضر کی رہنمائی میں آبِ حیات کی تلاش میں
نکلا۔ لیکن راستے میں سکندرِ اعظم راستہ بھول کر الگ تھک رہ
گیا اور خضرِ چشمہ آبِ حیات پر پہنچ کر آبِ حیات پی گیا
اور سکندرِ اعظم محسوس رہ گیا۔

مطلب یہ کہ تو سہارا ڈھونڈتا ہے۔ بے شک تو سہارا
ڈھونڈھ۔ پھر یا تو تیرا سہارا کام کر جائے یا تو خود اپنے پاؤں پر
چل کر راستہ طے کرے۔ اس کے بعد اگر نہ تجھے خدا رسیدہ سہارا
ملے اور نہ ہی تو خود چلے تو ظاہر ہے تیری منزل کھوٹی ہو جائے گی ط
بگہہ پیدا کرے غافل کہ بہتر زندگانی ہے

تری نگہ سے ہے پوشیدہ آدمی کا مقام

میں تجھے ایسے آسبِ حیاں (آبِ حیات) کی طرف دلالت کرتا ہوں جس کی طلب میں سینکڑوں سکندروں نے جانیں گنوائیں مگر نصیب نہ ہوا۔ تو نے اگر میری بات کو سمجھ لیا۔ اور پھر اُس پر عمل بھی کیا تو گھر بیٹھے بیٹھے تو اُس چیز کو پالے گا جس کی طلب میں ہزاروں قافلے گردِ راہ ہو گئے پھر بھی وہ چیز نہ پاسکے۔ یہ غیب کا، باطن کا، باطنی منازل کا راستہ ہے۔ بظاہر یہ ظاہری پاؤں سے طے نہیں ہو سکتا۔ لہذا آدم برسرِ مطلب۔ ظاہری راستے کے لئے ظاہری پاؤں درکار ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح

ظاہری نظاروں کے لئے ظاہری نظر اور باطنی نظاروں کے لئے باطنی نظر درکار ہے۔ اور باطنی نظر کیسے پیدا ہوتی ہے۔ یہی بات اس تصنیف کا ماحصل ہے۔

نیز یاد رہے کہ ذکر، فکر، درود و ظالمت کے راستے پر آپ کو سب لوگ لگائیں گے۔ لیکن نظر پیدا کرنے، باطنی پرواز، علمِ اعلیٰ کے راستے پر آپ کو کوئی کوئی خال خال ہی لگائے گا۔ اس لئے اس راستے کے بتانے میں ذاتی تجربات۔ دیدہ مشاہدات نہایت ضروری ہیں پس اپنی عمر کا سارا جہتہ پہلے میں خود اس پر چلا۔ اور اس چیز کو اپنے تصرف میں لایا۔ ہر راستہ پہلے خود اپنی باطنی و ظاہری نگہ سے چلا۔ اب آخری عمر میں ہر بات کا امتحان کر کے پھر اس علم کو آپ کے سامنے لایا۔

تقلید کی روش سے تو بہت سے خود کشتی رستہ بھی ڈھونڈھ خضر کا سودا بھی چھوڑے

نکتہ ۱:

اس نفس مضمون میں ہمارا موضوع سخن ہے ظاہری آنکھوں سے کس طرح دیکھا جاسکتا ہے لیکن اس کے لئے ایک بات یہ بھی ضروری ہے کہ آپ میں بند آنکھوں سے دیکھنے کی بھی اہلیت موجود ہو۔

اور بند آنکھوں سے کیسے دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ میں پہلے ہی بیان کر آیا ہوں۔ کچھ آئندہ بھی بیان کرتا جاؤں گا۔

پہلے ذرا باطنی طور پر دیکھنے کے مسئلہ اصول کو سمجھ لیجئے تاکہ آگے کی بات سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

وہ یہ کہ یہ رُوحانیت و مشاہدات و باطنی نگاہ پیدا کرنے کا مسئلہ اصول ہے کہ جب تک انسان کے ظاہری حواس خمسہ بند نہ ہو جائیں باطنی حواس خمسہ ہرگز نہیں کھلتے اور جب تک باطنی حواس خمسہ نہ کھلیں باطنی مشاہدات ہرگز نہیں ہوتے۔ اور جب کوئی باطنی حواس کو کھولنا جان جائے تو پھر ظاہری آنکھ سے دیکھنے کا نبر آتا ہے۔

نکتہ ۲:

جب تک آپ استغراق کو نہ پالیں تو اس وقت تک نہ ظاہری حواس خمسہ بند ہوتے ہیں اور نہ ہی باطنی حواس خمسہ کھلتے ہیں۔ پس ان دونوں کی کلید استغراق ہے یہ بعد کا مسئلہ ہے کہ استغراق عام و استغراق تام میں کیا فرق ہوتا ہے

لطفِ کلام کیا جو نہ ہو دلیں درِ عشق!
بہل نہیں ہے تو، تو تر پنا بھی چھوڑ دے

نکتہ نمبر ۳: اور استغراق با معنی اُس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک زاویہ نگاہ قائم نہ کیا جائے۔
اس کا مکمل طریق کار میں اپنی سلسلہ تصنیف "سیف الرحمن" میں مکمل طور پر بیان کر چکا ہوں۔ وہاں سے ملاحظہ فرمائیں!
گویا زاویہ نگاہ قائم کرنا حواسِ خمسہ ظاہری کے بند کرنے اور حواسِ خمسہ باطنی کے کھولنے اور استغراق کے حصول کی واحد کلید ہے۔

اب تک جو کچھ میں تہیہاً بیان کر چکا ہوں یہ سب کچھ بند آنکھوں سے دیکھنے کے مسئلہ اصول ہیں۔ ان کے کرنے کا آپ کو یہ فائدہ ہوگا کہ ایک تو آپ باطن میں آنے جانے کے اصولوں سے واقف ہو جائیں گے۔ دوسرا یہ فائدہ ہوگا کہ آپ کو خمسہ حواسِ ظاہر اور خمسہ حواسِ باطن، استغراق اور زاویہ نگاہ پر کنٹرول حاصل ہو جائے گا۔ نتیجہ کے طور پر آپ بذاتِ خود باطنی دنیا میں آنے جانے کے بارے میں خود کفیل ہو جائیں گے اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ انتظار کا بار گراں آپ کی گردن سے اتر جائے گا۔
یعنی اس کا مطلب یہ ہوگا کہ:

دل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

بے سینه روشن ہو تو بے سوزِ سخن عین حیات
ہو نہ روشن تو سخن مرگِ دوامِ اے ساقی

پس جب آپ کی آنکھ میں اس قدر بے تکلفی آ جائے تو سمجھ لیجئے کہ اب آپ کی نگاہ تیز کا شہسوار، کھلی آنکھ کی فضا میں داخل ہونے کے لئے تیار ہو چکا ہے۔

کھلی آنکھ سے مشاہدہ کا مسئلہ اصول

اے مہر و منزلِ حقیقت! اس بات کو اچھی طرح خوب خوب جان جائیے کہ بند آنکھ سے مشاہدہ اور کھلی آنکھ سے مشاہدہ میں دو یا تین اجزاء مشترک بلکہ لازم و ملزوم ہیں۔

(۱) استغراق (۲) زاویہ نگاہ

یعنی بند آنکھوں سے استغراق اور زاویہ نگاہ (خیال سے) کے متعلق سب کچھ تصنیف "سیف الرحمن" میں بتایا جا چکا ہے۔

یعنی ظاہری کھلی آنکھ سے دیکھنے، مشاہدہ کرنے کا مسئلہ اصول یہ ہے کہ جس کسی نے کھلی آنکھ سے استغراق حاصل کرنا جان لیا

نکتہ ۲

اور زاویہ نگاہ بھی قائم کرنا سیکھ لیا۔ بے شک وہ کھلی آنکھ سے مشاہدہ کرنے پر قادر ہو گیا۔ اور کھلی آنکھ سے استغراق کیسے حاصل کیا جاتا ہے اور زاویہ نگاہ کیونکر قائم کیا جاتا ہے یہی اس مضمون کا ماحصل ہے۔

مدرسے نے تری آنکھوں سے چھپایا جنکو خلوت کوہ و بیاباں میں وہ اسرار میں فاش

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کھلی آنکھوں سے استغراق کیسے پیدا کیا جائے۔ سو اس کے لئے آپ یوں کیجئے کہ ایک سفید کاغذ پر سیاہ یا سُرخ سیاہی سے مولا اِسم اللہ ذاتِ بکھ لیجئے اور دوسرے کاغذ پر سبز رنگ میں اِسمِ محمد لکھ لیجئے۔

رات کو اگر بجلی ہے تو بلب روشن کر لیجئے۔ اگر بجلی نہیں تو لائٹیں یا دیبا کاغذ کے پاس رکھ لیجئے یوں کہ اِسم پر مکمل روشنی پڑے اور نظروں کو اِسم پر خوب گاڑھ کر دیکھئے آنکھیں کم کم جھپکیں۔

پس جب آپ کی مشق کافی عروج پر جائیگی تو اِسم کے بالکل ساتھ ساتھ ایک الگ رنگ کی جھلک پیدا ہو جائے گی۔ اور زیادہ محو ہو جاؤ گے تو اِسم آپ کو ہلتا ہوا محسوس ہوگا اور اِسم کے ارد گرد کی روشنی کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جائے گا۔ حتیٰ کہ آخر کار کسی روز سارا کمرہ روشنی سے پُر اور مملو آپ کو دکھائی دیگا۔ اور یہ روشنی یا بالکل سفید ہوگی یا سُرخ مائل ہوگی یا سبزی مائل ہوگی اگر ایسا ہوتا چلا گیا درجہ بدرجہ تو آپ سمجھ لیں کہ آپ کی نظر ٹھیک سمت جا رہی ہے۔ اور عمل بھی جاری ہوتا جا رہا ہے۔ اگر آپ کو ان میں سے کوئی چیز بھی محسوس نہ ہو تو اپنی نظر کے لگانے پر دوبارہ نظر ثانی کیجئے۔

بے حجابی سے تری ٹوٹا نگاہوں کا طلسم اک بردائے نیلگوں کو آسماں سمجھا تھا میں

نکتہ ۵: میں نے عرض کیا ہے کہ آپ اپنی نظر پر دوبارہ نظر ثانی کیجئے۔ مثلاً آپ اپنی آنکھوں کو مکمل طور پر کھول لیجئے اور اسم پر نظر کو جما کر یوں دیکھئے جیسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ یا آنکھیں تار تار کر دیکھا جاتا ہے۔ اگر یوں نہ دیکھو گے تو کوئی اثر مرتب نہ ہو گا۔ نیز آنکھیں گاڑ کر آنکھوں کی پلکیوں کو کم کم جھپکنے یا یوں سمجھ لیجئے کہ:

نظارے کو تو مجبش ہڑگاں بھی بار ہے
زرگس کی آنکھ سے تجھے دیکھا کرے کوئی

مثلاً آپ کا اگر کسی جنگل سے گزر ہو تو اگر آپ کے سامنے کوئی شیر آجائے تو جب آپ کی شیر کی آنکھوں سے آنکھیں چار ہوں گی تو شیر کی آنکھوں کی جلالت، رعب، تیزی سے آپ سہم ہو کر اپنی آنکھوں کو جھپکنا تک بھول جائیں گے یا مثلاً آپ کا کسی جنگل میں سانپ سے آنا سامنا ہو گیا۔ سانپ چونکہ تیز دیکھتا ہے اور پلکیں نہیں جھپکتا تو بھی آپ اپنی پلکیں جھپکنا بھول جائیں گے۔ بہر حال یہ مثال دی ہے اس میں خوف کا شائبہ بھی ہوتا ہے۔ میرا مطلب صرف یہ ہے کہ دیکھتے ہیں آپ کی محویت کمال درجہ ہونی چاہیئے تاکہ تاثیر کو فیصد مرتب ہو سکے۔

نہ تو زمین کیلئے ہے نہ آسماں کیلئے
جہاں ہیں تیرے لیے تو نہیں جہاں کیلئے

فائدہ:

جن اصحاب کو آنکھیں بند کر کے استغراق کا بلکہ پیدا نہ ہو سکے۔ یا وہ حواسِ خمسہ ظاہری کو بذریعہ استغراق بند کرنے پر قادر نہ ہو سکے اُن کیلئے یہ کھلی آنکھوں سے اسمِ اللہ ذاتِ اور اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر جمانا بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ چونکہ یہ ظاہری آنکھ کا معاملہ ہے۔ اس لیے مُبتدی حضرات اسے بڑی آسانی سے کر سکتے ہیں۔ چونکہ اس میں اُن کو کوئی رقت پیدا نہیں ہوتی۔ اور تاثیر بھی جلد جلد مرتب ہو جاتی ہے۔ پس ایسے مُبتدی حضرات کو میرا یہی مشورہ ہے جو بند آنکھوں سے بذریعہ استغراق فائدہ حاصل نہ کر سکے وہ کھلی آنکھوں سے مشق شروع کر دیں تو جلد کامیاب ہو سکتے ہیں۔ گو ایسے مُبتدی حضرات کو ظاہری کھلی آنکھوں سے ہر وقت تو کچھ نہ نظر آئے گا چونکہ وہ ابھی مُبتدی ہیں تاہم تاثیر تو چند روز میں ہی اُن کو شروع ہو جائیگی اور وہ خواب میں اچھے اچھے نظارے کر سکتے ہیں۔ روحانی مجلسیں نصیب ہو سکتی ہیں۔ اور پھر روحانی مجلسوں سے اُن کی باطنی رہنمائی شروع ہو سکتی ہے اور اُن کی نظر اور اسمِ دونوں میں تاثیر ہونا شروع ہو سکتی ہے۔

ہے ذوقِ تجلی بھی اسی خاک میں نہاں
غافل تو نہ صاحبِ ادراک نہیں ہے

”کھلی آنکھوں کیلئے چند دیگر قواعد“

حال: روحانی اور وجدانی کیفیات میں ایک حال ہوتا ہے جیسے کہ ظاہر میں قال ہوتا ہے۔ سو گفتگو، تحریر، تصانیف، علم یہ سب کچھ قال کے زمرے میں آتا ہے لیکن حال ایسی تاثیر کو کہتے ہیں جو کہ انسان کے باطنی وظاہری دونوں قسم کے قوی پر رونا ہوتی ہے۔ اس سے انسان پر وجدانی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس سے اُس کے دل، روح، دماغ، ذہن، خیال، تصور، تفکر میں صفائی، تاثیر اور جلا پیدا ہوتی ہے۔ پس حال کی تاثیر کی وجہ سے اُس کی آنکھ کی پتلی اکثر جم کر آنکھوں کے درمیان زیادہ دیر تک ٹھہری رہتی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہم بہت جلد جلد پلکیں جھپکتے ہیں۔ لیکن اہل حال لوگوں کی پلکوں کو جھپکنے کا وقفہ ہم سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی نظر کی کشادگی میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ نیز دنیا کی ہر چیز کائنات کی ہر چیز کو نظر جما کر دیکھنا (معاف کیجئے گا عورتوں کی طرف نہیں) بلکہ کائنات۔ درخت۔ شجر۔ حجر۔ برگ حتیٰ کہ عام معمولاتِ زندگی

کچھ اور چیز ہے شاید تری مُسلمانی تری نگاہ میں ایک فقر و رہبانی

میں بھی اُس کی نظر اکثر جَم کر آنکھ کی پُستلی آنکھوں کے درمیان
مٹھری رہتی ہے۔

فائدہ نظر کو جما کر ہر وقت دیکھنے سے ایک بہت فائدہ
یہ ہوتا ہے کہ تمام کائنات حین سے حین تر نظر
آتی ہے بخلاف اس کے عام نظر سے دیکھنے سے
دنیا کی ہر چیز خشک اور بے کیف دکھائی دیتی ہے۔ نظر جب کہ
دیکھنے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ غم اُس کے نزدیک تک
نہیں پہنچتا۔ اس کا دل سرور اور نور سے ہر وقت معمور رہتا ہے
یہ مثالیں میں اسی بیٹے احاطہ تحریر میں
لا رہا ہوں کہ ان سے آپ کو بہت
فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ حاشا و کلا یہ

خود ستائی نہیں ہے مثلاً

بچپن میں میری یہ قدرتی و فطرتی عادت تھی کہ روشن
چیزوں پر میری نظر بلا ارادہ ایسی مٹھرتی کہ ہلکنے کا نام نہ لیا
کرتی تھی۔ میرے عزیز رازداں روشن اختر رشک صاحب کے پاس
صرف ایک مٹی کا دیا ہوتا تھا۔ وہ اس میں ایک پیسے کا سروں کا تیل روزانہ
ڈلواتا اور ہماری مجلس گرم ہو جاتی۔ اور میری نظر اس دیئے کی نور پر ایسی

خوب ناخوب عمل کی ہو گرہ وا کیونکر ! گر حیات آپ نہ ہو شارح اسرار حیات

جنتی کہ ہلنے کا نام نہ لیتی ۔ اُس زمانے میں ایک پیسے کا تیل ڈیڑھ دو گھنٹے میں ختم ہو جاتا ۔ اور دیا پہلے ٹپٹاتا پھر کچھ جاتا اور میں یہ شعر پڑھتا ۔

داغ فراق محبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خوش ہے

لیکن پھر اندھیرے میں ہی باتیں جاری رہتیں ۔ چونکہ ہم لوگ نظر سے کام لینا جانتے تھے اس لیے ساتھ ساتھ گفتگو بھی جاری رہتی اور مشاہدات غیبی بھی جاری رہتے ۔ پس ان مشاہدات کی روشنی چکا چوند اندھیرے میں بھی روشنی کر دیتی ۔ اور ہمارے لیے اندھیرا اور اُجالا برابر ہو جاتا ۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک رات ہم ایک کنوئیں کے چبوترے کے نزدیک چبوترے سے ٹیک لگائے کھڑے تھے ۔ دو ساتھی تو آپس میں محو گفتگو تھے اور میں چودھویں کے چاند کو دیکھ رہا تھا ۔ میری نظر اس قدر شدت سے چاند پر مرکوز ہوئی کہ یکدم چاندنی زمین پر اتر آئی یوں کہ جیسے فلیش لائٹ کسی پر ڈالی جائے میرے ارد گرد کا ماحول نہایت تیز روشنی سے چکا چوند روشن تر ہو گیا ۔ پس میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یوں ہم تن مصروف ہو کر دیکھنا چاہیے ۔ پھر وہ عمل بھی جاری ہو جاتا ہے ۔ اور یہی بات اہم پر نظر گارتے وقت آپ کے پیش نظر رہنی چاہیے ۔

کرسیِ سینہ پر سوز میں خلوت کی تلاش تو ہوا فاش تو ہیں اب مرے سر پر بھی فاش

مثلاً: پاکستان بنے ہوئے ابھی تقریباً ۲ سال ہی گزرے تھے کہ جلاپور بھٹیاں ہذا میں میں نے ایک بڑا چارٹ بنایا۔ جس کے درمیان میں اہم محکمہ موٹے حروف میں لکھا۔ اور تمام چارٹ پر اسم کے ارد گرد تمام اڈیاء کرام کے اسم لکھ دیئے۔ پس رات کو اس چارٹ کو زمین پر یا کسی تپائی پر بچھا کر پائلٹین رکھ دی اور اہم محکمہ پر خوب خوب نظر جما کر بہت دبی زبان سے سورہ یسین پڑھنا شروع کر دیتا۔ جس غرض سے سورہ یسین میں شروع کی سچی وہ شاید بھول گیا لیکن ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ مجھ پر ظاہری کھلی آنکھوں سے تجلیات کا نزول شروع ہو گیا۔ یہ تجلیات دن کو رات کو ہر وقت ہر گھڑی ہر آن ہر حالت میں جاری رہیں۔ وقفہ وقفہ سے تجلیات کا نزول ہوتا رہتا۔

مثلاً: اس سے مزید ایک بات یہ ہوئی کہ جب میں لیٹتا۔ اُدپر لحاف ہوتی۔ کمرہ بند ہوتا۔ آنکھیں کھلی ہوتیں تو بعض اوقات ایسا ہوتا کہ نہ آنکھوں کے سامنے اندھیرا رہتا۔ نہ لحاف رہتی نہ چھت رہتی بلکہ کھلے آسمان پر ستارے ہی ستارے چمکتے نظر آتے۔ کبھی ایسا ہوتا کہ اُدپر لحاف ہے۔ لیکن پھر بھی کمرے کی ہر چیز صاف صاف نظر آنے لگتی۔ کھڑکیاں۔ دروازے۔ سامان ہر ایک چیز الگ الگ امتیاز کے ساتھ نظر آنے لگتی حالانکہ کمرے میں اندھیرا

موت سے پیش جاؤاں ذوق طلب اگر نہ ہو
گردش آدمی ہے اور گردش جام اور ہے

ہوتا ہے اور منہ لحاف کے اندر ہوتا۔ البتہ آنکھیں کھلی ہوتیں۔
نکتہ ۶: دیکھئے میسر بھائی! کسی کے مشاہدات کا
 جب تک کہ وہ راز آپ کو حاصل کرنے کے گرو نہ آجائیں
 اور وہ ہر چیز آپ کے اپنے اختیار میں نہ آجائے۔ اور یہ
 تصانیف تو محض آپ کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے لکھی گئی ہے
 لوگ ان رازوں کو نہیں بتایا کرتے۔ اس لئے وقت ہے آپ
 کو جو کچھ میں درجہ بدرجہ عرض کر رہا ہوں۔ سب کو بڑی اچھی
 طرح سمجھ لیں۔ ذہن نشین کر لیں۔ اور مکمل طور پر اپنے دل میں
 بٹھالیں۔ آپ کا بھلا ہوگا۔ بس۔

ماہصلِ پختہ باز (کلمہ مضمون)

پس پیچھے بیان کردہ سارے مضمون بتعلقہ پختہ باز کا
 ماہصلِ نتیجہ۔ اصول۔ قاعدہ یہ ہے جو کہ فطرت نے
 خود بخود متعین کر دیا ہے۔ اور تجربات نے جس کی مکمل تصدیق
 کر دی ہے:

کہ چشم تنگ شاید کثرتِ نظار سے وا ہو

- (۱) - اپنی نظر کو اسم پر جمائیے۔
- (۲) - صرف جمائیے نہیں بلکہ مکمل آنکھ کھول کر خوب جما کر اسم پر دیکھئے۔
- (۳) - خوب جما کر ہی نہیں بلکہ آنکھیں پوری شدت سے پھاڑ پھاڑ کر اسم پر جمائیے۔ تب تاثیر پیدا ہوگی وگرنہ نہیں۔
- (۴) - آنکھوں کی پلکیں کم کم چپکائیں۔ وقفہ وقفہ سے۔
- (۵) - کائنات کی ہر چیز کو نظر جما کر دیکھئے (اس میں عورت شامل نہیں)۔
- (۶) - نظر جما کر دیکھئے سے کائنات کی چیز شجر حجر برگ زمین آسمان اور اس کے درمیان کی ہر چیز خوشنما ہو جاتی ہے۔
- (۷) - نگاہ جما کر اسم میں بھی اور ہر چیز میں بھی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔
- (۸) - وہ استغراق جو آنکھیں بند کر کے حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر آپ وہی استغراق آنکھیں کھول کر حاصل کرنا سیکھ لیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ کھلی آنکھ سے مشاہدہ کرنے میں کامیاب ہو گئے وگرنہ نہیں۔
- (۹) - اسم پر نظر مرکوز کرنے سے کھلی آنکھوں سے تجلیات کا نزول تو بہت جلد شروع ہو جاتا ہے۔
- (۱۰) - جس نے نظر جما کر دیکھنا شروع کر دیا گویا اُس کی منزل بلا محنت طے ہونے لگی۔
- (۱۱) - طہ "ترا علاجِ نظر کھڑا کچھ اور نہیں"

حیات آغاز و انتہا ہے اور آئینے کے گھر میں کیا ہے

سوال : ڈاکٹر صاحب آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ کھلی آنکھوں کی مشق رات کو کرنی چاہیے یا کہ سون کو بھی کر سکتے ہیں۔

جواب : عرض یہ ہے کہ کھلی آنکھوں سے اسٹیم پر مشق تو رات کو ہی بہتر رہتی ہے۔ لاسٹین، دیئے، یا بلب کی روشنی میں اسٹیم پر نظر کو جما سکتے ہیں۔ ہاں البتہ اگر آپ چاہیں اور کر سکتے ہوں تو دن کو بھی کر سکتے ہیں۔

لیکن کائنات کی ہر چیز پر نظر مرکوز کر کے دیکھنا تو آپ دن کو ہی کر سکتے ہیں۔ دراصل کائنات کا بغور نظری مطالعہ کرنا تو ہر انسان کے لیے ضروری ہے۔ ان میں سے جو مزید گہرائی میں جا کر دیکھتے ہیں وہ یقیناً کچھ نہ کچھ پالیتے ہیں۔ دنیا میں وہی انسان کامیاب و کامران ہوتا ہے جو ایک چیز کو پکڑے پھر اُسے انتہا تک پہنچا کر دم لے۔ میری اپنی طبیعت تو یہ ہے کہ میں اول اقل جلد جلد کوئی کام شروع نہیں کرتا لیکن جب کسی کام کو شروع کر دیتا ہوں تو پھر اُسے مکمل طور پر سرانجام پا جانے تک ہرگز نہیں چھوڑتا۔ پس آپ کو بھی چاہیے کہ کسی کام کو درمیان میں مت چھوڑیے۔ اسی میں کامیابی و کامرانی کا راز مضمر ہے۔ اور بس۔

طِبِّ جسمانی و طِبِّ روحانی

آپ اپنا علاج خود کیجئے

قارئین کرام !

میرا دل اس طرف ہرگز مائل نہ تھا کہ میں اس روحانیت کی تصنیف میں کچھ طبی علاج کو بھی شامل کروں لیکن فی زمانہ بہت لمبی چوڑی فیسوں کی وجہ سے اور کچھ ادویہ کی مہنگائی کی وجہ سے عام لوگوں کو اپنا علاج کروانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ میں نے زندگی میں کبھی کسی مریض سے دیکھنے کی فیس نہیں لی۔ آج کل تو علاج شروع کرنے سے پیشتر ہی صرف ٹیسٹنگ پر ہر مریض کے ۸ صد روپیہ سے لے کر ایک ہزار روپیہ تک صرف ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر حکیم کی فیس اس کے علاوہ۔ دواؤں کے پیسے بھی اس کے علاوہ ہیں۔ پس ایسے میں متوسط طبقہ اور غریب طبقہ بیچارہ پس کے رہ جاتا ہے۔ یاد رہے کہ میں یہاں مشکل نسخے نہ بکھوں گا۔ جن کی ترکیب تیاری مشکل ہو۔ صرف ایسے آسان نسخے لکھوں گا جو آپ گھر پر آسانی سے کر سکیں۔ نیز صرف چند ایک ایسی امراض کا علاج درج کروں گا جو کثرت سے عام ہوتی ہیں۔ اور جن کا علاج آپ خود اپنے گھر پر ہی آسانی سے کر سکیں۔ پہلے چند ادویہ پھر علاج تحریر کیا جائے گا۔

تسکین:

اجزاء: سفوف سنگ جراح

دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک دودھیا ڈلی دار دوسرا سفوف کی شکل میں پسا ہوا۔ آپ سفوف لیں۔ ۴۰ کلو کا پتیلہ

۸۰ روپے میں۔ پرچون ۳ تا ۵ روپے فی کلو۔ مقدار خوراک ایک تھمچی چائے فل بھر کر۔ پتھوں کو نصف تھمچی۔ قبل از غذا۔

فوائد: خواہ منہ میں ڈال کر خواہ پانی میں حل کر کے دن میں ۳ تا ۵ مرتبہ نہایت بے ضرر ہے ایک ماہ کا بچہ بھی لے سکتا ہے۔ چکر۔ سانس پھولنا۔ دل گھٹنا۔ شدت پیاس۔ نکیر۔ خونی اسہال۔ سادہ اسہال (دست)۔ قے۔ غشیان۔ کثرت حیض۔ سیلان۔ جریان۔ استقاط حمل۔ حیض دوران حمل۔ گندم کاٹنے والے اگر ۳:۲ مرتبہ دن کو لین تو پیاس، سانس پھولنا اور چکر نہیں آتے۔ جسم کے آبلوں پر بطور پوڈر دھوڑیے۔ مذکورہ تمام امراض میں اکیلی ہی یا دوسری دواؤں کے ہمراہ دی جاتی ہے۔

نوٹ: جوڑوں کے درد میں نہ دیں۔

اجزاء: صرف رال پیس کر رکھ لیں۔ خوراک ۳ تا ۵ ماہ

اسہال (دست):

ہمراہ آب سادہ دن میں ۳ تا ۵ مرتبہ۔ پتھوں کو نصف تسکین ۵ تولہ کو پانی میں حل کر لیں اس سے یہ پڑیاں لیتے جاویں۔

پیش (زحیری): آک کی جڑ کا چھلکا اتار کر خشک کر لیں۔ اگر تازہ

ہے تو مقدار خوراک ۳ تا ۵ رتی۔ اگر ۲:۳ سال پرانا ہے تو مقدار خوراک ۴ تا ۶ رتی۔ میں ۲:۳ سال پرانا استعمال کرتا ہوں۔

فوائد: پیش خونی مبعہ آنوؤں۔ دمہ۔ پرانی کھانسی پتھوں کو پرانا ۲ رتی ہمراہ آب تسکین۔ دن میں ۳ مرتبہ۔ نوٹ: پیش میں پہلے ۳ ماشہ میگنیشیم سالٹ خشک ہی منہ میں ڈال کر اوپر سے پانی پلا دیں۔ پھر زحیری نصف گھنٹہ بعد پانی خوراک دیکر ۳:۲ گھنٹہ بعد

سُعال (کھانسی ہر قسم): | آرد ملٹی ۱۵ تولہ - ست ملٹی ۳ تولہ بشکریہ نال
۲ تولہ - الاچی کلاں ۲ تولہ - کاکڑا سینگلی ۳ تولہ

گوند کیسکر ۲ تولہ - گوند کیترا ۲ تولہ - نشاستہ ۲ تولہ - مرچ سیاہ ۳ ماشہ -
بصری کوزہ یا کھانڈ ۱۶ سیر - خوراک ۳ ماشہ - میٹھی ہے بغیر پانی کے دن
میں ۳ تا ۸ مرتبہ پچوں کو نصف - کھانسی ہر قسم خشک و تر - کھانسی
بل و دق - کھانسی نئی و پرانی کے لئے نہایت مفید ہے۔

نزله (الحالہ): | اجوائن خراسانی لے کر پیس لیں - مقدار خوراک ارتق
پچوں کو ۱۶ چاول (پچوں کے لئے احتیاط کریں)۔

نزله آبی - جریان - تے غشیان - احتلام - سیلان میں مفید ہے - نیز یہ دوا
ہر دوا کے ساتھ دینا اُس کے فعل کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے یعنی عمل
انگیز ہے - نوٹ: یہ دیسی اجوائن نہیں ہے۔

درد بخار ہر قسم
شیل پوڈر | سوڈیم سیلی سیٹ اماشہ - اسپرین دانے دار ۱۶ ماشہ
سوڈا بائیکارب (میٹھا سوڈا) ۲ ماشہ - یہ ایک خوراک

ہے - ایسی دن میں ۳ مرتبہ - درد ہر قسم و بخار ہر قسم میں مفید ہے - گنتیا
درد اعصاب - درد سر - درد طث - درد کمر - بخار ہر قسم میں مفید ہے۔

ضعف جگر (اکسیر سُرخ): | ہیرا کیس ۵ تولہ - الحالہ اماشہ
پیس کر ملا لیں اور ۲۶ صدلی گرام

کے خالی کیپول لے کر بھر لیں۔

ایک کیپول صبح ایک شام ہمراہ دودھ - ضعف جگر - کمی خون
بُخس - محافظ حمل و حاملہ - شوگر - ضعف بدن - کمی خون میں از حد
مفید ہے - ہر مرض کے بعد کی کمزوری -

نوٹ: دردوں میں نہ دیں۔

مفاصلین: مصبر ۳ ماشہ۔ گوگل اتولہ۔ سنڈھ اتولہ۔ سورنجاں شیریں ۲ تولہ۔
 الگ الگ کوٹ پیس کر گولیاں بقدر نخود بنالیں۔
 دن میں ۲ یا ۳ مرتبہ ہمراہ دودھ بعد از غذا۔ گنٹھیا یعنی جوڑوں کے درد میں
 مفید ہے۔

اسہالین: زہر مہرہ۔ حب الآس۔ گوند کیکر۔ کفہ سفید۔ سنگ ساق
 انجیار۔ کھڑیا مٹی۔ ہر ایک ۱۰ تولہ۔ گل دھاوا ۲ تولہ۔ رال
 ۵ تولہ۔ گیری اتولہ۔ الاچی خورد ۲۰ دانے کوٹ پیس لیں۔
 خوداک ۳ تا ۵ ماشہ۔ پتھوں کو نصف ہمراہ آب سادہ دن میں ۳ تا ۵
 مرتبہ۔ دست خواہ کیسے ہی ہوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ نیز سیلان الرحم۔
 جریان۔ خون در حالت حمل کے یکساں بہت مفید ہے۔

بواسیر: چھلکا ریٹھ (کپڑے دھونے والا) موٹا موٹا رکھیں۔ کوٹے
 کے انگارے پر نیم بریاں کر لیں۔ کبھی رنگ کارہے سیاہ
 نہ ہو جائے۔ جلدی جلدی کوٹلوں سے اتارتے جائیں۔ پیس کر ہموزن سفید
 کتہ ملا لیں۔ خوداک ۲ انگلی کی ایک چٹکی مکھن میں پیٹ کر نہار منہ
 کھایا کریں۔ دن میں ایک مرتبہ۔ ہفتہ کھائیں پھر ہفتہ ناغہ پھر ایک
 ہفتہ کھائیں۔ اس سے آخراکارتے بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ بواسیر خونی
 دبا دی دونوں کو مفید ہے۔

درد سر کہنہ: ہریڑاں۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ ہموزن۔ خوراک سفوف ماشہ
 ۳ تا ۵ ماشہ۔ درد سر خواہ ۲۰ سال کا ہو اس سے چلا
 جاتا ہے۔ نیز مکدر حواس۔ چکر۔ بینائی کو درست کرتی ہے۔ لمبا عرصہ
 کھانے سے بال سیاہ رہتے ہیں۔

نوٹ: یہ ہر انگلش دوا کے رد عمل کو درست کر دیتی
 ہے۔

بچوں کیلئے بہترین ٹانک: ہیرا کیس ۶ ماشہ . نوشادر ۲ ماشہ . سوڈیم سیلی سیٹ ۲ ماشہ سب کو ایک شیشی میں ڈال دیں پانی اپاؤ

کھانڈ ۱/۲ پاؤ بھی ساتھ ہی ڈال دیں . خوراک ایک چھوٹی چمچی چائے والی صبح دشام . بچوں کی ہر قسم کی کمزوری ، عادت اسہال اور مؤلہ خون ہے .

خارش: ڈنڈا گندھک ۳ ماشہ . بورک ایسڈ ۴ ماشہ . تسکین اتولہ . تیل سرسوں ۵ تولہ . موم بتی ۴ ماشہ سب کو اکٹھا آگ پر چڑھا کر ۲۰ منٹ پکالیں . اور جسم پر ملا کریں . خارش ہر قسم کو مفید ہے .

دھدر چنبل: اسپرین دانے دار اتولہ کو اتولہ ویزلین سادہ میں ملا لیں . دھدر چنبل کو نہایت مفید ہے .

مرہم: سندھور ۵ تولہ . نیلا تھوٹہ ۲ ماشہ . تیل سرسوں اپاؤ . سب کو باہم بڑے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں . جگ بہت پیدا ہوگی . برابر ہلاتے رہیں . نصف گھنٹہ بعد دوا سیاہ ہو جائے گی . پس ایک ایک قطرہ ٹھنڈی زمین پر ڈال کر دیکھتے جائیں . جب قطرہ گاڑھا ہو کر جم جائے تو ٹھیک ہے اتار لیں . ہر قسم کے زخم کو مفید ہے .

مالش درد: کپڑا دھونے والا سوڈا ۱/۲ پاؤ . نمک طعام ۱/۲ پاؤ . تیل میٹھا ۱/۲ پاؤ باہم ایک شیشی میں ڈال کر پانی اپاؤ ڈال لو . ہلا کر درد والی جگہ کو چپڑ دیا کریں . دن میں ۲ مرتبہ (مالش نہ کریں) تمام مروجہ مالشوں سے آگے نکل جاتی ہے . دردوں کے لئے نہایت مفید ہے .

نوٹ: ساری دوا حل نہ ہوگی . جب پانی ۵ تولہ رہ جائے اس میں ۳ چھانک پانی اور ۱/۲ پاؤ تیل اور ڈال دیں . جس وقت

تمام دوا حل ہو جائے تو ماش کر کے ختم کر دیں اور نئی ماش نئے اجزاء سے بنائیں۔

شریت صدہ: پھل پختہ گولر اکلو۔ آمہ۔ تخم پالک۔ طمھی۔ عناب۔
 لٹوڑیاں۔ دارچینی ہر ایک ۵ تولہ۔ اسطوخودوس
 ۱ تولہ۔ سب کو موٹا درڑ کر کے ۸ سیر پانی میں ۲ گھنٹہ بھگو کر پکالیں۔
 پانی ۳ سیر رہ جائے تو مل چھان کر ۴ سیر کھانڈ ڈال کر شریت پکالیں
 ایک ایک چمچی دن میں ۲: ۳ بار۔ دمہ۔ پُرانی کھانسی۔ نئی کھانسی ہر
 قسم۔ دق بل کی کھانسی۔ خون ٹھوگنا۔ پھیپھڑے کے زخم اور سرطانِ سخت
 کے ساتھ کینسر اور پھیپھڑے کے زخموں کو از حد مفید ہے۔

کینسر: سرطان نہری ایک یا ۱/۲ پاؤ کو نیچے اُدپر ۵ سیر کوئلے
 دے کر اُدپر ۴: ۲ دہکتے کوئلے رکھ دیں ۱۲۰ گھنٹہ
 بعد آگ ٹھنڈی ہو جائے تو راکھ کو پھونکیں مار کر اڑادیں اور سرطان
 سوختہ کو الگ کر کے پیس لیں۔ پس ۱/۲ ماشہ تا اماشہ صبح و شام ہمراہ
 شریت صدہ مذکورہ کے دے دیا کریں تو ۶ ماہ میں کینسر۔ اندرونی زخم
 پھیپھڑے کے زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

شوگر: جان کے پھل ایک بکو۔ کریلے کاٹ کر خشک کئے ہوئے
 اکلو۔ پھلی کیکر نیم پختہ اکلو۔ برگ نیم خشک ۱/۲ پاؤ۔ رستوخاں
 ۱/۲ پاؤ۔ سب کو باہم کوٹ کر ملا لیں۔ خوراک ایک چمچی صبح ایک شام ہمراہ آب
 سادہ۔

بخار کہنہ: سنت بگو۔ آئیس ہر ایک اتولہ۔ کونین سلفاس۔ کافور۔ طباشیر
 دانہ الائچی کلاں۔ کُشتہ ابرک۔ سنت لیموں۔ سنت پودینہ
 سنت اجوائن ہر ایک ۳ ماشہ سب کو پیس کر مضبوط کارک والی شیشی
 میں بند کر دیں۔ بوقت ضرورت ۱/۲ صد ملی گرام کے کیپسول میں بند کر کے

صبح و شام ہمراہ دودھ ۔ پُرانے بُخاروں کو نہایت مُفید ہے۔
نوٹ: کوئین سلفاس نہ ملے تو ۳ ماشہ کلور وکین کی گولیاں ڈال لو۔

ادھنتی کرو کیٹا ۵ طاقت (ہومیو پیتھک دوا)
اُم الصبیان: ۳: ۳ قطرے پانی میں ملا کر بوقت دورہ ۔ عید

مُفید ہے۔ بُخار کے وقت بچے کی آنکھ اُپر جا لگتی ہے۔ کبھی لب پھڑکتے
ہیں۔ کبھی مُنہ سے بھاگ بھی نکلتی ہے۔ اس مرض کو اُم الصبیان کہتے ہیں۔

عود بلسان ۔ حب بلسان ۔ تاج ۔ دار فلفل ہر ایک
دوائے فالج: ۶ ماشہ سورنجاں شیریں ۔ بوزیدان ۔ سیخ بابونہ

مالگنی ہر ایک اتولہ ۔ آملہ ۲ تولہ سب کو کوٹ پیس لیں ۔ خوراک ۳ ماشہ
ہمراہ ماء العسل (شہد ۱/۲ پاؤ پانی ۱/۲ سیر میں پکایا ہوا) ۔ نقوہ ۔ فالج ۔ اترخا۔
قدر ۔ ضعیف اعصاب میں مُفید ہے۔

اسکند نگوری ۵ تولہ ۔ کوٹ پیس لیں ۔ خوراک ۳ تا
دوائے اسکند: ۵ ماشہ ۔ ہمراہ دودھ یا علوہ میں ۔

در دکر ۔ ضعیف اعصاب ۔ ضعیف باہ ۔ زچگی میں مُفید ہے۔

ایک ادھن لے کر کارک مضبوط
لگا کر اسے ہمیشہ گھر میں رکھیں
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹ: چکر سرد دیا ۔ بیہوشی میں سنگھائیں

نیز اُم الصبیان دمرگی میں بھی سنگھائیں اور پیشانی پر لگائیں ۔ ۵: ۵ قطرے
اندر پلاتے جائیں ۔ پانی ۵ تولہ میں ملا کر دیں ۔ ہاضمہ ۔ چکر ۔ غشی ۔ سردو
تے ۔ غثیان ۔ صنعت قلب ۔ کندی حواس میں پانی میں ملا کر دیا
کریں ۔

نوٹ: حاملہ کو نہ دیں ۔ سہل کے مریض کو نہ دیں ۔

”العلاج بالأدویہ“ والعلاج باسم اللہ تعالیٰ

صاحبان ! نئے اور چیز ہوتے ہیں۔ لیکن علاج بالکل جداگانہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ استعداد، موقع کی مناسبت۔ مفرد امراض۔ مرکب امراض میں حسب علامات ادویہ تجویز کرنا ہوتی ہیں۔ پس جو شخص علامات مرض اور علامات ادویہ کی ٹھیک ٹھیک تطبیق کر سکتا ہو وہ علاج بھی درست کر سکتا ہے۔

میں نے ہر قسم کی ادویہ میں بڑی دور تک ریسرچ کی ہے جس کا یہاں بیان کرنا موجب طوالت ہو گا۔ تاہم ایک دو امراض کے علاج میں آپ کو بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ تحقیقات کیا ہوتی ہے۔

مثلاً یہاں ایک لڑکی میسادی بخاریں مبتلا تھی گھر والے معالج کی ہدایت کے مطابق اُسے ہر چار گھنٹہ بعد ایک ایک کیپ سول کلورومائی سی ٹین دیتے رہے ۹ : ۱۱، ۲۱۔۲۱ غرضیکہ بخار کی میساد کی سب تاریخیں گزر گئیں لیکن بخار نہ اُترا۔ سب سے آخر میں مجھے بلایا گیا۔ میں نے تشخیص کے بعد اُن سے کہا کہ ملازم کے ہاتھ سنور سے ایک کیپ سول CHLOROMYCITIN (کلورومائی سی ٹین) میرے پاس بھیج دو۔ وہ کہنے لگے کہ ڈاکٹر صاحب ہم تو چالیس روز سے ۴ کیپ سول ہر روز کلورومائی سی ٹین کے دے رہے ہیں۔

دُنیا کے ہر کام میں استعداد کی ضرورت ہے

آپ کا ایک کیپسول کیا کرے گا۔ میں نے کہا جہاں چالیں دن گزرے ہیں وہاں اکتالیسواں بھی گزر جانے دو۔ ذرا دیکھئے اور انتظار کیجئے کہ کیا ہوتا ہے۔ پس انہوں نے ایک کیپسول بھیج دیا۔ میں نے ایک کیپ سول کو کھول کر ۳ خالی کیپسولوں میں بھر دیا اور یوں دیئے۔

میعادی بُخار: ٹیبل پوڈر ۳ خوراک۔ ایک کیپ سول ۳ کیپسول کر کے کلورومائیٹین۔ پس ایک ایک کیپسول + ایک خوراک ٹیبل پوڈر دن میں ۳ مرتبہ ہمراہ دودھ بخار ایک ہی روز میں اُتر گیا اور تھ حیران رہ گئے۔

نوٹ: بہت عرصہ استعمال کے بعد میں نے کلورومائیٹین کے بارے میں یہ بات نوٹ کی کہ اگر یہ ایک دور دراز میں کام کر جائے تو کر جائے۔ ورنہ یہ اکثر کوئی امدادی دوا مانگتا ہے۔ تب کام کرتا ہے۔ سو تجربات نے درست ثابت کر دیا پس مذکورہ نسخہ کے ساتھ یہ مکمل کام کرتا ہے۔

علاج بمطابق علامات: فرض کرو میعادی بُخار کے ساتھ

طیریا بھی ہے تو یوں کریں،
نسخہ: ٹیبل پوڈر ۳ خوراک۔ کلورو کین ۲ ٹیبلٹ۔ کلورومائیٹین ۱ کیپسول۔

ترکیب: ٹیبل پوڈر ایک خوراک + کلورو کین ٹیبلٹ بخار چڑھنے کے

بخار خواہ میعاد دی ہو خواہ ملیریا۔ وقتی ہو یا موسمی،
لازمی بخار ہو یا کہنہ ساتھ ساتھ ہر علامت کا خیال رکھئے

۲ گھنٹے قبل۔ یہی دوسری خوراک عین بخار چڑھتے وقت پھر تیسری
خوراک ٹیبل پوڈر ۱ خوراک + $\frac{1}{4}$ کلورومانی سٹین بخار کے اندر دیں
بخار + اسہال: | ٹیبل پوڈر ۳ خوراک + اسہالی یا اسہالین ۲ خوراک
بمراہ آب تسکین (تسکین ۶ ماشہ پانی میں حل کر کے
دن میں ۳ بار۔

بخار میعاد دی + ملیریا + کھانسی: | ٹیبل پوڈر ۳ خوراک کلورو کین
۲ ٹیبلٹ + $\frac{1}{4}$ حصہ کیپ سول
کلورومانی سی ٹین + سعالین پوڈر
۳ خوراک۔ بخار چڑھنے سے ۲ گھنٹے قبل ٹیبل پوڈر + کلورو کین ایک ایک +
سعالین (۱ بخار چڑھتے وقت پھر یہی۔ بخار کے اندر ٹیبل پوڈر ۱ + $\frac{1}{4}$ کلورو
مانی سی ٹین + سعالین ۱ بخار کے اندر دیں بمراہ دودھ

بخار + پیش خونی + کھانسی + ملیریا + قے

علاج: سب سے پہلے صبح میگنیشیم سالٹ ۳ ماشہ منہ میں ڈال کر
اوپر سے پانی پلا دیں۔ پھر نصف گھنٹہ بعد یہ دوائیں شروع کر دیں۔ ٹیبل
پوڈر ۳ خوراک + زحیری ۳ خوراک + کلورو کین ۲ ٹیبلٹ + الحابس ۳ خوراک =
ترکیب پہلی خوراک سب میں ایک ایک۔ دوسری خوراک بخار چڑھتے وقت

ایک ماہر معالج کی صفت یہ ہے کہ وہ مریض کی ہر علامت کا خیال رکھتا ہے اور دوا کی ہر علامت کا خیال رکھتا ہے

یہی دیں۔ تیسری خوراک میں کلورو کین کاٹ کر $\frac{1}{2}$ کلو دو مائی سی ٹین بخار کے اندر دیں۔

منکت: غرض جتنی علامات اتنی دوائیں ملا کر دیا کریں۔ ۲۔ کلورو کین ہمیشہ بخار سے دو گھنٹہ قبل اور بخار چڑھتے وقت دیا کریں۔ ۳۔ کلور دو مائی سی ٹین ہمیشہ بخار کے اندر دیں۔ ۴۔ باقی ادویہ ہر حال میں دیں۔ ۵۔ تسکین جتنی بھی مرضی ہو دن میں پلاتے جائیں کوئی حرج نہیں بلکہ فائدہ ہے۔

بخار + ہڈیاں: ٹیبل پوڈر ۳ خوراک دن میں ہمراہ آپ تسکین ۳ مرتبہ (۲) پوٹاشیم برومائڈ ڈرام + سپرٹ ایونیائیرومیٹک ایک ڈرام ایک پونڈ کی بوتل میں ڈال کر پانی سے بھر دیں۔ اس میں سے ایک ایک گھونٹ مزید تازہ پانی $\frac{1}{2}$ پاؤ میں ملا کر دن میں ۴ مرتبہ دن آپ تسکین دن میں ۱۰: ۱۵ مرتبہ دیں۔ سر پر روغن گل کی مالش کریں۔

بخار + درد: ٹیبل پوڈر ۳ خوراک + ۳ سیٹ پیرا سیٹے مال + $\frac{1}{2}$ ایٹمبلٹ نوو لجمین۔ پس ایک ٹیبل پوڈر۔

۱ پیرا سیٹے مال + $\frac{1}{2}$ نوو لجمین یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ۳ خوراک دن میں ۳ مرتبہ ہمراہ دودھ۔

بخار + گھٹیا: ٹیبل پوڈر ۳ + نوو لجمین ۳ + فینائل بوتے زون ۲ ان میں سے ایک ایک دن میں ۳ مرتبہ ہمراہ دودھ

مرض مفرد کے لئے دوا مفرد مرض مرکب کے لئے دوا مرکب

گرم۔ مالش درد سے جوڑوں کو چھڑ دیا کریں۔ ساتھ بخار نہ بھی ہو تو بھی یہی نسخہ دیں۔
نوٹ: درد میں تسکین نہ دیں۔

(۱) اسپرین ۴ رتی۔ تسکین ۴ ماشہ۔ کلورومانی
سی ٹین ۱۶ کیپ سول۔ یہ ایک خوراک ہے۔
ایسی دن میں ۳ مرتبہ ہمراہ آب تسکین۔
(۲) سعالین دن میں ۸ مرتبہ (۳) شربت صدر
دن میں ۴ چمچی (۴) سرطان سوختہ ۱ ماشہ دن

تبدیق + سعال
تبغمہ میں خون

میں ۳ مرتبہ (۵) خون روکنے کے لئے کریازوٹ امیلش دکر یا زوٹ
۵ قطرہ۔ گوند کیکر ۳ ماشہ پانی ۵ تولہ شیشی میں تینوں ڈال کر خوب
۲ منٹ بلائیں) یہ ایک خوراک ہے دن میں ۴، ۵ مرتبہ۔ خون روکنے کے
لئے مجرب ہے۔ (۶) سرمہ سفید باریک پیس لیں۔ ۴ رتی کیپ سول
میں۔ یہ ایک خوراک ہے دن میں ۳ مرتبہ ہمراہ آب تسکین خون روکنے
کے لئے اکیر ہے۔ (۷) آب تسکین دن میں جتنا پی کے نہایت مفید

کھانسی ہو تو سعالین دن میں ۸
مرتبہ۔ (۲) شربت صدر ایک ایک
چمچی دن میں ۴ مرتبہ (۳) سرطان سوختہ

خم پھیپھڑہ (سل) کینسر

اُن کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق وہ سمجھتے ہیں کہ بمبار کا حال اچھا ہے

اماشہ دن میں ۳ مرتبہ ہمراہ آب تسکین۔ (۴) تسکین ۵ ماشہ دن میں ۴ مرتبہ
ہمراہ آب سادہ۔ یہ علاج اگر چھ ماہ تک جاری رکھا جائے۔ تو
پھیپھڑے کے زخم اور کینسر (کسی بھی اعضا کا) درست ہو جاتے ہیں۔
(۵) آب تسکین (تسکین ۵ تولہ پانی ۴ سیر) دن میں جتنا مرضی پانی
سکے۔

نوٹ: تپدق۔ بل۔ کینسر حقوٰں خون آمیز میں سوڈا سیلی سیٹ

نہ دیں۔

بخار کہنہ در کہنہ | ٹیبل پوڈر ۳ خوراک۔ کلورو کین ۱/۲ ٹیبلٹ۔ کلورو
مائی سی ٹین ایک کیپ سول کے ۲ کیپ سول
بنالیں۔ ۱/۲ ٹیبلٹ کلورو کین + ۱ خوراک ٹیبل پوڈر صبح بخار تیز ہونے
سے پیشتر باقی دو خوراکیں + ۲ کیپسول ددپہر اور شام ہمراہ دودھ۔
آب تسکین دن میں ۳ مرتبہ قبل از غذا۔

عزیزم کہنے لگے کہ چچا جان کلورو مائی سی ٹین تو پہلے بھی میں
نے بہت کھائے ہیں آپ کا نصف کیپسول کیا کرے گا۔ میں نے
کہا ذرا تماشا دیکھتے جاؤ کیا ہوتا ہے چنانچہ وہ ۵:۷ روز بعد
پھر آئے کہنے لگے زیادہ فائدہ تو نہیں ہے البتہ روپے میں سے
آنہ ۲۰ آنے فائدہ معلوم دیتا ہے۔ چنانچہ نسخہ یہ دیا گیا۔

نسخہ: | ٹیبل پوڈر ۳ خوراک + ارتنی فینین + ارتنی کیفین۔ کلورو کین

ابن مریم ہوا کرے کوئی ا میرے دکھ کی دوا کرے کوئی ا

۱/ ٹیبلٹ - کلورومانی سی مین ایک کے ۲ کیپسول + بخارین کہنہ ۳ کیپسول
ترکیب: ٹیبلٹ پوڈر ۱ مرکب - کلورومانی ۱/۲ + بخارین ایکسپول صبح
ٹيبل پوڈر مرکب ۱ + کلورومانی سی مین ۱/۲ کیپسول + بخارین ایکسپول دپہر
اسی طرح یہی شام ہمراہ دودھ اور کہا کہ ۲ دن دوا لو اور ایک دن وقفہ
ڈالو۔ اسی طرح جاری رکھو۔

۱۰ روز بعد آئے تو خوش تھے کہ روپے میں سے ۴ آنے بخار اتر
چکا ہے۔ ۱۲ آنے باقی ہے۔ چنانچہ یہی نسخہ دوبارہ دیا گیا لیکن بتایا گیا
کہ اب ۲ دن دوا لیا کرو اور دو دن وقفہ ڈالا کرو۔ ہفتہ عشرہ بعد
پھر آئے تو اب بھی خوش تھے کہ بخار ۱۲ آنے اتر چکا ہے صرف ۴ آنے
باقی ہے۔

چنانچہ تسخہ دہی - وقفہ بھی دہی - اضافہ یہ کیا کہ ترپلہ دونوں وقت
روٹی سامنے رکھ کر ۳ انگلی کی ایک چٹکی پانی سے کھا کر اُدھر سے
روٹی کھا لیا کریں۔ ہفتہ بعد آئے تو بخار بالکل اتر چکا تھا طبیعت پُرکون
ہو چکی تھی

اب ۲ دن دوا ۳ دن وقفہ - چند روز بعد ۲ دن دوا ۴ روز
وقفہ ساتھ ترپلہ ہر روز بلا وقفہ جاری رہا۔ اور نئی دوا - اکیسرُرخ
ایک کیپسول صبح ایک شام کھا کر اُدھر سے فوراً روٹی یہ بھی بلا وقفہ
جاری رہا

قوتِ مدافعت کو قائم رکھنے کیلئے دورانِ علاج تھوڑا وقفہ بھی ضروری ہے (امراضِ کہنتہ میں)

۱۰ روز بعد ہفتہ میں ایک دن دوا - ۶ دن وقفہ - باقی ترچیلہ و
اکسیر سُرُخ ہر روز بلا وقفہ - ۲۰ روز بعد دوا چھوڑ دی - باقی دونوں مذکورہ
جاری رہیں -

نکتہ: آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں نے اُن کی طبیعت
کو دوا کا عادی نہیں ہونے دیا گو نشہ بھی درست
تھا۔ لیکن اگر طبیعت عادی ہو جائے تو بڑی بڑی دوائیں بھی فیل
ہو جاتی ہیں۔ یہی اس علاج کا ماحصل ہے۔ اسکے بعد عزیزم نے بڑی
جانفشانی سے بیرونِ ملک سے زرمبادلہ جج منگوا کر دیا یوں ہمارا
بھی جج ہو گیا۔

دردِ کمر: ایک مریض نے دردِ کمر دُور کرنے کے لئے سارے سٹور
کی ادویات ختم کر ڈالیں مگر دردِ کمر دُور نہ ہوا۔ آخر
اسگندہ نگری ۵ ماشہ - سو جی ۲ تولہ کو گھی میں بھون کر چاشنی ڈالتے وقت
اسگندہ سفوف ۵ ماشہ بھی ڈال دی - اس کا ناشتہ ہر روز اسی طرح
کرایا ہفتہ میں درد بالکل جاتا رہا۔

اسہال (دست): رال سفوف ۵ ماشہ - دن میں ۳، ۴ مرتبہ ہمراہ
آبِ تسکین (۲) رال سفوف ۵ ماشہ - ۱/۲ کپسول
ٹیرامائی سین ہمراہ آبِ تسکین دن میں ۳ مرتبہ۔

(۳) - اسہالین ۴ ماشہ - ۱/۲ کپسول ٹیرامائی سین - دن میں ۳ مرتبہ ہمراہ آبِ
تسکین - پتھوں کو نصف خوراک تینوں نسخوں میں سے دیں۔

ظاہر میں کوئی مرض نہیں دل میں در ہے

لیکوریہ اور جریان: اسہال کے تینوں نسخے لیکوریا اور جریان کا بھی مکمل علاج ہیں۔

زحیرہ پیمپش: پیمپش خواہ خوشی ہو یا سادہ برابر مفید ہے۔ آگ کی جڑ کا چھلکا مسقوف (ایک سال پُرانا یا ۲ سال پُرانا) ۴۲

الحا بس ۲ رتی۔ ۲ کیپ سول ٹیرامانی سین یہ ایک خوراک ہے۔ دن میں ۳ مرتبہ ہمراہ آب نیکیں۔

نوٹ: سب سے پہلے میگنیشیم سلفیٹ ۵ ماشہ منہ میں ڈال کر پانی پی لیں۔ نصف گھنٹہ بعد دوا شروع کر دیں۔

دردِ دل، دردِ گردہ: (۱) ٹینچر ہائیو سائس ۵ منم۔ ٹینچر بیلادونا ۱ منم۔ ٹینچر کیفیر کو ۱۵ منم۔ سپرٹ ایونیو ایرومیٹ

۲۰ منم۔ پانی ۲ پاؤ یہ ایک خوراک ہے۔

(۲) ہینگ خالص ۲ چنے کے دانہ برابر کیپ سول میں بند کر لیں پس دونوں مرضوں میں ۱ و ۲ ملا کر ہر گھنٹہ بعد دودھ کے ساتھ دیں۔ دردِ گردہ میں ساتھ ٹیبل پوڈر ۱ و ۲ کے ساتھ دے سکتے ہیں۔

دردِ طمث: ٹیبل پوڈر ہر ۳ گھنٹہ بعد دودھ میں گڑ اُبال کر دیں۔ پہلی خوراک سے درد دور ہو جاتا ہے۔

وجعُ الفواد: ۲ چنے کے برابر ہینگ خالص ہمراہ دودھ گرم گڑ ڈال کر ہر ۳ گھنٹہ بعد دیں۔ معدے کے منہ کے درد

کی سب سے بڑی دوا ہے۔

دردِ اعصاب: ٹیبل پوڈر ۱ + فینائل بوٹے زون ۱ + ۲ نوڈیمین

ہو گئے مضہجل قوی غالب اب عناصر میں اعتدال کہاں

یہ ایک خوراک ہے۔ دن میں ۳ مرتبہ ہمراہ دودھ گرم بہت اعلیٰ ہے۔

ضعف جگر۔ ضعف بدن۔ شوگر: | اکسیر سُرخ ۲ تولہ۔ الحالبس ۴ رتی ملا کر کیپ سولوں

میں بھریں۔ روٹی سامنے رکھ کر کیپ سول پانی سے کھا کر اوپر سے روٹی شروع کر دیں۔ پہلے ہفتہ میں ۶ آنے فائدہ دوسرے ہفتہ ۱۲ آنے تیسرے ہفتہ مکمل آرام۔ لیکن شوگر میں کئی ماہ تک شروع رکھیں۔ اکیلے شوگر میں ساتھ شوگر والا نسخہ بھی دیں۔

لقوہ۔ فاج۔ استرخاء۔ خدر: | دوائے فاج بقدر ۳، ۳ ماشہ دن میں ۳ مرتبہ ہمراہ مادہ لعل

(شہد ۱/۲ پاؤ پانی ۱/۲ سیر میں پکا ہوا) = (۲) کپلا میں ٹیبٹ دن میں ۲ مرتبہ (۳) کپلا میں انجیکشن ایک ہر روز۔ یا

انیفا بال ٹیبٹ صبح اعداد بعد از غذا ہمراہ دودھ دیں اس کے ایک گھنٹہ بعد ایک ٹیبٹ نیکو ٹینک ایڈ (P.D.H کمپنی کی) پھر ۳ گھنٹہ بعد پھر یہی نیکو ٹینک ایڈ کی ٹیبٹ دیا کریں۔ ہر روز صبح انیفا بال باقی ۳ وقت نیکو ٹینک ایڈ جاری رکھیں۔ مجرب ہے۔ ردغن زیتون اپاؤ۔ ردغن لونگ ۲ ماشہ ملا کر ہر روز مالش کریں۔

مپیضہ: | الحالبس ۱/۲ رتی رال ۳ ماشہ ہمراہ آب تسکین ایک ایک گھنٹہ بعد اسہالین بقدر ۴ ماشہ ہمراہ آب تسکین گھنٹہ گھنٹہ بعد۔

فکر دنیا میں سرکھپاتا ہوں میں کہاں اور یہ وبال کہاں!

کیمنہ کو ۱۵ منٹ ہر ۳ گھنٹہ بعد پانی میں حل کر کے دیں۔ آب
تسکین ایک ایک گھونٹ عام پینے کے لئے۔ پودنہ سولف ہر ایک اولہ
الائی کلاں ۵ عدد الائی خورد ۵ عدد نمک سیاہ ماشہ پانی ۲ سیر میں
اُبال لیں۔ ایک ایک گھونٹ عام پینے کے لئے۔
نوٹ: پانی۔ جوشاندہ۔ آب تسکین ایک ایک گھونٹ ہی
دیں تاکہ ہضم ہو۔

بچوں کی پسلی چلنا۔ نمونیہ۔ ذات الجنب۔ بلغم فی الصدر

بچوں کے دردِ سینہ و بلغم فی الصدر کی مشہور مرض
شدید بخار:

(۱) ۶ ماہ کے بچے کے لئے: سوڈیم سیلی سیٹ ۴ برقی۔ اسپرین ۲ برقی۔
سوڈا بائیکارب ۴ برقی یہ ایک خوراک ہے ہمراہ چائے۔ دن میں ۳ مرتبہ
(۲) شربت بنفشہ۔ گلیسرین۔ شہد ہر ایک ۲ تولہ باہم ملا کر دن رات

چٹائیں
(۳) میگنیشیم سلفیٹ ۶ ماشہ شیشی میں ڈال کر ۶ چمچی پانی ملا لیں۔ ایک
ایک چمچی دن میں ۳ مرتبہ۔ جب بلغم و درد کم ہو جائے تو دن میں
۲ مرتبہ۔ بلغم اور کم ہو جائے تو دن میں ایک دفعہ۔ ٹھیک ہو جانے
تو کبھی کبھی۔ یہ دوا ۳ بھی گھر میں ضرور رہنی چاہیے۔ یہ گڑھتی

چشم کو چاہیئے ہر رنگ میں وا ہو جانا

سے بھی زیادہ کام کرتی ہے۔ نہایت بے ضرر ہے۔ ایک دن کے
 بچے کو ۱۵ قطرہ۔ ۶ دن کے بچے کو ۱۰ قطرہ۔ ۱۵ دن کے بچے کو
 ایک قطرہ۔ ایک ماہ کے بچے کو ۲ قطرے۔ ۲ ماہ کے بچے کو ۳ قطرہ
 ۳ ماہ کے بچے کو ۱۰ چمچی۔ ۴ ماہ کے بچے کو ۲۰ چمچی۔ ۶ ماہ کے
 بچے کو ۱ چمچی۔

نوٹ: قارئین کرام نہ امراض کی کمی ہے۔ نہ نسخوں کی بہر حال
 یہ آپ کے گھریلو علاج کے لئے کافی ہے۔ والسلام

درد معدہ و گردہ و جگر و قلب:

پودینہ ۵ تولہ۔ سولف ۳ تولہ۔ اجوائن دیسی ۳ تولہ۔ سنڈھ اتولہ
 مرچ سیاہ ۳ ماشہ۔ مکھاں ۶ ماشہ۔ نوشادر ٹھیکری اتولہ۔ نمک سیاہ
 اتولہ۔ نمک طعام ۵ ماشہ۔ ست پودینہ۔ ست اجوائن۔ مشک کافور
 ہر ایک ۱-۱ اتولہ۔ سب کو کوٹ کر ست ملا لیں۔ خوراک اماشہ تا
 ۳ ماشہ۔

❖
 تری بندہ پروری سے مرے دل گزر رہے ہیں
 نہ جگہ ہے دوستوں کا نہ شکایت زمانہ
 ❖

طِبُّ رُوحَانِی

تصویر اسم اللہ بزنگ سبز و نیلے انوار:

اپنے جسم کے اندر ماؤف و متاثرہ اعضاء پر خیال سے سبز یا نیلے رنگ کے انوار میں اسم اللہ لکھتے جائیں۔ نیلے رنگ سے سبز رنگ بہتر ہے اور زیادہ فائدہ مند ہے۔

فوائد | تمام گرمی و سوداوی امراض مثلاً صغفہ جگر، کئی خون، کثرت استحاضہ، کثرت طث، جریان خون، لیسکوریہ، گرمی گردہ و مثانہ، تمام قسم کے بخار (ماسوا میریا کے)، تمام قسم کے اندرونی زخم، کینسر، شدت پیاس، صغفہ قلب و جگر و دماغ، چکر، سانس پھولنا میں مفید ہے۔

تصویر اسم اللہ بزنگ سفید انوار:

تمام امراض خواہ وہ گرمی کی ہوں خواہ سردی کی میں یکساں مفید ہے۔

تصویر اسم اللہ بزنگ زرد انوار:

کمزوری اعصاب، فالج لفقوہ، استرخاء، خدر، کمزوری بدن

نالے عدم میں چند ہمارے سپرد تھے
جو وال نہ کھینچ سکے سو وہ یاں آ کے دم ہوئے

پریشانی۔ خوف میں مفید ہے۔ خواہ کوئی مرض ہو۔ اس سے صحت
بدن جلد برقرار ہوتی جاتی ہے۔ دماغ کے خفہ خلیوں کے
جگانے میں بہت مفید ہے۔

تصویر اسم اللہ ہرنگ سرخ انوار

تمام سردی کی امراض۔ درد اعصاب۔ وجع المفاصل
(گنٹیا)۔ درد گردہ و سینہ و پیپھرہ۔ درد طث و رحم۔ بڑیل
کا درد۔ سردی کے بخار۔ نمونہ میں مفید ہے۔ غرض ہر وہ
مرض جو سردی سے پیدا ہو میں مفید ہے۔

نوٹ: طیریا بخار چڑھنے سے پہلے تصویر اسم سرخ
انوار میں کریں۔ جب سردی لگ چکنے کے بعد بخار
تیز ہو جائے تو تصویر اسم ہرنگ کے انوار میں
کریں ۱۱

عرض صورت احوال

میرا طب جسمانی و روحانی تحریر کرنے کا ہرگز ارادہ
نہ تھا۔ ایک صفحہ تہیداً لکھ چکا تو پھر بھاڑ دیا۔ لیکن دوستوں کے

اک زمانے سے ہے چاک گیریاں میرا
تو ہے ابھی ہوش میں مے جنوں کا قصور

باطنی نگہ مشاہدات اور الہام کا ملک کیونکر پیدا ہوتا ہے

قاصد کلام! جن خوش نصیبوں کا میری تینوں تصانیف
(۱) سیف الرحمن (۲) اللہ جل شانہ (۳) حق سبحان اور
چوتھی تصنیف (۴) زارِ زعفران پڑھ کر یہ ملک پیدا ہو چکا
ہے۔ ان کو مبارک ہو۔ یعنی جن دوستوں اور بیدار بختوں
کا باطنی نگہ۔ مشاہدات اور الہام پر کام رواں ہو چکا ہے
وہ انشاء اللہ عمر بھر کے لئے خاطر جمع رکھیں۔ اگر وہ
۱۵ منٹ تا نصف گھنٹہ ہر روز صبح و رات کو متوجہ ہوتے
رہے تو بھی اُن کا تامل زندگی بھر رواں دواں رہیگا۔
اور جو میرے بھائی ابھی تک و دد میں مصروف ہیں۔
دورانِ سفر ہیں۔ اور خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں کر سکے
اُن کے لئے دوبارہ یاد دہانی کے طور پر واضح اشارات
کے ساتھ یہ مضمون لکھا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ اس رازِ دروں

خوب و ناخوب عمل کی ہو کرہ و اکیونکر، گر حیات آپ نہ ہو شارح اسرار حیات

کے معتمد کو کہیں نہ کہیں سے پکڑ عقدہ کشائی کر سکیں۔
میرے قارئین میں اب تک بہت دوست ایسے پیدا
ہو چکے ہیں کہ جنہوں نے میرے خیالات کو، میری بات
کو، میرے مشاہدات کھولنے کے نکات کو بہت اچھی
طرح سمجھ چکے ہیں۔ اور اُن کے مشاہدات کھل بھی چکے
ہیں۔ ان میں بہت سے ایسے بھائی بھی ہیں کہ چٹکے
بیس بیس سال سے پیر موجود ہیں۔ لیکن اُن کا باطنی
معاملہ نہ کھل سکا۔ لیکن ان زیر نظر کتب کو پڑھ کر
سمجھ کر، عمل کر کے صرف ہفتہ عشرہ کے اندر اندر مشاہدات
باطنی بیسنائی۔ طیر سیر باطنی اور الہام کھل چکے ہیں اور
جاری و زوال ہو چکے ہیں۔

لیکن جو ابھی ڈھونڈھ رہے ہیں اور جو مبتدی ہیں
اور جن بھائیوں نے پہلے کبھی باطنی مشاہدات کا نام بھی نہیں سنا
اُن کا بھی کچھ کرنا ہے۔

کہ چشم تنگ شاید کثرتِ نظار سے وا ہو

ایک میرے دوست اور کرم مندا ایسے بھی میرے پاس تشریف
لانے کہ جو فرماتے ہیں کہ نیٹھے بیٹھے دیکھنا تو دور کی بات

مجاہدانہ حرارت رہی نہ صوفی میں بہانہ بے عملی کا بنی شرابِ الست

ہے میں نے بھی خواب تک نہیں دیکھا۔ نہ اچھا نہ بُرا۔
بلکہ میں سُن کے حیران ہوا کہ آپ نے آج تک
کوئی خواب بھی نہیں دیکھا۔ میرے عزیز و جب معاملہ
یہاں تک ہو اور کیفیت یہ ہو تو ظاہر ہے کیا کچھ
نہ کرنا پڑے گا۔ اور بہت سے مُبتدٰی ایسے
آتے ہیں کہ جو کُنڈ ذہن اور غبی ہوتے ہیں۔ اور
بعض طالب ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ذہنی دُنیا سے
ہی ناواقف ہوتے ہیں اور بعض سرور و نور و کیف و
وعدان سے ہی نا آشنا ہوتے ہیں اور علم العین و استغراق
تو نام ہی ایک کیفیت کا ہے۔

پس کیفیت کو پانے کے لئے حال دوکار
ہے تاکہ قال کیفیت کو پانے کے لئے
کیف کی ضرورت ہے۔ اور استغراق کو پانے

نکتہ

کے لئے مستغرق ہونے کی ضرورت ہے اور مستغرق ہونا نام
ہے عنایت کا۔ بے خودی کا۔ یہ کیفیات اگر آپ کو آتی
ہیں۔ ان کیفیات سے اگر آپ آشنا ہیں۔ ان کیفیات
کے تمام مرحلوں سے اگر آپ واقف ہیں تو مشاہدہ
کھنڈے میں دیر نہیں لگتی۔ یعنی باطنی آنکھ اور نظارے

فیقہہ شہر بھی رہبانیت پہ ہے مجبور کہ معرکے میں شریعت کے جنگ دست بستہ

پہلے ہی روز ہو سکتے ہیں اور تجلیات کا نزول پہلے ہی روز شروع ہو سکتا ہے۔ اور پہلی نشست میں ہی ہو سکتا ہے اور اگر کوئی مذکورہ بالا کیفیات سے ناواقف ہے تو پھر ساری عمر میں بھی نہیں کھل سکتا۔

نکتہ: پس نظر کا کھلنا، مشاہدات کا جاری ہونا تجلیات کا برپا ہونا، باطنی آنکھ کا کھلنا ایک نکتہ میں بند ہے اور نکتہ جس نے کھول لیا سو کھول لیا۔ اور اس نکتہ کی کیفیت، حاجت، ضرورت میں نکتہ فیرا میں بیان کر چکا ہوں کہ سرورِ ذلہ، کیفِ وجدان کی کیفیات سے آپ کو سرور آشنا ہونا چاہیے گو اس کی آخری حدود اور آخری کلید تو میں بعد میں بیان کروں گا۔ ابھی یہ جو کچھ عرض کر رہا ہوں تہیذاً بیان کر رہا ہوں تاکہ آپ باطنی مشاہدات کی کیفیات سے واقف ہو جائیں۔

مجھ سے کہا جو یار نے جاتے ہیں ہوش کس طرح

دیکھ کے میری بخودی چلنے لگی ہوا کہ یوں

سو اس شعر میں نہ گفتار کی بات ہے۔ نہ بول چال کی صرف کیفیت کی بات ہے۔ اور کیفیت صرف دیکھنے کی چیز ہے یا

گریز بکشمکش زندگی سے مردوں کی اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست

محسوس کرنے کی۔ اگر آپ کو کسی خیال میں ڈوبنا۔ محو ہونا۔
گم ہونا۔ بے خود ہونا۔ مستغرق ہونا آتا ہے تو پھر پہلے ہی
روز باطنی نگہ بھی کھل سکتی ہے۔ میں مبتدی صاحبان کو انکی
ناکامی کی وجوہات بتا رہا ہوں۔

مثلاً ایک لڑکا میرے پاس آیا تو میں ذرا اُس کی
بیٹھنے کی کیفیت بتاؤں۔ کبھی بازو ہلاتا ہے۔ کبھی دوسرا۔
کبھی ایک پہلو پہ بیٹھتا ہے تو فوراً ہی دوسرے پہلو پہ پھر
پہلے پہلو پہ۔ کبھی ناک کی چوٹی پر انگلی پھیرتا ہے کبھی سر
ہلاتا ہے۔ کبھی سارا ہلاتا ہے۔ سو اگر میں اُسے کہوں کہ تو
متوجہ ہو کر بیٹھ جا تو اُس کا لمحہ بہ لمحہ ہلنا جلنا بند نہ
ہوگا اور نہ ہی توجہ لگا سکے گا۔ البتہ رسیوں سے باندھ
کر بٹھا دو تو اور بات ہے۔

ایک اور مزے دار بات عرض کروں کہ ہلنے چلنے
کی ملاں نصیر الدین میں یہ ساری عادتیں ہو بہو موجود ہیں
لیکن یہ کتنی حیرت ناک بات ہے کہ اُن کی کمال درجہ
باطنی آنکھ کھل چکی ہے اور مشاہدات بھی ارفع و اعلیٰ
مشرع ہو چکے ہیں۔ اور استغراق کی بھی ساری کیفیات

ہر خاکی و توری پہ حکومت ہے خرد کی باہر نہیں کچھ عقل خدا داد کی زد سے

سے واقف ہو گیا ہے۔ زاویہ نگاہ سے مکمل واقفیت رکھتا ہے۔ اگر مولانا صاحب اس وقت میرے پاس ہوتے تو اس کی وجوہات میں خود اُن کی زبانی لکھتا۔ اب کبھی آپ کو وہ خود ہی بتائیں تو بتائیں کہ ایک سنٹ بھی تم نیچے نہیں بیٹھ سکتے۔ لیکن پھر بھی کمال درجہ کا استغراق حاصل کر لیتے ہو وہ کیسے؟ یہ سچ ہے کہ بہت لوگوں کی نظر ان تصانیف پر عمل کر کے کھل چکی ہے۔ اور انہوں نے میرے مافی الصیر کو بھی خوب خوب سمجھ لیا ہے۔ میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں اور سلام بھی کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ قیامت کے روز وہ مجھ گنہگار کی بخشش کا سامان بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ اور جن کی آنکھ ابھی تک نہیں کھلی اُن کے لئے عرض ہے کہ پڑھنے کے لئے زبان درکار ہوا کرتی ہے اور سننے کے لئے کان درکار ہوتے ہیں۔ اور پکڑنے کے لئے ہاتھ درکار ہوتے ہیں۔ لیکن دیکھنے کے لئے آنکھ ہی چاہیے۔ آپ ہاتھوں سے، کانوں سے، زبان

عالم ہے غلام اُس کے جلالِ ازلی کا!
اک دل ہے کہ ہر لحظہ اُلجھتا ہے غم سے

سے دیکھنے کا کام نہیں لے سکتے۔ اسی لئے باطنی مشاہدات
کے لئے بھی آنکھ ہی درکار ہوتی ہے۔ پس اگر کچھ جاگتے
جاگتے بیٹھے بیٹھے دیکھنا مقصود ہے۔ تو آنکھ کے علم کو
یعنی علمِ العین کو بروئے کار لائے تب آپ کو
نظر بھی آنے لگے گا۔ ورنہ اور کسی بھی آلے
سے آپ مقامِ دید میں نہیں پہنچ سکتے۔ دید کیلئے
دیدے (آنکھیں) ہی درکار ہوں گے۔

سو دیکھنے کے لئے ہمیں آنکھ کے علم کو بروئے کار
لانا چاہئے۔ اس کے بغیر چارہ نہیں اور علمِ العین کے تمام
قوانین و قواعد کو میں پہلی چاروں تصانیف میں کھول کھول کر
بیان کر آیا ہوں وہاں سے ملاحظہ فرمائیں تاہم آپ کی
سہولت کے لئے کچھ بیان کیئے دیتا ہوں انسان کے ۵
حواس ظاہری اور ۵ حواس باطنی ہیں جو کہ یہ ہیں:

حواسِ خمسہ ظاہری

دیکھنا سنا چکھنا سونگنا چھونا

شاعر کی نوا مُردہ و افسردہ بے ذوق
افکار میں سُست نہ خوابیدہ نہ بیدار

حواسِ خمسہ یا طنی

حافظہ متخیلہ واہمہ مدرکہ متصرفہ
جہاں تک ظاہری حواس کا تعلق ہے اس سے سب
لوگ واقف ہیں۔

یہ خیال کی محسوسات ہیں۔ خیال
کی جس نہ ہوتی تو تمام عالم
بلکہ دونوں جہان ہمارے لئے
بے کیف و بے حقیقت ہو کر رہ جاتے۔
عالم تمام حلقہٴ دایم خیال ہے
آتے ہیں غیب سے مضامین خیال میں
غالب صریح خامہ نوائے سرودش ہے

حافظہ تو سراپا حافظہ دونوں
جہان ہے۔ ہر چیز کی یادداشت
کاحزانہ ہے۔ سچ پوچھو تو حفظِ مراتب کے لحاظ

وہ مرد مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو
ہو جس کے رگ پیئے میں فقط مستی کردار

سے حافظہ ہی حافظہ مستعد ہے کہ اس کے بغیر انسان
نامکمل رہ جاتا ہے۔ پس حافظہ آپ کی یادداشتوں
کا امانت دار ہے۔

یہ جس کسی چیز کے ہونے
یا نہ ہونے پر دلالت کرتی
ہے مثلاً حضرت جنیدؒ

حسن واہمہ :

بغدادی کے مرشد پاک ایک روز تشریف لائے
مگر دروازے پہ آ کر پھٹے گئے۔ اندر نہ گئے۔ اندر
جنیدؒ کے دل میں شبہ گزرا جیسے اُن کے مرشد
پاک آئے ہوں۔ مگر شبہ سمجھ کر چپ ہو رہے
چند سیکند بعد پھر خیال گزرا کہ مرشد پاک آئے
ہیں مگر شبہ سمجھ کر پھر چپ ہو رہے۔ پھر
تیسری دفعہ یہی گزرا تو جنیدؒ دروازہ پر گئے تو
دیکھا واقعی مرشد پاک منتظر کھڑے ہیں۔ اُنہوں نے
سرمایا کہ جنیدؒ جب دو دفعہ پہلے تمہارے دل
پر میرے آنے کا خیال گزرا تھا تو اُسی وقت آپ کو
آ جانا چاہیے تھا۔ تو نے اپنے دل کی پیروی نہیں

کہتا ہے زمانے میں یہ درویش جواہر
جاتا ہے جدھر بندہ حق تو بھی ادھر جا

کی۔ اب آتے تو کیا آئے۔

نوٹ: یہ پختہ افکار کے مالک اولیاء کرام کی مثال ہے

مدرکہ ادراک سے اور ادراک درک
سے ماخوذ ہے۔ درک کے معنی

حس مدرکہ:

سُوجھ بوجھ۔ تلاش۔ جستجو اور

ڈھونڈنے کے ہیں۔ پس تمام صنعت و حرفت اور

جدید ایجادات اسی حس مدرکہ کی مرہون منت ہے

ہے پرے سرحد ادراک سے اپنا مسجود

قبلہ کو اہل نظر قبلہ مانتے ہیں

متصرف صرف سے ماخوذ ہے۔ صرف

حس متصرف:

کے معنی خرچ کرنا۔ استعمال میں

لانا یا نہ لانا۔ لینا یا نہ لینا۔ دینا

یا نہ دینا ہے۔ اسی حس کی وجہ سے انسان کو وقتی

طور پر ایک خاص مدت تک فعل مختار مسترد دیا گیا

ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز کا حکم دیتا ہے اب تیری مرضی

ہے کہ تو نماز پڑھے یا نہ پڑھے۔ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ

وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ

پس جس کا جی چاہے اُس کو مان لے اور جس کا جی

توڑا نہیں جادو مری تکبیر تیرا!
ہے تجھ میں مکر جانے کی جرأت تو مکر جا

چاہے اُس کا انکار کر دے پس اس کا استعمال آپ مرنے
سے پہلے پہلے کر سکتے ہیں۔

روحانیت کا ایک مسئلہ اصول

روحانیت کا باطنی دُنیا میں داخل ہونے، باطنی آنکھ کھلنے
باطنی طیر سیر، مشاہدات کھلنے، تجلیات کے نزول، باطنی
پرداز کا ایک مسئلہ اصول ہے۔ اور وہ اصول یہ ہے کہ
جب تک کسی کے ظاہری حواس بند نہ ہو جائیں۔
اُس کے باطنی داس نہیں کھل سکتے اور جب تک باطنی حواس
نہ کھلیں مذکورہ مشاہدات نہیں ہوتے۔

نکتہ نمبر ۳: پس استغراق، محویت، نیمخودی (اپنے
آپ میں ڈوب جانا) سے ظاہری حواس
بند ہو جاتے اور باطنی حواس کھل جاتے

ہیں۔ اس لحاظ سے حواس کو بند کرنے اور کھولنے کی
ایک ہی کلید استغراق ہے۔ پس باطنی دُنیا میں داخل ہونے

الفاظ کے بیچوں میں اُلجھتے نہیں دانا غواص کو مطلب، صدق سے کہہ سے

کے لئے استغراق لازمی شرط ہے۔ اور استغراق کو کنٹرول کرنے کے لئے زاویہ نگاہ نہایت ضروری ہے۔ نیز استغراق طاری کرنے کے لئے بھی زاویہ نگاہ نہایت ضروری ہے۔ پس زاویہ نگاہ استغراق طاری کرنے اور استغراق کو کنٹرول کرنے دونوں کی کلید ہے۔ گویا زاویہ نگاہ آپ کی باطنی سواری کی لگام ہے۔ پس لگام کے بغیر گھوڑا منہ زور ہو جایا کرتا ہے۔

ذرا چُست ہو کر بیٹھ جائیے۔ چونکہ میں آپ کو آخری دفعہ سمجھا رہا ہوں۔ خدا جانے زندگی میں آخری بار سمجھا رہا ہوں۔ اور یہ خدا خبر تصنیف بھی (ما بسوائے خطوط) آخری ہے۔ اس لئے خدا جانے ہماری ملاقات اس کے بعد کبھی ہو یا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ اس لئے خوب غور سے اور خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے۔ میرے اچھے دوست۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ سبق جو میں تجھے دے رہا ہوں سب لوگ دے سکیں گے تو میں یہ تصانیف ہرگز تحریر نہ کرتا۔ جب میں نے دیکھا کہ اس موضوع کی

کہتے ہیں فرشتے کہ دلاویز ہے مومن خوروں کو شکایت ہے کم آئینہ ہے مومن

طرف کوئی بھی کوئی توجہ نہیں کر رہا تب مجھے مجبوراً یہ تصانیف تحریر کرنا پڑیں۔ باطن میں آنے جانے کیلئے پہلے سے کوئی قانون و قاعدے ہونے چاہئیں تھے لیکن بہت کم ہیں سیر حاصل نہیں ہیں اس لئے اس وقت کو اور اس قلم کو جس سے میں اس کو لکھ رہا ہوں غنیمت مانتے۔ اس کے بعد آپ مجھے یاد اللہ۔ یا یادش بخیر کے الفاظ سے پکارا کر دو گے۔ لیجئے لیجئے۔ متوجہ ہونے کے لئے آرام سے (جس طرح آپ کو سہولت ہو) بیٹھ جایا کریں۔ پہلے چند منٹ تصور اسم اللہ اور اسم محمد کیا کریں۔ آنکھیں بند رہیں۔ اپنی آنکھوں کے بالکل سامنے نصف فٹ سے لے کر سوا فٹ تک (۹۰ درجہ زاویہ) اپنی نظر کو جما لیا کریں۔ یاد رہے یہ سب کچھ آپ بے خودی اور استغراق حاصل کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ پس مستغرق ہوتے جائیں۔ ڈوبتے جائیں اور ڈوبتے جائیں یہاں پہنچ کر استغراق کی وجہ سے اسم اللہ آپ کے سامنے سے غائب ہوتا جائے گا اور اسے غائب ہونے

خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں ترا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

دیکھئے کہ یہ خیالی تصور ہے اور ہم حقیقی و باطنی اسم اللہ متجلی دیکھنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے آپ کو استغراق چاہیئے پس اور مستغرق ہوتے جائیں حتیٰ کہ آپ کو اپنی اور غیر کی بالکل کوئی خبر نہ رہے پس ایسی حالت میں آپ کی آنکھوں کے سامنے صبح صادق جیسا وقت آپ کو نظر آئے گا۔ نیز آنکھوں کے سامنے کی فضا بھی آپ کو کافی وسیع معلوم دے گی۔ پس یہ مشاہدہ کھلنے کا وقت ہے۔ مولانا نصیر احمد صاحب اور عزیزم محمد اعجاز حسین طالب علم ایف ایس سی اور آفتاب احمد طارق، محمد وارث و دیگر کئی حضرات جن کی باطنی آنکھ کھل چکی ہے۔ اس کیفیت کو اچھی طرح جان گئے ہیں۔

اب اس سے آگے صرف ۲ درجے اور استغراق درکار ہے تو مشاہدہ کھل جائے گا۔ یاد رہے استغراق کی ہر حالت میں زاویہ نگاہ پر کار بند رہیئے کہ اس سے استغراق جلد طاری ہوگا اور آپ کو نیند بھی نہیں آ دے گی۔

خرد نے کہہ بھی لا الہ تو کیا حاصل،
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

زاویہ نگاہ کے ضمن میں

میں نے پہلی تینوں تصانیف میں زاویہ نگاہ ۹۰، ۶۰، ۳۰ کے بارے میں تحریر کیا ہے۔ سو ایک بات نوٹ کر لیجئے کہ درجہ بدرجہ جب ہم نگاہ کو مذکورہ زاویوں پر لے جائیں تو آنکھ کی پتلی کو ہوا بہو درجہ وار اوپر لے جانے کی ضرورت نہیں بلکہ زاویے خیال سے قائم کیجئے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کی آنکھوں پر پتلیوں پر اور پیشانی پر گرانی یا بوجھ نہ پڑے گا۔ اور بہت دیر تک آپ متوجہ بھی رہ سکیں گے جن دوستوں کو اب تک نظر آچکا ہے۔ اُن کو مبارک ہو لیکن جن دوستوں کو ابھی کچھ بھی نظر نہیں آیا اُنہیں چاہیئے کہ پہلی تینوں تصانیف دوبارہ پڑھیں اور خوب غور سے پڑھیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ استغراق کی حالت نیند اور بیداری کے بین بین ہوتی ہے۔ پس جب آپ بیٹھیں تو استغراق میں جانے کی سر توڑ کوشش کیا کریں یہیں سے کامیابی کی منزل شروع ہوتی ہے۔ اور سچ پوچھو تو ناکامی کی ابتداء بھی استغراق حاصل نہ

تو اے ایسر مکان، لامکاں سے دُور نہیں
وہ جلوہ گاہ ترے خالداں سے دُور نہیں

کرنے کی وجہ سے یہیں سے شروع ہوتی ہے۔
دیکھئے نا اُمید ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی روز
انسان کی طبیعت موزوں ہوتی ہے کسی دن نہیں۔ اس لئے
کسی روز نظر آئے گا کسی روز نہیں۔ لیکن اگر آپ کو استغراق
میں جانا آتا ہے تو پھر ہر روز ہی نظر آیا کرے گا۔
جب آپ دیکھیں بوقت متوجہ ہونے کے طبیعت
مانوس نہیں ہو رہی تو ایسے میں آنکھیں کھول دیکھئے اور جو
صحف میں قرآن پاک میں سے آپ کو یاد ہوں پڑھنے لگ جائیں
پڑھتے پڑھتے طبیعت پھر بوجھل ہونے لگے گی۔ پس اس
وقت پڑھنا چھوڑ کر اور آنکھیں بند کر کے متوجہ ہو جائیں تو
انسان استغراق میں چلا جاتا ہے۔

لیکن یہ کیفیت اُن مبتدی لوگوں کی ہوتی ہے جو استغراق
حاصل کرنے سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں یا اناری ہوتے
ہیں یا اُن کی طبیعت حسب حال ہی نہیں ہوتی۔ لیکن جو
اشخاص استغراق حاصل کرنا سیکھ جاتے ہیں وہ کبھی بھی ناکام
نہیں رہتے۔

سو تیری کامیابی کا ضامن استغراق کا
حصول ہے۔ سو تو نے استغراق حاصل کرنا

جس کا عمل ہے بے غرض اُسکی جزا کچھ اور ہے
خوردِ خیم سے گزر بادہ و جام سے گُذر

سیکھ لیا تو کامیابی تیرے دروازے پہ ضرور
دستک دے گی۔

اگر تو نے استغراق حاصل کرنا سیکھ لیا۔ اور تیرا مشاہدہ
بھی جاری ہو گیا تو پھر الہامی کیفیت خود بخود جاری
ہو جاتی ہے۔ چونکہ جن لوگوں کا مشاہدہ کھل جاتا ہے
تو پھر اُن کی طبیعت بھی کافی حبِ حال ہو جاتی ہے۔
الہامی کیفیت کیسے پیدا ہوتی ہے اور وہ کیا اسباب ہیں کہ
کہ جن کی بنا پر الہامی کیفیت جاری ہو جاتی ہے یہ سب کچھ
میں تصنیف "حق سبحان" کے آخر میں بیان کر چکا ہوں۔
وہاں سے مطالعہ فرمائیں۔

گو میں نے الہامی کیفیت کے بارے میں بچپن میں
بہت تحقیقات کی تھیں اور اس کے اصول و قواعد بھی وضع
کر دیئے تاہم مولانا نصیر احمد یا اعجاز حسین و دیگر کئی
دوستوں نے کوئی الگ گوشش نہیں کی۔ الہام کے حصول
کے لئے۔ بلکہ جب ان کا مشاہدہ جاری ہوا تو ساتھ
ہی الہامی کیفیت بھی جاری ہو گئی۔ میری تصنیفات سے
پہلے کے تمام دوست اس کیفیت سے واقف ہیں۔ پس

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدینے ترا
کہاں سے آئے صد الا الہ الا اللہ

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے آپ استغراق کے حصول کے لئے سرتوڑ کوشش کیجئے۔ تاکہ آپ باطن میں آنا جانا سیکھ جائیں۔

وہ حضرات جن کو ابھی تک کچھ نظر نہیں آیا ایک مزدوری بات نوٹ کر لیں۔ وہ یہ کہ جب آپ متوجہ ہو کر بیٹھیں تو بار بار دل میں یہ خیال نہ کریں کہ اب نظر آ جائے۔ ہائے اب نظر آ جائے۔ یوں کر دو گے تو میرا تجربہ ہے کہ آپ کو ہرگز نظر نہ آئے گا۔ بلکہ متوجہ ہوتے وقت اور دوران توجہ آپ کی کوشش استغراق حاصل کرنے کی ہونی چاہیئے۔ استغراق حاصل ہو گیا تو نظر خود بخود آ گیا۔

میں جب متوجہ ہو کر بیٹھا ہوں تو میری یہ کوشش نہیں ہوتی کہ مجھے ابھی نظر آ جائے بلکہ میں بڑے آرام سے مطمئن ہو کر متوجہ ہو جاتا ہوں۔ اور استغراق میں جب چلا جاتا ہوں تو نظر خود بخود آ جاتا ہے۔ اس لئے حاصل مقصد یہ کہ متوجہ ہوتے وقت کوشش استغراق حاصل کرنے کی چاہیئے۔ نظر خود بخود آ جایا کرے گا۔

کے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
وہ فقر کہ جسمیں ہے بے پردہ رُوح قرآنی

ایک بات اور۔ جب دل باتیں کرنے لگ جائے
تو ابھی ہرگز نہ استغراق طاری ہوتا ہے اور نہ ہی
کچھ نظر آتا ہے۔ دل کا باتیں کرنا اس بات
کی بھی دلیل ہوتا ہے کہ آپ کا ایسے وقت
میں زاویہ نگاہ بالکل قائم نہیں۔ پس زاویہ
نگاہ دل کی باتیں روکنے کا واحد علاج ہے۔
مضمون اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اور
تصنیف "شبان اللہ" بھی اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے
اور کوئی بات دریافت طلب ہو تو اب پوچھ لیں۔
پھر ہم اپنا دفتر کا غذات و قلم دان طاق بنیان
میں رکھ دیں گے۔ پھر ہم آپ کو شاید ڈھونڈنے
سے بھی نہ ملیں گے۔

عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا

دیکھو بھائی سچی بات تو یہ ہے۔ میں اس جہان
میں آ تو گیا اور اُس نے مجھے یہاں بھیج تو دیا لیکن
آپ کا مجھے علم نہیں مجھے تو یہ جہان راس نہیں آیا۔

پوشیدہ چلے آتے ہیں توحید کے اسرار
اللہ کرے تجھ کو عطا فقر کی تلوار

وہ کون سی گھڑی ہو گی جب اس جہان سے رخصت ہو
ہائیں گے۔ یہ اور کچھ بھی نہیں لمحہ بہ لمحہ تغیر پذیر۔
دن بدن فنا پذیر۔ یہاں رہ کے کیا کرنا ہے۔ البتہ
ایک بات ہے۔

میں چمن میں کیا گیا گویا دبتاں کھل گیا!
بلبلیں سنکر میرے نالے غنزلخواں ہو گئیں



- کامل پیر بھی کامل مرید کی تلاش میں رہتا ہے
- مرشد راہبر کی تلاش بہت ضروری ہے لیکن اگر مرشد کامل
تجھے مل جائے تو خوش نصیب لیکن یاد رکھ اپنی کوشش سے پھر بھی
کبھی دستبردار نہ ہونا۔ اگر تو کوشش سے دستبردار ہو گیا تو
کامل مرشد کی تحم ریزی کو بھی ضائع کر بیٹھے گا۔

اگرچہ زر بھی جہاں میں ہے قاضی الحاجات
جو فک سے ہے میسر تو نگری سے نہیں

متوجہ ہو کر بیٹھنے کے متعلق آخری

ہدایات

بہت دوست متوجہ ہو کر بیٹھنے کے طریقہ کے متعلق سوال کرتے ہیں سو عرض ہے کہ یہ توحید کا راستہ ہے ورد و دغالت میں ہر طرح کی پابندی ہوتی ہے۔ لیکن توحید کے راستہ میں 'اللہ اللہ کرنے میں' تصور اسم اللہ ذات میں۔ مستغرق ہونے کے لئے کوئی پابندی نہیں ہوا کرتی۔ گو پاکیزگی ہر شخص کے لئے بہتر ہوتی ہے۔ آپ ہا کل آرام سے بیٹھئے۔ اپنے پیچھے تکیہ۔ گدیلا یا کوئی اور چیز رکھ سکتے ہیں لیکن آپ کا سر اور گردن کسی چیز سے نہ لگے۔ ٹانگیں اکٹھی کر کے بیٹھو لیکن گھر تک جاؤ یا اس طرح نہ بیٹھ سکوا آپ کو کوئی تکلیف ہو تو بیشک ٹانگیں پار کر بیٹھئے۔ کرسی پر بیٹھئے۔ چارپائی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھئے۔ کوئی پابندی نہیں۔ جو یہ کچھ بھی نہ کر سکتے ہوں وہ سیدھے

تیرا مجازی محبوب بھی اچھا ہے لیکن میرے محبوب جیسا تو دونوں جہان میں کوئی بھی نہیں!

لیٹ کر متوجہ ہوں۔ میں ایک عمر بیٹھ کر بھی متوجہ ہوتا رہا ہوں اور لیٹتے وقت تو ہر روز ہی متوجہ ہوتا تھا۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح بھی آپ کو آسانی ہو کر سکتے ہیں۔ متوجہ ہونا ہی اصل کار ہے اور ہر حال میں آپ متوجہ ہو سکتے ہیں۔ اور بس! اے میرے اللہ! یہ تمام تصانیف اس بندہ عاجز نے صرف اور صرف تیری خوشنودی کے لئے تصنیف کی ہیں اور تجھ سے بہتر جاننے والا اور کون ہوگا۔ تو علیم و خبیر ہے۔ تو اگر نہ چاہتا تو میری کیا مجال تھی کہ میں قلم اٹھا سکتا۔ تو انہیں لوگوں کے لئے باعث ہدایت بنادے۔ یا اللہ تیرے اور تیرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور تیرے برگزیدہ بندوں کے سوا میرا کوئی دوست نہیں ہے میری زندگی 'میرا مرنا' میرا جینا سب کچھ تیرے لئے ہے مجھے مسلمان زندہ رکھ اور مسلمان مار۔ یا اللہ تیری توحید میں میری ہستی نیست ہے۔ چونکہ میری ہستی تیری توحید کے راستے میں رکاوٹ کا باعث ہوگی۔ پس میں اپنی ہستی

میں بندہ نادال ہوں مگر شکر ہے تیرا
رکھتا ہوں نہال خانہ لاہوت کے پیوند

سے گزرا۔ اپنے آپ سے گزرا اور اپنے ہونے سے گزرا۔
میں اپنے آپ سے دستبردار ہوا۔ تو ہے تو سب کچھ ہے
تو نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ تو بے مثل ہے تو بے مثال ہے
تو چون و بیچگون ہے۔ تو الان گما کان ہے جیسے کہ پہلے
تھا ویسے ہی اب ہے۔ تو ہر شے پر محیط ہے۔ لیس کشیدہ
شیء تیرے جیسی تو دونوں جہان میں کوئی چیز بھی نہیں
دونوں جہان میں (میں اقرار کرتا ہوں) تیرا کوئی بھی
شریک نہیں تو واحد ہے تو احد ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

مجھے کیوں فکر ہے اگلے دل صچاک بلبل کی ؛ تو اپنے پرین کے چاک تو پہلے رفو کرے
منابرو کی ہوا اگر گلزار ہستی میں ؛ تو کانٹوں میں الجھ کر زندگی کرنیکی خو کرے
منور باغ میں آزاد بھی پایہ گل بھی ہے ؛ انہیں پائیدیل میں حاصل آزادی کو تو کرے

مطمئن ہے تو پریشاں مثل بُورہتا ہوں میں
زخمی شمشیر ذوق جستجو رہتا ہوں میں

کچھ سلسلہ تصنیف "ماشاء اللہ" کے بارے میں

قارئین کرام! اگر آپ چاہتے ہیں کہ قانونِ رُوحانیت کے ضمن میں آپ کی معلومات میں کچھ اضافہ ہو۔ اگر متوجہ ہونے کے مزید قواعد سے روشناسی چاہتے ہوں۔ اگر آپ چاہتے ہوں کہ تصوف کے باریک اور لایخل مسائل کیسے حل کئے جاسکتے ہیں اگر آپ چاہتے ہیں آپ کی باطنی پرواز جاری ہو۔ اور آپ بیٹھے بیٹھے جاگتے جاگتے دوسرے جہان کی سیر کر سکیں۔ اگر آپ چاہتے ہوں کہ اپنے اختیار سے دوسرے باطنی جہان میں جب جی چاہے آسکو جب جی چاہے جاسکو۔ اگر آپ علم العین سے مزید واقفیت چاہتے ہوں۔ اگر آپ چاہتے ہوں کہ مُبتدئی انارڈی طالب کی کیسے باطنی آنکھیں کھل سکتی ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ تجلیات، مشاہدات کیسے جاری ہوتے ہیں تو اس بندہ کی سلسلہ دار تصنیف "ماشاء اللہ" منگوا کر مطالعہ فرمائیے۔ جس میں مذکورہ بالا مسائل کے علاوہ مزید روزمرہ کی

ہدیہ کتاب

اول گیارہ بار درود شریف۔ ایک بار الحمد شریف
۔ تین بار سورۃ اخلاص۔ آخر گیارہ بار درود شریف

برائے ایصال ثواب

مصنف تصنیف ہذا

ڈاکٹر نور محمد نور (سروری قادری، جلالپوری)

(دعا کا طالب) ریاض مسعود

riazmasud2k@gmail.com

netdokan@gmail.com

Cell# 03334215416

کوئی دم کا مہمان ہوں اے اہل محفل چراغِ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں

پیش آمدہ مشکلات کا حل بیان کیا گیا ہے۔
 ملا مزاج تغیر پسند کچھ ایسا : کیا قرار نہ زیر فلک کہیں میں
 لو صاحب ! اب ہم آپ سے جدا ہونے والے ہیں۔ دیکھئے جدا ہوتے
 وقت دودھٹا نہیں کرتے۔ مجھ سے کوئی بات مزاج گرامی پہ
 گراں گزری ہو تو درگزر فرمادیں۔ ماشاء اللہ ہم دوبارہ
 تصنیف "ماشاء اللہ" میں ملیں گے۔ رخصت۔ اجازت ! والسلام

اٹھ گئے ساتی جوتھے میخانہ خالی رہ گیا
 یادگار بزمِ دلی ایک حالی رہ گیا

آخر میں میں خوشنویس و خوش رقم، زرنگار، قلب نگار،
 خوش اخلاق و خوش گفتار جناب محمد شریف اختر و محمد حفیظ انجم
 آف پھالیہ صنم گجرات کا شکریہ ادا کیئے بغیر نہیں رہ سکتا
 جنہوں نے دوہرین کتابت مجھ سے ہر طرح کا تعاون کیا :
 والسلام

احقر ڈاکٹر نور محمد نور سوری